

وَمِنْ بَرِّكَ صَلَّ عَلَى اللَّهِ وَهُوَ حَسْبُهُ

از فیضات تائید رحمانی و تفضلات توفیق یزدانی کتاب فصیح البانی بلوغ السامع



حرف مایش طبعی لایقانی جناب حکیم محمد عبدالقدوس صاحبانہ اللہ تعالیٰ عنہ الشیر الزمانی والکمال

مطبع در ایام مصطفیٰ علیہ السلام
در مطبعه المصطفیٰ محمد خان صاحب

فهرست کتاب یا قوت مالی شرح مقامات بیلج الزمان بهمانی

صفحه	مقامات	صفحه	مقامات
٦	المقامة الاولى	٤١	المقامة الحادية والعشرون
١٠	المقامة الثانية	٤٣	المقامة الثانية والعشرون
١٩	المقامة الثالثة	٤٤	المقامة الثالثة والعشرون
٢٢	المقامة الرابعة	٤٨	المقامة الرابعة والعشرون
٢٤	المقامة الخامسة	٨١	المقامة الخامسة والعشرون
٣٠	المقامة السادسة	٨٣	المقامة السادسة والعشرون
٣٢	المقامة السابعة	٨٤	المقامة الثامنة والعشرون
٣٥	المقامة الثامنة	٨٨	المقامة التاسعة والعشرون
٣٩	المقامة التاسعة	٩١	المقامة العاشرة
٤٤	المقامة العاشرة	٩٤	المقامة الحادية والثلاثون
٤٤	المقامة الثانية عشرة	٩٨	المقامة الثانية والثلاثون
٥٣	المقامة الثالثة عشرة	١٠٠	المقامة الثالثة والثلاثون
٥٥	المقامة الرابعة عشرة	١١٠	المقامة الرابعة والثلاثون
٥٨	المقامة الخامسة عشرة	١١٢	المقامة الخامسة والثلاثون
٦٠	المقامة السادسة عشرة	١٢٠	المقامة السادسة والثلاثون
٦١	المقامة السابعة عشرة	١٢٢	المقامة السابعة والثلاثون
٦٣	المقامة الثامنة عشرة	١٢٤	المقامة الثامنة والثلاثون
٦٥	المقامة التاسعة عشرة	١٣٠	المقامة التاسعة والثلاثون
٦٨	المقامة العشرون	١٣٤	المقامة الثلاثون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل السنة اهل المبادئ صائغاً للغنى مقصوداً عمافسداً لغنى وجعل اهل المبادئ
الغير ملكة على تركيب الف لاميم را وانطق اهل المد والورد اعجم وراهم من لا يفهم كلاماً
ولا يعتبروا نزل القرآن الموصوف بالاعجاز على السنة اهل الحجاز فامنوابه واعترفوا باعجازه
اذا ادلكوا وجوه النظم من حقيقة وعجازه واطلاقه واجماله وتصريحه واشكاله وتشابهه و
احكامه وموعظته واحكامه والصلوة والسلام على سيدنا محمد اهتدينا واقتدينا بوعظه
ولفظه وادب وجعلها كلمة باقية في عقبنا افضل منتخب وخير منجبه وعلى اله وصحبه
اما بعد كتابي وكيل احمد سكندر پوري كه كتاب مقامات بدعي تصنيف ابو الفضل احمد بن الحسين
ابن يحيى بن سعد الهمداني فن ادب مين ايسى كتاب هي جو اپنى رنگ وطرز بيان مين لمجا ط تصنيف كى سب
مقدم هي جسقدر مقامات لكه كى سب اسكى بعد لكه كى حيرى نى اپنى مقامات مين اسى كا دهنك
اختيار كيا هي اور مقامات كى خطبه مين اس جليل الشان اديب كى فضل كا اعتراف كيا اسمين كى طر كا
شهندين كه موجود كو اختراع مين لوهى كى چنى چياني هوتى مين اسى لمي مقدم كا فضل تسليم كيا گيا ہے
ابو الفضل همداني فن ادب مين آپ اپنا نظير تهاى فن لغت مين ابى الحسين احمد بن فارس صاحب مجلس
روایت كرا هي اس نامى لويب نى هست سى رسالى مختلف نمون مين اپنى فضل وكمال كى يادگار چو شري

اسکی وفات کا قصہ نہایت دردناک ہی بعض کہتی ہیں کہ بہت میں اسی زہر دیا گیا جسکی سمیت سی روز جمعہ گیارہ بجے
جلادی آخری شب ۹ بجے انتقال کیا بعض مورخین کا قول ہے کہ اوسکو سکتا ہو گیا تھا کسی فی اس ملک
عارضی کی تشخیص نہ کی اس وجہ سے دفن میں معمولی تراخی سی علاوہ جیسی عارضہ مذکور میں کیجاتی ہی زیادہ تھا
نہ کیا گیا اپنی نا تجربہ کاری سی لوگوں فی اسی زندہ درگور کیا بعد دفن کی جب عارضہ سکتہ سی اسی افاقہ
ہو اچھا اوشھا دیکھتا ہی کہ تیرہ و تارگر ہی میں پڑا ہی نظر و نہیں عالم اندہ ہوا ہو گیا قبر میں بہت کچھ چینی چلا یا
اتفاقا فاش کہ اوسکی آواز کچھ کچھ سنائی دی لوگوں فی قبر کو کہو لا کیا دیکھتی ہیں کہ مہر چکا ہی اور اپنی ہاتھوں
اپنی ڈاڑھی تھامی ہی پھر اوسی طرح قبر کو پاٹ دیا اگرچہ یہ مغرزا دیب اچانک مر اکر مقامات فی اسکی نام کو
آج تک زندہ کہا یہ کتاب الیسی مقبول ہوئی کہ اگرچہ اسکی تصنیف پر قریب ہزار سال کی گزر چکی مگر اپنی جوین
و آب و تاب میں ہر وقت نئی دکھائی دیتی ہی ابتدا ہی تصنیف سی آج تک اسی لوگ پڑھتی پڑھاتی ہیں چونکہ
اس زمانہ میں لوگوں کو علم ادب کی طرف کم توجہی پائی جاتی ہی بنظر اشاعت ادب میں فی یہ مناسب خیال کیا
کہ اسکی شرح سلیس زبان میں الیسی طور پر کی جائی جیسے ابی عبداللہ الحسینی الرزنی فی سبۃ سعلقہ کی شرح
لکھی ہی یعنی پہلی الفاظ کی تحقیق کیجاتی پھر معانی لکھی جائیں اس میں بڑا فائدہ یہ ہی کہ جب طالب کو معلق
الفاظ کی معنی معلوم ہو جاتی ہیں تو معانی کا سمجھنا بالمشع آسان نظر آتا ہی جاننا چاہی کہ اس شرح میں ترجمہ
لفظی نہیں کیا گیا مطلب ہر عبارت کا زبان اردو میں لکھ دیا گیا اسلیں جلون میں بعض حروف ربط
ترک کی گئی اور بعض حروف ربط بڑھائی گئی تاکہ معنی حسب محاورہ ادا ہو اسی طرح بہت جگہ ماضی کے
معنی مضارع کی اور مضارع کی معنی ماضی کی لی گئی بلکہ مصادر بجای افعال اور افعال بجای مصادر برتی گئی
اور بہت سی کلمات و عبارات مترادف و غیرہ جو صرف تحسین کلام کی ایسی متعل ہوتی ہیں حسب محاورہ ترک
یا استعمال کی گئی افسوس ہی جسوقت اس شرح کی لکھنی کا اتفاق ہوا اچھی صرف ایک نسخہ مقامات کا ہاتھ
جو لکھنؤ میں غلط چھاپی اسلیں بعض مقام پر پنجوری سی لکھنا پڑا کہ یہ عبارت یا یہ لفظ درست نہیں اگر کوئی نسخہ
صحیح ملتا تو شاید اسکی ضرورت نہ پڑتی مین فی اس شرح میں مقام باز ہم کا ترجمہ اسلیں چھوڑ دیا کہ مذہبی تھا
اور مقام بہت و ششم کی شرح اس وجہ سے نہیں لکھی کہ اوس میں چوری کی اقسام مذکور ہیں اور مباشرت خلاف
فطرت انسانی کا ذکر ہی جو خلاف تہذیب ہی چونکہ اس شرح میں جو کچھ رحمت مین فی اوٹھائی ہی اوس سے
اپنی فضل و کمال کا اظہار طرح نظر نہیں بلکہ طالبان فن ادب کو فائدہ پہونچانا مقصود ہی اسلیں ناظرین خوشنہاس

یہ امید ہی کہ اگر احیاناً اسمین غلطی پائین اوسکی صلاح و فرائین فقیر خیر طلب کو ہر قسم ہمارا دست بنائیں

یا سرا جانی بیوت	مکرماتِ عالیت	هل تضیئن ما جلاها	بلایا مظلمات
هل تزیلن من هموم	اعظام کاسرات	قال فیہا من جال	هم سمات الکرت
یطعمون الناس طرا	فی السنین المخلات	فی جفان کالجواب	وقد ورر استیا
یکرمون الناس کلا	من وجوه الموهبات	یرفعون النار لاین	من خفیض النار لالا

اس شرح کی خوش قسمتی کہ یہی کہ شہر فرخندہ بنیاد حیدر آباد شہرہ امجدی میں تصنیف ہوئی جو وارث علم و ادب مرجع
ضمای عرب حضور پر نور بندگان عالی متعالی ثواب میر محبوب علی خان بجاور رستم
دوران فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ خداداد دولتہ و سلطنتہ کا عہد

فیض مہدی

انتم من القوم تملکوا	و جری لکم امر بغیر تخلل
تم وہ لوگ ہو جو بادشاہ بنی ہو	اور جاری ہی تمہارا حکم ہے غل
وورثتموا من اهل فضل فضلام	اسکندر اونا صی او افضل
اور وارث ہوئی تم اہل فضل سی او کئی فضل کے	سکندر جاہ و ناصر الدولہ و افضل الدولہ کے
خص التسلط فیکموا بوراثہ	وسواء کم خصوا بحرب مفصل
مخصوص ہی سلطنت تمہاری واسطی وراثہ	اور دوسروں کے لیے ساتھ جنگ قاطع کے
اعطاکم اللہ الکریم بفضلہ	ارضابها امن الرجال اکمل
عطا کیا تم کو اللہ کریم نے اپنی فضل سے	ملک کہ جسمین امن ہے کامل آدمیوں کا
و یخیر للاذقان من قد جاء کم	ذو عزة و کرامۃ و تبجل
اور گر پڑے ہی چہری کی بل جو شخص حاضر ہو تمہاری پابا	صاحب عزت و بزرگی و کرامت
لکم السعاده والسیاده فی الوری	ممن مضی او کان من مستقبل
تمہاری لیے ہی سعادت و سرداری جہان بین	جو لوگ گزر گئے اور جو آئندہ ہونگے
الشمس والقمر اللذان ینواران	دجی و انتم کربۃ المتبتل
آفتاب و ماہتاب روشن کرتے ہیں	ناریکی اور تم سختی غزبت کے

محبوب اکابر و محبوب الفضل	خص المحبة من اکابر فیکون
محبوب ہو ابرار کے و محبوب ہو علی کے	خاص کی گئی محبت بزرگوں سے تمہاری لیے

الحمد للہ کہ جناب مہر و جسطرح خود ہر قسم کی دولت علم سی مالا مال بین اوسے طرح اہل فضل کی قدر فرماتی ہیں جو باریاب ہو جاتی ہیں اسن مراد کو بہر اپائی ہیں خدا کری کہ یہ شرح حضور پر نور کے ملاحظہ میں در آئی میری دل کی مراد بر آئی و ما توفیقی الا باللہ و هو حسبی و نعم الوکیل

المقامة الاولى

حدثنا عيسى بن هشام قال دخلت البصرة وانا من سني في فتاء ومن الزبي في خبر ووشاء ومن الغني في بقر وشاء فأتيت المرید مع رفقة تاخذهم العيون ومبسنًا غير بعيد الى نبض تلك المتنزهاة في تلك المتوجهاة وملكتنا ارض فحللناها وعمدنا لقدامح الله و فاجلناها مطرحين للحشمة اذ لم يكن فينا الامنا الشرح ترجمہ موافق تفسیر کے لکھا جائیگا اور پھر تفسیر کا بھی ترجمہ ہوگا اسلی ہی ان شرح ہر لفظ کی کہنی کیا ضروری ہے جو لفظ کہ زائد اوسکی شرح کیجا و گلی۔ الزی اللباس والهيئة الخمر خوبی المتنزه وہ جامی کہ پاک و صاف و سیرگاہ ہو آفتاح تیر باز نمی تیر قماری الحشمة حیا کرنا المعنی عیسی کہتا ہے کہ جب میں بصری میں آیا تو میری عمر جوان تھی اوپر پوشاک اور حیثیت خوش وضع اور خوشنما تھی اور تو انگری ایسی تھی کہ گامی اور بکری سب تھی ایک دن میں نے ایسی یاروں کی ساتہ کہ چہر نگاہ پڑتی تھی مرید میں آیا اور ایک طرف سیرگاہ پر خرامان خرامان گئی اور ایک جگہ اوتری اور کمینگی کی لمبی دوڑ دھوپ کرنی لگی اور ہم جو آپس ہی کی لوگ تھی تو کچھ شرم نہ رہے۔

فما كان باسرع من ارتداد الطرف اذ عن لنا سواد تخفضه وهاد وترفعه نجاد وعلنا الله بهم بنافا تلعلنا حتى اذاه اليها سيدة ولقينا بتحيه الاسلام وردنا عليه مقتضى الشك

ثم اجال فينا طرفه وقال يا قوم ما منكم الا من يلحنني بشر او يوسعني خيرا وما ينبعكم عني اصدق مني المعنى ابھی پلکٹ جھپکی تھی کہ یکایک ایک شخص نمودار ہوا اور راستہ جو ہموار تھا اسلیے کہی نہی ہو جاتا تھا کہی ٹیلی پر چڑھ جاتا تھا اور کچھ معلوم ہوا کہ ہاری ہی طرف آتا ہی اور ہم بھی اوسکی طرف متوجہ ہوئی ہماری پاس آکر تحیۃ الاسلام ادا کیا اور ہمینی جواب سلام دیا اور ہکو گہور کر دیکھا اور کہا کہ اے لوگو تم مجھ کو ری نگاہ سے اور کمکیوں سے دیکھتی ہو اور میرا حال مجھ سے زیادہ راست کون کہیگا

انا رجل من اهل الاسكندرية من الثغور لا موثوقاً الى الفضل ورغبة في العيش
ونباني بيت جمعبی الذهر عن ثمة ورثته واتلانی زغاليل حمر الحواصل
الشرح الثغور انما هو حدود اور عبس ایک قبیلے کا نام ہے اور یہاں فقرو فلاس سے کنایہ ہے
النبو نکل المعنی میں اسکندریہ حدود بنی امیہ کا رہنی والا ہوں فضل میرا درست اور
حال میرا فراغت کا نہ تھا گہری نکل کر میں بی گہر ہو گیا زمانی نے او کی سامان اور مرمت سے
مجھ کو روک دیا اور چوٹے چھوٹے بچے سرخ پوٹی والے میرے پیچھے لگا دیے۔

کاتھم حیات ارض محلة	فلو یعضون لذکی سمعهم
اذا نزلنا ارسلونی کاسباً	وان رحلنا رکبونی کلهم

الشرح ارض محلة زمین خشک القرض دانت سی کا ٹنڈا نکلیہ فوج کرنا المعنی گویا زمین خشک کے
سانپ ہیں اور کاٹیں تو مار ہی ڈالتی ہیں۔ ٹہم ٹہرین تو مجھ کو مار لانی کی لپی بھیجتی ہیں اور سفر کرین تو
سب مجھ پر سوار ہوتی ہیں۔ نشرت عنا البیض و شمس من الصفر اکلتنا السود و حطمتنا
الحمر و انتابنا ابو مالک فما تلقانا جابر الا عن عفر و هذا البصرة و ادیها من البصرة و باؤھا
هاضوم و فقیروھا مضوم و المرء من خرسه فی شغل و من نفسه فی کل فکیف من
الشرح الخرس دائرہ اکمل در ماندہ المعنی در ہم نافرمان ہو گئی اور دینار نکل گئی اور اندھیر
راتیں ہو گئی کھائیں اور مصیبتوں نے ٹکڑی ٹکڑی کر دیا اور بار بار بہوک لگتی ہی اور روٹی دیر میں ملتی ہے
اور اس بصری کا جھگ تپہ لایا بانی ہاضم ہی فقیر شکستہ حال ہی اور یہاں کی لوگ اپنی خوراک میں صرف
ہیں اور اونکی نفس در ماندہ ہیں پھر اس شخص کا کیا حال ہو گا

یطوف ما یطوف ثم یأوی	الی رغب محددة العیون
کساھن البلی شعناً فتمسی	جیاع النابضامة البطون

الشرح الرغب چوٹی چوٹی جانور مثل چوہی وغیرہ ضامة البطون بی بیٹ والی شعبار کندہ المعنی
جو ادھر ادھر بہر بہری اور پھراون بچون کی پاس آوی جو جگہ تیزی دیکھیں کہ سختی زمانی فی انکو پریشان کیا
ہوئی خالی بیٹ سوتی ہیں۔ فلقد اصبحی الیوم و بشرجن الطرف منی فی حی کھیت فی بیت تبتلا
وقلبن الکف علی لیت ففضضن عقد الدموع وافضض ماء الضلوع و تداعین باسما الجوع

لہ عبس اور نبیلہ میں قیس و ہر عبس ان نبیلہ بن ایش بن غطفان بن عبد بن قیس بن غیلان ۱۲ اصحاب

المعنی اور آج صبح کو جو اوٹھی ہیں تم مجھ کو مردہ اور گھر کو خوراک سی خالی دیکھتی ہیں اور آرزو پر ہاتھ
 ملتی ہیں اور آنسوؤں کی لڑی باندھ رکھی ہیں اوسلیوں کا پسینہ بہاتی ہیں اور بہوک بہوک پکارتی ہیں۔

والفقر فی زمن اللعالم لكل ذي كرم علامة

المعنی للیمنون کی عہد میں فقیری بزرگوں کی علامت ہے۔ ولقد اجترت ایھا السادة
 فدلتنی علیکم السعادة وقالت قسماً ان فیہم لدسماً الشرح وقالت صحیح نہیں صحیح فقلت صحیح
 المعنی ای سردارو میں ہاں سنی نکلا ہوں اور تمہاری سعادت مندی مجھ کو بیان لائی ہے اور تمہیں کم کہا
 کرتا ہوں کہ یہاں بیشک خیرات ملنی والی ہے۔ فصل من فتی یعشیہن او یغشیہن او هل من
 حریر دھین او یغدیہن المعنی تو ایسا کوئی بہادر ہے کہ انکو رات کھانا کھلائی یا کچھ اوڑھائی یا انکو چا
 دیوی یا صبح کی وقت ناشتہ کرائی۔ قال عیسی بن ہشام فواللہ ما استاذن علی حجاب سمعی کلام
 رافع ابرہ مستأسمعت لاجرم انا استعجنا الا لوساطة ونفضنا الا کھام ووجئنا الجبوب وانلت
 مطرفی فاخذت الحما عذاخذی وقلنا لالحق باطفاک فاعرض عنا بعد شکر وفتاہ
 ونشر ملأ به فاه الشرح رافع خوفناک آبرج بلیغ الاستماع یخشش کرنا الا لوساطة انقض جہا ثا الا کھام
 آستینہا جمع الکلم تبث ثلثا الطرف مال قیام المعنی عیسی کہتا ہے کہ اوسکا کلام خوفناک اور بلیغ میرے
 کان پر پہونچا یعنی اپنی کمرہولی اور آستین جہاڑ دی اور جیب ٹٹولی اوسکو مال دیدیا اور سب نے یہی کہا اور ہم کو
 کہ ابھی بچوں میں جاسو شکر کرتا ہوا اور مال سی موندہ بہر تا ہوا جلا گیا التفسیر یقال فلان فی فتاء
 من سنداذاکان فی ریعانداخذ ذلک من الفتی والوشا جمع وشى والمرید موضع البصر
 ومعنی قولنا تخدم العیون یعنی انہم طرف نظاف ومعنی قولہ مسنا غیر بعید فالملیس التجنن
 وقولہ عن لنا سواد فمعناه ظہر لنا شخص قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذالقیبت
 باللیل سوادا فلا تکن اجبن السوادین ومعنی قولہ تخفض وہاد وترفعہا فجمع وہد
 ونجلی هو المنخفض من الارض والمرفع منها ومعنی قولہ فالتعنای مددنا اعنا فالتالیہ
 قال الاعشی فی فہرستہن جب بولتی ہیں کہ نوجوان ہواور یہ فتی شقی ہو الوشاوشی کی جمع ہی چہا پنا اور
 نقش کرنا اور مرد بصری میں ایک جای ہے اور تخدم العیون یعنی وہ لوگ ایسی ظریف اور لطیف تھی اور
 الیس تخترکنا عن ظاہر ہوا سواد شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی وقت اگر کسی

شخص سی ملی تو نامردی نکرو تا مجمع و ہدزمین بہت یعنی گڑبا اور نجا جمع نجد زمین بلند یعنی ٹیلہ اور آلتھ ہنہ
گردنیں بلند کہیں ایشی شاعر نے کہا ہے۔ یوم تبدی لنا قتلہ جنتیہ تلح ترینہ الاطواق
جسدن قتیلہ ابی گردن بلند و کماتی ہی جو مارو نسی آراستہ ہے۔ وقال ع ذکر تات لما التعت من کنا
اور یہ صریح کہنا تجھ کو اور وقت یاد کیا کہ اپنی گردن بلند کی قولہ وقد طی فی الفضل فنعناہ مکا نے
من الفضل وطی کی معنی یہ ہیں کہ فضل و فضیلت میں میرا رتبہ درست ہی و معنی قولہ ججمع بی الدھر عن ثمن
و مرہ ای لہم عجفی حبسہ فی موضع سوء کی معنی یہ ہیں کہ ایک بُری جا میں مجھ کو قید کیا و التثم والسم
الخبیر کی معنی خیر کی ہیں التثم قماش الہم مرستابن یوفی ابن سعد کو لکھا کتب ابن زیاد الی ابن سعدان
جمع بالحبسین واصحابہ حسین کو اور او سکی ہمارا ہیون کو روک لی اور وقولہ اقلانی زغالیل التثمن
اطفالہ صغار کی معنی یہ ہیں کہ چوٹی بچی میری بچی لگی ہیں وقولہ حمر الحواصل فاندہ شہمہا بفرخ
القطا قبل ان ینبت شعرہا یعنی اپنی بچہ نکو لوہ کی بچوں سے مشابہت دی ہی کہ بال بکھنی سے
پہلی او نکلی پوٹی لال ہوتے ہیں قال الخطیثۃ حطیثۃ کا یہ شعر ہے۔

لرغب کا ولاد القطار اٹ خلفہا علی عا جزات النهض حمر حواصلہ
یعنی چوٹی بچہ نکلی لہی جو مثل لوہ کی اولاد کے ہیں کہ گنتی ہیں علاوہ یہ کہ اوٹھنی سی عاجز ہیں پوٹی لال ہیں
اس شعر کا ماقبل مابعد معلوم نہیں ہی اسلی صرف ترجیہ لفظی پر اکتفا کیا گیا وقولہ نشرت عنا البیض
فاندہ میریدالدر اھم بیض سی و ہم مراد ہیں و شمس من الصفر ای الدنا نذر صفر سے دینا مراد ہیں
واکلتنا السوا ای اللیالی سود سی راتیں مراد ہیں۔ و حطمتنا الحمر ای الدواھی حمر سی صیبتیں مراد ہیں
وانتا ہنا ابو مالک فهو الجوع ابو مالک سے ہو کہ مراد ہے قال فائلمہ۔

ابو مالک یعت دنا فی الظہا شر یزور فیلقی رحلہ عند جاہر
کسی نے یہ شعر کہا ہی ابو مالک کی دوپہر کے وقت ہمارے ہیماں آنسکی عادت ہی اور روٹکی سانسے اپنا کجاوہ
اوتار دیتا ہی و جاہر بن جبہ ہوا الخبز اور جاہر بن جبروٹی ہی و یقال لقیثہ عن عفرای عن فترۃ
یعنی وہ زمانہ کہ درمیان و پیغمبروں کی ہو وی وقولہ وادیہا من البصر قای من الحجارة قال المشاعر

تدا عین باسم الشیبہ متثلہ جوانبہ من بصرة و سلام
اور بصری کی محسنی پھر میں ایک شاعر نے کہا پکارتے ہیں بڑا پی کی نام سے متثل میں کہ اسکے ہر طرف

پھر تین گم جاتی گام ہی اور سلام ہی پھر ہی و قولہ فی بیت بلا بیت فمعناہ بلا قوت قال الشاعر ۵

اصحوت فی البیت مبتلا | اقلب الکف علی لیت | وصاحب البیت یرید الکلمۃ | ولیس فی البیت سوا البیت

اور بیت بلا بیت کی معنی یہ ہیں کہ گھر میں خوراک نہیں ہی شاعر کا یہ قول ہے میں گھر میں بیخوراک صبح کے
آرزو پر ہاتھ ملتا رہا اور گھر والا لکڑیہ مانگتا ہی پر گھر میں سوائی گھر کی اور کچھ نہیں ہی و اما قولہ والفقر فی
زمن اللثام الخ فمن ابیات انشدها ابو الحسن احمد بن فارس واوہا اور یہ شعر والفقر فی
زمن اللثام ابو الحسن احمد بن فارس کے اشعار میں سے ہے اور شروع یہ ہے ۵

ابن النفثاق یا سلامہ | دامت لمولاء الکرامہ

الشرح النفاق جمع نفیق شرمخ سلامہ اوسکی مادہ المعنی شروع اس قصیدی کا یہ ہی اہی سلامہ
شرمخ گمان میں تیرا مالک با عزت ہے فلقد طویت وقد طوی بعبیری وبعث لہ الجامۃ الشرح
الطوی ہو کا ہونا العیر حار وحشی المعنی میں اور میرا گد یا ہو کے ہو گئے اوسکے لیے لگام بچا

باد ربہ لجوع | من قبل ان یلقی حامہ | وغدا اصترف مرحبہ | وابع بعد غد حزامہ

لا تعجبنا عمامتہ | فالفقر من تحت العمامہ | اتھامہ الموت ہو کی کی لی جلدی دینا چاہی کہ اوسکو

موت نہ آجائی۔ کل اوسکا چار جامہ بچو گنا اور پر سون اوسکی اکاڑی۔ میری عمامہ سے تعجب نہ کر کہ اوسکی بیچے
فقیر ہی۔ والفقر فی زمن اللثام۔ لکل ذی کرم علامہ۔ اسکا ترجمہ اوپر گذرا و اما قولہ ان فیہم
لدسمان فانہ یرید دسم البید لا دسم البطن وانشد ابو الحسن بن فارس لبراکویہ النجانی ۵

قالوا امتح دسیم الشاری فقلت لهم | واللہ واللہ ما فی دسیم دسم

اور ان فیہم لدسماتہ ہاتھ کا چکنا ہونا اور ہی نہ پیٹ کا چکنا ہونا اور ابو الحسن بن فارس براکویہ نجانی کا
یہ شعر ہی لوگ کہتی ہیں دسیم شاری کی مدح میں لے گا خدا کی قسم دسیم میں چکنا فی نہیں ہے و اما قولہ فاستحنا
الواسط الخ فمعناہ حللنا من اوساطنا ما کان علیہ اور فاستحنا من اللباس الخ معنی یہ کہ جو کچھ ہماری تر پردہ ہی ہوتی تھی

المقامۃ الثانیۃ

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال کنت فی بعض بلاد بنی فزارۃ مر قحلا بنجیۃ وقاتل الجنیۃ
یسبحان بی سیحا وانا اھتم بالوطن الشرح فزارہ پر الف لام حرف تعریف نہیں آتا ہی غطفان کا
ایک قبیلہ ہی از کمال رحل یعنی کجاوہ باندھنا تجنیۃ اونٹنی جنجیۃ گھوڑی سیح سیاحت بہت جلد چلنا گویا

پانی کا بہنا اہم القصد المعنی عیسیٰ فی کہا کہ بنی فزارہ کی ایک شہر میں زمین اپنی اونٹنی پر کجاوہ باندھتی
اور اپنی گھوڑا کیو کہینتی ہوئی گیا کہ یہ دونوں مجھ کو بہت جلد لی جاتی تھے اور میرا وطن کا ارادہ تھا۔
فلا اللیل یثنینی بوعدی ولا البعد یلونی ببیدۃ وظلت اخبط ورق النهار بعضا
التسیار واخوض بطن اللیل بحوافراخیل الشرح الآتبار والالوا کام سی پھیرنا اور ملتونی
الوعید انوف البید جکل خطیتہا جہازنا الخوض گسندا ہمسنا خوا فر جمع حافرہ چو پانی جانور و کام سم یا کھر نہارینے
دن کو درخت کی پتی فرض کی اور او کی جہازنی کی لمبی عصا چاہیے اور سفر کی وقت لاشی ہونا ضرور ہے
اسلی استعارہ بالکنا یہ کیا گیا المعنی تو نہ رات کی دہشت فی محی روکا اور نہ جنگل کی دراز می نے
مجھ کو موڑا اور عصا سفر لی ہوئی دن بہر چلتا رہا اور بذریعہ اپنی گھوڑا کی رات میں گستاہی رہا۔
فبینا انا فی لیل یضل بها الغطاء ولا یبصر فیہا الوطواط اسمہ سیمی فلا سابع الا السبع
ولا باح الا الضبع الشرح فبینا اسکی اصل بین ہی فتح کا اشباع ہو کر الف پیدا ہو گیا اور بینا اور
بینا یہ سب ابتدای کلام پر آتی ہیں اسکی معنی یہ ہیں اسی وقت میں اسی حالت میں ایک
وقت یا ایک دن الضلال والضلال گمراہ ہونا غطاء کو او طوطا چرگا ڈالسنو کسی چیز کا پیش آنا السبع درندہ
بارج شام کو وقت پیش آئی والا الضبع شکاری جانور پر المعنی اور اس وقت میں ایک اسی رات میں
چلتا تھا کہ کوئی کو بھی راہ نہ ملی اور چرگا ڈر بھی نہ دیکھ سکے اور سواری ورنہ کی اور کوئی سامنی نہ آیا اور سوا
جرج کی کوئی رات میں کھائی نہ دیا۔ اذعن لی راكب تام الالات یطوی الی منشور الفلا
فاخذنی منما یاخذ الا عزلی من شاک السلاخ لکنی تجللت الشرح اذ حرت مفاجات
عن نظر تام الالات سب ہتیار پوری لگائی ہوئی طوی یطوی لپیٹا منشور فرمان فلا جنگل الاعزل نہتا
یعنی بی ہتیار شاک ہتیار ونسی بہرا ہوا سجا ہوا استلاح ہتیار التجلد جلالت دلیری المعنی کہ یکا یک
ایک سوار سب ہتیار لگائی ہوئی جنگل طی کرتا ہوا ظاہر ہوا میں ایسا ڈر کہ نہتا ہتیار والی سی ڈرتا ہے
پر میں فی دلیری کی۔ فقلت ارضک لا اقرک فدونک شرط الحداد وخرط القتاد وضمخم
وحمیۃ ازدیۃ وانا سلم ان شئت وحرب ان ابیت نقل لی من انت الشرح ارضک منصوب
فضل ناصب محذوف ہی ای التزم ارضک یعنی وہیں اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا لام لک اوللا بالک یہ ختم کی قوت
کہنی ہر جیسی یہاں کہتی ہیں تیری مامری اور تیرا پامری یا ادبی مامری یا ادبی یا تیری مامری یا تیری مامری

آوردنک اس جگہ اسم فعل نہیں ہی ورنہ اسکی بعد سب کلمی منصوب ہوتی بلکہ وہ منصوب علی النظر ہے
 آئی موجودگان و نک یعنی تیری سامنی شرط الحدیثی شرط استرہ اور ہر قسم کا ہتیار آئی اور تیرہا در خرط
 چیلنا اسبواسطی لکڑی صاف کرنیو الیکو خراطی کہتی ہیں اور قنادکان کا کیا کار دشواری ہی ختم
 دشمن ختم بہاری حمیتہ غیرت از دیار زمین میں قبیلہ ہی غیرت والا مشہور ہی سلم صلح کا حجر جنگ جو آبا انکا
 المعنی اور کہا کہ وہیں شہر اردو بی ماوالی کہ تیری سامنی ہتیار تیز دہار دہن اور کام دشواری
 اور دشمن بہاری ہی اور از دیہ غیرت والا ہی اور میں صلح جو ہوں جو تو چاہی اور جنگ جو ہوں جو تو انکار کر
 پر تو بلا کہ تو کون ہی۔ فقال سلما اصبحت فقلت خیرا اجبت الشرح اصابتہ پھینچا اور پانا
 سلما منصوب اصبحت علی شرط التفسیر ہی اور ایسا ہی ہی خیرا اجبت آجابت قبول کر لینا المعنی
 تو وہ بولا کہ تو فی صلح والا پایا ہی تب میں فی کہا کہ اب تو فی شخص بہتر قبول کیا یا یہ کہ بت بہتر تو فی صلح
 اختیار کی۔ فمن انت المعنی پر تو کون ہی قال نصیح ان شاورت وفصیح ان حاورت
 ودون اسمی لثام لا یحیط اعلام الشرح محاورہ گفتگو روزمرہ نام ڈھانچا جو منہ پر باندھتی ہیں
 مراد عام پردہ پوشی ہی اما طہ دور کرنا المعنی کہا اگر تو مشورہ کری تو میں خیر خواہ ہوں اور گفتگو کری تو
 خوش کلام ہوں اور میری نام پردہ ہی کہ جہانی سی نہیں اوستا ہی۔ قلت فمما اطعم الشرح
 اطعمہ پیشہ المعنی پر میں فی کہا کہ کیا پیشہ کرتی ہو۔ قال اجوب جیوب البلاد حۃ
 اقع علی جفند محواد ولی فواد تر قشہ لسان و بیان پر قصبہ ناک و قصار ای کریم یخفقت
 وینقض لی حقیقتہ کا بن حرق طلع علی بالامس طلوع الشمس و غروب عنی بغروبھا لکنتہ
 غاب ولم یغبت تذکارہ و مضی و شیعنتی آثارہ ولا ینبئک عنھا اقرب منها و اما الی
 ماکان لبس الشرح الجوب الجواب القطع مراد سفر طی کرنا الجفندہ طشت چوٹی یا لکین یا کثرہ
 یا خوان آجواد صاحب الجود بخشش والا الفواد دل الرقش النقش قصار اغایت اور حاجت التحقیقہ
 توشہ دان آئند کار یادگار التشیع ہمراہ ہونا یا چلنا آما اشارہ کیا اور بجای لبس کی لبسہ صحیح ہی مراد آجین
 یہاں بطحا تمام مقام کی تلوار معلوم ہوتی ہی ورنہ دن اور آفتاب کو بھی کہہ سکتی ہیں جس سے معنی کے
 مطابق نہیں المعنی تو بولا کہ میں شہر وں میں بہر تار ہوں کہ کسی بخشش والیکے خوان پر
 چاہے چون اور میری دل کا حال زبان کہتی ہی اور اوسکا بیان اوکلیان لکھتی ہیں اور میر مقصود یہ ہے

کہ ایک ایسا بزرگ ملی کہ اپنی گھوڑی کا بوجھ اوتا ردی اور توشہ دان جھاڑ دی کل طلوع شمس پر تلوار چمکے اور غروب پر غروب ہوا اور اوسکی یاد گار ہی اور گوجلی گئی پراوسکی آثار ہمراہ ہیں اور اوس سے زیادہ کو قریب نہیں ہی جو اوس کا حال کہ سکی اور جو چیز چھپا رکھی تھی اوس پر اشارہ کیا کہ یہ ہے۔

فقلت شخاذا ورب الکعبة لئلا خذله فی الصنعة نفاذ بل هو فیها أستاذ ولا بد من ان شرح له ونسب علی الشرح الشخیز زبانی و تیز کلامی الشرح کسی چیز میں سے ٹپکنا اسم و السامہ بخشش کرنا المعنی تو میں بولا کہ یہ تو بہت تیز کلام ہی اور قسم ہی خدای کعبہ کی کہ اوسکی طبیعت خوب قبول کرنی والی ہی اس فن فصاحت میں چالاک ہی بلکہ استاد ہی ضرور ہی کہ ہم اوسکو دیوین اور بخش کرین فقلت یا فتی قد احدثت عباراتک فاین شعرك من کلامک الشرح فتی جوان یہاں میان کالفظ بولاجاتا تھا افعال موصوف بصفت پانا احدث یعنی شیریں بایاتیر اکلام المعنی اوس میں فی تیری شرعبارت شیریں بائی پر تیری شعر کیسی ہیں۔ فقال واین کلامی من شعری استعمال غزیرتہ و رفع عقیرتہ بصوت ملأ الوادی وانشأ یقول الشرح الغر الغزاة الکثرة والغزوة وہ کنوا کہ جسمیں پانی بہت ہو مراد اوس سے طبیعت ہی العقیرہ آواز چنگ کی المعنی تو کہا کہ میرا شعر کمان ہی یعنی بڑی رتبی والا ہی اور اپنی طبیعت سے مدد لی اور ایسی چیخ ماری کہ جنگل گونج گیا اور یہ شعر گنگا واروع اهداه الی الویل والفلا تھطیح وارفعون اسمین فعول بھی جائز ہی ع اهداه فاعیلن الی الوی فعولن اسمین بھی فعول جائز ہی والافلا سفا علن یہ بحر طویل ہے۔

وحمش قمش الارض لکن کلا ولا الشرح دونون مصرع پروا و بمعنی رب ہی شروع بہت خوفناک آہا تھخہ دینا و یل تباہی قلاہ جنگل فلاج جمع حمش بہت جلد چلنی والا المعنی مدوح فی تباہی اور جنگل میں مجھ کو ایک خوفناک چیز تھخہ دی ہی اور بہت جلد چلنی والا ایک گھوڑا بھی دیا ہے کہ گویا زمین پر چلتا ہی پر گویا نہیں چلتا ہی یعنی بسبب سرفر جنگل کے میں فی تلوار بھی باندھی اور گھوڑا بھی لیا۔

عرضت علی نار المکارم عوہ	فکان معافی السیادة فحولا
<p>الشرح ستم صاحب عام قحول صاحب الخوال یعنی وہ عالی خاندان ہی اوسکی چچا اور سامون بہت ہیں۔ المعنی میں فی اوسکی اکثری کو بزرگی کی آگ پر امتحان کیا یعنی اوسکی اصل کا امتحان کیا تو خاندان میں وہ صاحب قبیلہ ہی۔ و خادعته غمما لئلا یخدعته و ساهلت فی ہر فستھلا</p>	

الشرح الغرم والغرامة الولوج والحرس المعنى میں نہ بنی طمع کی لپی او سنی ہو گا دیا اور کو جس ان میں نہ بنی ثم آسان

ولما تجالینا واحدا منقطع بلا فی من نظم القرض بالابلا

الشرح تجالی باہم ملاقات اور کلام کرنا احمد لائق حمد پایا الابدال الاستحان القرض شعر المعنى جنب ہم دونوا آپس میں ملے اور او سنی میرا کلام پسند کیا تو نظم اور شعر میں میرا استحان لیا۔

فما غزاه صار ما حین هرنی ولم یلقنی الا الی السبق او لا

الشرح آخر ملا نہ حرکت دینا صار تم تلوار اسبق گھر دوڑ یعنی ماہر فی الاہنصار المعنى مجھ کو کیا بلایا اور میرا کیا استحان لیا گویا تلوار کا استحان لیا اور سبقت یعنی گھر دوڑ میں سب سے پہلی مجھ کو ملا یعنی میرا کلام نظم تو گویا تلوار ہی پر مدوح اسمین بھی سابق اور غالب ہے

ولما رآه الا عز مجب وما تحت الا اغر حجتا

الشرح الحجب صاحب پردہ آخر سفید پیشانی کا گھوڑا تجمل جسکی چارون پاؤں سفید ہوں یعنی بیچ کلیان المعنى میرا مدوح عزت دار صاحب پردہ ہی اور اوسکا گھوڑا بیچ کلیان ہے فقلت علی رسلك یا فتی و لاك فیما یصحبنی حکماء الشرح الرسل الرفق والتودة بجا بس کر بس کر المعنى میں نے کہا او میان بس کر اور جو میری پاس ہی اوسمیں جو تیرا حکم ہو بجا لاؤں فقال الحقیبة بما فیها المعنى کہا یہ توشہ دان مع اوسکی جو اوسمیں ہی مجھ کو دے۔

فقلت ان وحاملتها المعنى میں نے کہا بیشک مع اوسکی جس پر یہ ہے۔ ثم قبضت بجمعی علیہ وقلت لا والذی اطمعها المساء وشفها من واحد خمس لا تزالنا واعلم علمك الشرح جمع صیغ جمع مونث فعل التفضیل یعنی جمعی کی جمع ہی تو بمعنی الی ان المعنى بہرین فی پنچ پانچوں اونٹلیوں یعنی پنچ سہی اوسکو بکڑا اور کہا قسم ہی اوسکی جسنی انکو بکڑنا گر ٹا سکا ہایا اور ایک ہڈی میں چیر کر یہ پانچ اونٹلیاں بنائیں کہ ہمسے مت جدا ہو یا اپنا حال تبادلو۔ فخر لثامد عن وجه الشرح الحد الرفع المعنى بہرینی چہرہ سی ڈھانکا کھولا۔ فاذا والله شیخنا ابوالفتح الاسکندری المعنى

تو قسم ہی خدا کی کہ وہ ہمارا شیخ ابوالفتح اسکندری ہی۔ فما لبثت ان قلت الشرح اللبث الملكت دیر لگانا المعنى میں نے کچھ دیر نہ لگائی کہ شیخ بڑا تو شخت ابوالفتح بھذا السیف مختالا الشرح الموشاح والتوشح حامل کرنا اور بدھی کی طور پر پہننا تحملا احملا بازاسکا وزن شباع سی پورا ہو گیا

تو شتا مفاعیلن یہ بحر و فرج ہی المعنی ای ابو الفتح توفی تیار حیلے سے حاصل کی ہے۔
 فما تصنع بالسیف : اذ الم تات قتلا المعنی جب تجھ کو قتال اور لڑنا نہیں تھی تو تلو کر کیا کر گیا
 التفسیر قال البدیع معنی قولہ سیحان بنی سیحان نہ شبہ سیرھا بالسیاحۃ
 اون دونوں کی چلنی کو سیاحت یعنی پانی کی وانگی سی تشبیہ دیتی، ومعنی قولہ اھم بالوطن ای ایدل الوطن
 یعنی میں وطن کا ارادہ کرتا تھا قال الشاعر اھم بأرض التجشم نحوھا فخطی لھل حیثا اترحل
 شاعر کا یہ شعر بحر طویل میں ہی آجشم تکلف کرنا میں بتکلف ایک سرزمین کا ارادہ کرتا ہوں جہاں میں اتروں
 وہاں میری سواری اوتار دی۔ واما قولہ فلا اللیل یثنیننی بوعدہ یصف شدتہ وھولہ
 حتی کاندیتو عد الساری اور اوس قول میں ات کی شدت اور دہشت کا بیان کرتا ہے کہ رات کے
 چلنی والیکو ڈرتا ہے۔ ولا البعد یلویبنی ببیدۃ فالبید جمع البیداء یقول العرب فی
 امثالھا بعض الوعد یدھب فی البید المعنی بید بیدار کی جمع ہی عرب میں مثل کہتی ہیں
 بعض اندیشہ آدمی کو جنگل میں لیجا تا ہے ومعنی قولہ اخبط ورق النھار یصا التسیار لے
 اضرب بھا الارض ویقال ذلک فی السیر والسرۃ جمیعاً یعنی میں عصا لیکر زمین پر
 چلتا تھا اور خبط دن اور رات کی چلنی پر بولتے ہیں۔ قال الفرزدق

سر الخبطون اللیل ہی تلقاھم	الی شعب لا کو ارم کل نجبا
----------------------------	---------------------------

یعنی رات میں چلتی تھی اور رات اوتار کو اونکی گھونسلوں پر ہر طرف سی سمیٹ لاتی تھی آئیل نکر اور ڈرنٹ ستمل
 ہے مکر اول اکثر۔ والتسیار تفعال من السیر یقول العرب فی امثالھا افلان القی
 عصا تسیارۃ اذ العربیسی اور تسیار سیر کا مصدر ہی تفعال کی وزن پر عرب میں یہ مثل جی کہتی ہیں کہ
 سفر نکری کہ فلان فی سفر کا عصاؤ الدیا۔ قال الراجزع والنجم قد القی عصا تسیارۃ راجز کا
 ایک مصرع ہی اور ستارہ فی اپنا عصا ہی سفرؤ الدیا و قولہ اخوض بطن اللیل بجواف الخیل تعبیر
 عن السر اور رات میں گھسنار رات میں چلنی سی مراد ہے۔ قال الفرزدق

فافی مناخ الداعیہ خوضھا	بنا اللیل اذ نام الدثور الملقف
-------------------------	--------------------------------

فرزدق کا شعر ہی امناخ فرود گاہ شتران و اعرب وہ اونٹ کہ اوسکی زہبت اچھی ہوتی ہیں الدثور یفتح
 وال وہ شخص کہ بہت سوتا ہو ملقف وہ شخص کہ کپڑوں میں لپٹا ہو المعنی اونٹ جو بہورات کی قوت

کہ سوئی الی الوقت سوئی ہیں لیجائی ہیں تو داعیہ کا مناخ ویران کر دیا۔ واما قوله لیل یضل بها
القطا یعنی القطا واحدا غطا طفتال الھذلی ۛ

وماء قد وردت امیر طام علی ارجائها فجل الغطاء

اسیم قاصد طامی وہ پانی کہ اوبلتا ہی الارجاء الاطراف نزل رفع الصوت هنلی کا قول ہی میں بہت
چشمون پر پہنچا کہ پانی اوبلتا تھا اور اسکی کناروں پر لوہوں کی چھچی تھی۔ والعرب تصف القطا
بالھدایۃ حتی انھم ليقولون اھدی من القطا عرب قطا کی راہ یابی کی تعریف کرتی ہیں اور کہتے ہیں
کہ فلان شخص قطاسی بھی راہ یاب زیادہ ہے۔ قال الطرماح ۛ

تسم بطرق اللوم اھدی من القطا ولو سلکت سبل المکارم ضلت

طرماح کا شعری نسبت قطا کی تسم ملاست میں زیادہ راہ یاب ہی اگر کرم اور بزرگی کی راہ چلیں تو راہ
نیا ننگی اگر سبل بضم یا پڑہیں وزن درست نہو اور سکون با درست ہوتا ہی مگر وہ لفظ غلط ہے
يقول ان اللیل من شدۃ ظلمتہ لا یھتدی فیہ القطا بجای یقول کی یقال صحیح معلوم ہوتا
کہ یقول کا کوئی فاعل نہیں ہی اور العرب ہی بہت دور ہی یعنی بولا جاتا ہی کہ بسبب شدت تاریکی شب
قطا ہی راہ یاب نہیں ہی۔ واما قوله لا یبصر فیھا الوطواط وهو الخفاش لہ نفسیران
احدهما اعلم باللیل والاخر ابصر فی اللیل من الابصار وهو الیۃ اور ووطواط خفاش
یعنی چمکا دہی اسکی دو تفسیر ہیں ایک چمکا دہرات کا حال خوب جانتی ہی دوسری یہ کہ وہ رات میں
خوب دیکھتی ہی ابصار کی معنی دیکھنی کی ہیں۔ ومعنی قوله اسیم سیحا فمعناه اسید سیرا عینفا
اور اسیم سیحا کے یہ معنی ہیں کہ میں بہت تیز اور جلد چلتا تھا۔ قال الشاعر ۛ

واری الجمال بکمر تسیم واما الجبال بکمر تسیر

کسی شاعر کا قول ہی میں دیکھتا ہوں کہ ٹکواؤنٹ لینی جاتے ہیں تو کیا پہاڑ ٹکولے جاتے ہیں۔
واما قوله لا ساخ الا السبع فالساخ ما ولاک میا من الطیر والوحش قال الشاعرع
سبح الغراب فقلت وصل یسبح والبارح ما ولاک میا سرۃ والعرب تتفق
بالساخ وتنظیر بالبارح الشرح التولیۃ غالب آنا اور گھیر لینا میا من جمع میمنہ دہنی نج
سیا جمع میسرہ بائیں طرف ساخ وہ جانور کہ داہنی طرف سی آئے ایک شاعر نے کہا لو اسانی آیا تو یوں لا

کہ وصل حبیب ساسنی آیا باج وہ جانور کہ بائیں طرف سی آئی اور سبیلخ سبیل خلیق تھی مہربان سے فال بد۔
 قال الاعشى ما تعیف الیوم فی الطیر الروح * من غراب البین او تیس ہر ح *
 عاف یعف کر ہذا الروح وقت شام چلنا تمیس دنہ یا مینڈ یا مہرن جرج اپنی جابی سی ٹل گیا احشی فی کہا
 آج پرند یعنی جدائی کے کوئی کا یا مہرن کا جو اپنی جگہ سی نکلا ہی شام کی وقت جانا تو ناپسند کرتا ہے یہ روح ہم نہیں ہے
 اور کلام میں یہی فصاحت نہیں ہی صرف لغات اور الفاظ کو بی قاعدہ اور بی لطف جمع کر دیا ایسی ایسی شاعر عرب کو
 بدنام کرتے ہیں۔ واما قولہ را کب تام الکلات فمعناه شاکی السلاح تام الالات کی معنی
 تمام ہتھیار لگائے ہوئے۔ وقولہ بشرط الحداد فمصدر بشرطہ اذ اجر وولدک معنی بشرط
 الحجام وشرطہ بشرطہ مصدر بشرطہ کا ہی اور شرط کی معنی زخمی کیا ہی اور اسی سے حجام کے اوتری کو
 شرطہ اور مشروطہ کہتے ہیں۔ والحداد السیوف والرماح والنبل والاسلحة کلها
 اور حداد تلوار اور نیزہ اور برجمی کا پھل اور سب طرح کا ہتھیار ہی۔ قال الشاعر

تمنی ان تزدید یا زید لیلے و دون مزارھا بشرط الحداد

ایک شاعر کا شعری جھکویہ آرزو ہی کہ لیلی کی گھر تک جانی مگر اوس سی وری ہتھیاروں سی زخمی ہونا چاہے
 واما قولہ الخطا فمعناه شوکہ اسکے معنی کاٹے ہیں۔ قال الشاعر

لا تطلبہا یا زید فد وھا خطا فمعناه شوکہا الیہ

ای زید تو معشوقہ کی طلب نہ کر کہ اوس جگہ کاٹے چسپتی ہیں ہاتھ او کی کانٹوں سے ڈرتا ہے
 واما قولہ حسیۃ از دیتقان الازد احسی العرب قال الشاعر

اذا ما شربنا الحما شربنا لم نبل امیران کان الامیر من الازد

الشرح الباشریہ صبح کی وقت شراب پینا تم نے نہیں من وفتح با وجرم لام اسکی حمل لم نبال ہی مبالغہ
 مشتق ہے المعنی ہم جاشر شراب جب پی لیتی ہیں تو کسی امیر کی پروا نہیں کرتی ہیں گویا امیران نہیں ہیں۔ وقال الخوج
 وجار الازد مسکنہ النجوم * اور دوسری فی کہا از د کی ہمسای گاہر ستاروں کی جابی ہی۔
 ومعنی قولہ ودون اسمی لشامہ لا یطی اعلام فمعناه اتی لا اخبرک باسمی اسکی معنی ہیں
 کہ میں اپنا نام نہیں بتا سکتا ہوں النشدنی ابو علی القاسانی ولا ادری اجاہلی هو ام اسلا سے
 الانشاء شعر پڑھنی کو کہتی ہیں ابو علی قاسانی فی شعر میری ساسنی پڑ یا اور یہ معلوم نہیں کہ شعر جاہلیت کی ہیں یا اسلام

واما قوله رفع عقيرته فمعناه صاح صياحا شديدا واصل ذلك ان رجلا قطعت رجلاه
فأخذها وصاح ثوصارت مثلا لكل صائح اور اس قول کی یہی معنی ہیں کہ بہت سخت چیخا اور ایک
شخص کی ٹانگ کٹ گئی تھی اور اسکو لپیٹتا پیرا تو اب مثل ہو گئی جو کوئی چیخے۔ واما قوله وحش نفس
الارض لا کن كلالا فالا حش السبع الخفيف يصف قوائم فرسه كما قال الشاعر

يخفى التراب باطلا ف ثمانية

في اربع مسهن الارض تحليل

۱۔ انھا نفس الارض کا نفس الارض سے عذما تر فہم
اتحش وہ گھوڑا کہ بہت جلد اور ہلکا چلی اپنی گھوڑی کی بانو کا وصف کرتا ہی چنانچہ شاعر نے کہا الا حشا جلد جلد
چلنا اور تنگی بانوں والا ہی جلد چلتا ہی اس لیے اسکو حاشی کہتی ہیں اور جلد چلنی سی مٹی زیادہ اوڑھنے کی اطلاق
جمع ظلف سم اونٹ کی چار بانوں میں آٹھ سم ہیں تحلیل کی معنی درست نہیں ہو سکتی ہیں تحلیل منصوب درست
معلوم ہوتا ہی المعنی اپنی آٹھ سموں سی جو چاروں بانوں میں ہیں مٹی اوڑھتا ہی اور زمین اونکو تحلیل کی لیے
لگی ہی یعنی اونکی بانوں زمین کو لگتی ہیں مگر جلد جلد اوڑھتا ہی تو گویا زمین پر لگتے بھی نہیں ہیں۔
واما قوله تجالینا فمعناه جلی علی نفسہ وجاوت علیہ نفسی اور تجالینا کی یہ معنی ہیں کہ وہ مجھ پر
ظاہر ہوا اور میں اوس پر۔ واما قوله علی رسالت یا فتی ہای مانند اور اسکی یہ معنی ہیں کہ تہرا رہ۔
وقوله ان وحاملتها فمعناه نعم والناقۃ التي علیہا لہذا الحقیبۃ اور اسکی یہ معنی ہیں کہ بہتر وہ
اونٹنی ہی کہ اوس پر توشہ دان ہی۔ وقوله قبضت بجمعی علیہ امی باصابعی جمع یعنی پانے سے قبضہ
قبضہ پکڑا۔ وقوله والذی الھما المسافان الاصابع حواس اللس کیونکہ وہ لکھنویوں میں موت لیس کی ہے
وقوله فما تصنع بالسیف اذ الموت قتالا فتصمیان لابیات وہی اشعار اور یہ قول بیات کی تفسیر ہے
اور وہ یہ شعر ہیں لقد بلغت ما قال جواوہر منی نے حاصل کیا۔ فما بالیت ما قالہ تو کہہ دو
نہیں ہی کہ اوسنی کیا کہا۔ دع السیف لمن یغضی بہ فی الحرب ابطلہا تو اسکی یہی ہجو ہے
کہ وہی ونسی جنگ میں نافرمانی کرتا ہی۔ وضع ما کنت حلیت بہ سیفک خلنی لہ اور جب
تو اسکی بازرب بنالی تو اسکو زیور بنائی لہذا فما تصنع بالسیف اذ الموت قتالا تو اسکی کہہ دو تو مجھے لڑتا ہی نہیں

المقامۃ الثالثہ

حدثنا عیسیٰ بن مشاعمر قال غزوت البقر بنوین سنۃ خمس وسبعین فمیں غزنا

حزنا الاھبطنا بطننا الشرح غذارا دہ اور دشمن سیڑنا تفرنا کہ اور حد و قوفین طہران کی علاقہ میں
ایک شہری و مالکی رہتی والی ابن ماجہ صاحب سن میں اجازت تجا وراور گزرجانا حزن میں شوار گزرا مانند
بہاڑہ و بھونڈول بطن خاص ہی فخذ سی اور وہ خاص ہی قبیلہ سی قبیلہ مثلاً قومیش جلد ہی فہر اور او سمین قوم
او بنو تہیم وغیرہ فخذ اور او سمین بنی عدی بطن المعنی عیسیٰ فی ہما کہ معنی قوفین کی نامی پر مع چند غازیوں کے
سنہ چتر میں جنگ کی توجیس سز زمین پر ہم گزری ایک قوم میں اوتری۔ حتی وقت المسیر بنا
علی فراھما لک الھاجرۃ الی ظل اثلث فی جھوا عین کلسان الشمعۃ اصغی من الدمعة تسیم
فی الرضا ض سیر النضاض الشرح وقف روکنا قری ضیافت ہاجرہ نصف النہار ثلاث چولہ کے
نیں پھر تہرہ غلط ہی یعنی وہ پھر ڈھل چولہ کی پھر وکاسایہ پڑنی لگا تہیر بن ابی سلمہ کا قول ہے۔ ع
اٹا فی سفنا فی معرس مرجل الشرح حجر انسان کی گود اور یہاں وسط مراد ہی۔ لسان آگ
یا چراغ کی موقع اتسوخراض چوٹی چوٹی کنکریاں نضاض وہ سانپ کہ زبان جلد جلد کالتا ہی۔ المعنی
کہ اونہوان فی ہما کو ضیافت کر کی سفر ہی روکا اور وہ پھر ڈھل چولہ کی پھر وکاسایہ پڑنی لگا کہ او سمین ایسی تو
عیسیٰ جمع کی ہوتی ہی اور اتسوسی ہی زیادہ صاف تھی اور ایسی ہمار ہی تھی کہ کنکرو نہیں سانپ اگر چلتا
فلنا من الطعنا یانلنا تم ملنا الی الظل فقلنا الشرح قال یقیل قیلوتہ وہ پھر کیوت سونا المعنی
جس قدر کم لکائی کہنا کہنا اور پھر سایہ میں جا کر سو رہی۔ وما ملکنا النوم حتی سمعنا صوتا
انکر من صوت الحمار رجعا اضعف من رجع الحمار یشفع ما صوت طبل الشرح
الرجع آواز الحمار اونٹ کا بچہ نوزائیدہ یعنی بوتہ الشفع ملنا اور ملنا المعنی ابھی نیند کا غلبہ نہواتا کہ بچہ
ایک آواز ایسی سنی جو کہ بھی کی بھی آواز سی بُری تھی اور ایک آواز ایسی سنی کہ بوتہ کی آواز سی بھی ملکی تھی اور
اونکی ساتھ ڈھول کی بھی آواز تھی۔ فراد عن القوم رائد النوم وفتحت التوامتین الیہ قد حالت
الاشجار لدیہ واصغیت فاذا هو یقول علی ایعتاع الطبول الشرح الیہ واد الطلب عن غلط ہے
میں درست ہی اور یہ عبارت بھی درست معلوم نہیں تھی فراد النوم راہد من القوم عبارت صاف ہی یعنی
ہم میں کہیں سونی کا ارادہ کیا التوامتین و نون انکھیں اصغا بگوش ہوش سننا الیقاع باجا بجانا اور گاج
آواز ٹوکنا المعنی کوئی تو ہم میں سی سونی لگا اور میں فی اوس آواز کی طرف اپنی آنکھیں کھولیں اور
ایک بابر دست چائل تھی اور میں کان لگا کر سنا کہ وہ غلبہ تجا تا ہوا یہ شعر گاتا تھا یقول کی منی گا یہاں سنا اشعرا

ادعوالی اللہ فضل من عجیب	الی ذری رجب و عمری خصیب
<p>الشرح در ذری ذری جمع ہی ہر شئی کی بندگی کو کہتی ہیں اسی ہی بندہ دہلیز کو ہی کہتی ہیں اگر حب کشاؤ و فراخ عمری چہ راگاہ اور رستہ انحصیب سر سبز تقطیع اسکی یہ ہی ادعوالی ال مستغفلن لاہ فاعل بل عجیب</p> <p>مستغفل اور بجائی مستغفلن کی مستغفلان ہی یا اور فاعلان ہی فاعلان ہی اور بجائی فاعل کی فعل ہی اور بجائی</p> <p>مستغفلات کی مستغفل ہی ہی اور یہ بحر جرم سدس ہی ادعوت اور دعا کا صمد الی نہیں آتا ہی یعنی فعل ال اول</p> <p>بی صلہ ہو تا ہی اسطیہ ادعوالی اللہ غلط ہی ادعوالی اللہ صحیح ہی۔ المعنی میں اپنی اللہ سے</p> <p>مکان بلند کشادہ اور زمین سر سبز مانگتا ہو تو کوئی ہی کہ قبول کرے۔</p> <p>وجہ عالیہ لاتی قطوفہا دانیۃ ما تقیب۔ الشرح دنی بنی وینا فتور اوخلل منو</p> <p>قطف و قطوف خوشہاد و ناید نو و نو اقرب ہونا اور جبکنا المعنی اور جنت عالیہ مانگتا ہوں کہ او</p> <p>کچھ فتور نہیں ہی اور اسکی خوشہاد انگوڑی جھک رہی ہیں اور تمام نہیں ہوتی ہیں۔</p>	
یا قوم انی رجل تائب	من بلد الکفر و امری عجیب
<p>الشرح یا قوم کچھ سیر ہی اسکی لاتی ہی یا سقم مذہب ہی المعنی ای لوگو میری کفر سے بکری آیا ہوں اور میرا حال عجیب</p> <p>ان اللہ امننت فکمر لیلۃ</p> <p>بجذت ربی و عبت الصلیب</p> <p>المعنی ابھو میں ایمان لایا ہوں اور بہت تن تک اپنی پروردگار کا انکار اور صلیب کی پرستش کرتا رہا</p> <p>یا رب خذنی ر تمشتتہ</p> <p>و مسکرا حذت منہ التصیب</p> <p>الشرح یا حرف نذ اسنادی محذوف یا قوم رب رب ذاب و رب حرف جر معنی کثیر تمشتش پڑی چوسنا اور چاہنا</p> <p>الآجرا حاصل کرنا اور اپنی قضی میں لینا المعنی ای لوگو بہت سے سوروں کی تزیان پہنچا دین بہت نشوون بہت</p> <p>نرہد انی اللہ و انتا نشنہ</p> <p>من ذلۃ الکفر و اجتہاد المصیب</p> <p>الشرح الانبیاءش رجوع کرنا اور پیرنا المعنی اللہ کی محکوم دہشتی اور کفر کی ذلت اور مصیبت کی سختی پہنچا</p> <p>فظلت اخفی الدین فی اسرۃ</p> <p>و اعبد اللہ بقلب منیب</p> <p>الشرح غفلت کی صفت غفلت الایہ قوم الایہ الرجوع المعنی اپنی لوگوں میں پناہ دین چاہنا یا اور اپنی اللہ کی عبادت</p> <p>اسجد للآلات حذاری العدی</p> <p>ولا اری الکعبۃ خوف الرقیب</p> <p>المعنی دشمنی سے ڈر کر لات کو سجدہ کرتا رہا اور دشمن سے ڈر کر کعبہ کو نہیں دیکھتا تھا</p>	

<p>واستل الله اذا جئته</p>	<p>لیل واضنا فی یوم عصب</p>
<p>الشرح اگر غائب ہونا سی لیٹنے کو جنت کہتے ہیں کہ زمین کو گھیرا اور جنوں اور جہنم عقل کا مغلوب ہونا انا اضنا اور وضعت کی ناقصہ والعصوبہ والعصابہ الشدة والقوة المعنی اور جرات ہوتی ہو اور دن کی سختی مجھے ڈرا کر دیا ہے تو اللہ سے دعا مانگتا ہوں۔</p>	<p>رب کما انک هذینے</p>
<p>فجئنی انی فی صحر عریب</p>	<p>المعنی کراہی مجھے پروردگار جیسا تو نے مجھ کو آراستہ کر دیا اور ویسا ہی مجھ کو نجات دے کہ میں ان لوگوں میں تنہا ہوں۔</p>
<p>ثم اتخذت اللیل لی مرکبا</p>	<p>وما سوی العزم اما عجب</p>
<p>الشرح آہام بفتح ہمزہ سامنے اور پانچ عجب گھوڑا المعنی رات کو میں نے اپنی سواری بنایا میرا ارادہ ہی میرا گھوڑا تھا۔</p>	<p>فقدک من سیرہی فی لیلۃ</p>
<p>یکاد یأس الطفل فیہ الشیب</p>	<p>الشرح فقدک قد اسم فعل بمعنی مضاعف یعنی ہے الشیب وہ حالت کہ جوانی تمام ہو کر پیرا ہوتی ہے۔</p>
<p>حتى اذا جرت بلاد العدم</p>	<p>المعنی اوس رات میں میرا نکلنا کہ پیراوسکی دہشت سے بڑھا ہو جاے عبرت کے لیے کافی ہے۔</p>
<p>الى حمی الدین نفضت الوجیب</p>	<p>الشرح جو از گزند ناعمی نابینائی عرب جن پانی اور سرینی دیکھتے تھے وہاں بارہ باندھ کر رہتے تھے اوسکو حمی کہتے تھے نفوض و نفاض</p>
<p>فقلت اذ لاح شعاع الہدی</p>	<p>دخت کے ہونکا جھڑا الوجیب غلیظہ یا توشہ المعنی میں جب بلاد کفر سے نکل کر دین کی پناہ میں آیا تو میرا توشہ خالی ہو گیا۔</p>
<p>نصر من اللہ وفتح قریب</p>	<p>المعنی اور حسب وقت علامتین ہدایت کی ظاہر ہوئیں تو میں نے یہ کہا اللہ کی مدد اور فتح قریب ہے۔</p>
<p>فما بلغ هذا البيت قال یا قوم وظئت دیا کو بغیر ہم لا العشق شاقہ ولا الفقر ساقہ</p>	<p>الشرح اوطی روزنہ داخل ہونا الشوق متعدی الشوق مانگنا بجای شاقہ اور ساقہ کے شاقی اور ساقی صحیح ہے۔</p>
<p>المعنی جب اس بیت پر پہنچا تو کہا ای لوگو میں تمھارے شہر میں اپنے ارادے سے آیا ہوں نہ عشق نے مجھ کو شوق ملا ہے</p>	<p>اور نہ فقر میری مجھ کو ہانک کر لائی ہے۔ فقد ترکت وراء ظہری حدائق واعیانبا وکواعب اترا با وخیلا</p>
<p>مسومة وقنا طیر مقنطرة وعدة وعدیدا و مرکب وعبیڈا الشرح حدائق جمع حدیقہ باغچہ</p>	<p>اعیانبا جمع عنب انگوڑا کواعب جمع کاعب وہ جوان لڑکی کہ پستان او بھرنے شروع ہوا ترا ب جمع تریب ہم غریب</p>
<p>کھوڑا اسم جنس تسویم سدا نا اور درست کرنا وقنا طیر جمع قنطرہ مکان وقنطرة مضبوط العدة سامان وعدید</p>	<p>ہمسر المعنی اور میں اپنے پیچھے بلوغ اور انگوڑا در جوان ہم عمر عورتیں اور درست کیے ہوئے</p>

ٹھہرے اور مضبوط مکانات اور سامان اور ہمسرا و سواریان اور غلام چھوڑ کر آیا ہوں۔ وخرجت خروج
 الحیة من جحرہ وبرزت بروز الطائر من وکرہ الشرح الجرحل جو جانور اپنے لیے بنالیتے ہیں
 خواہ پرند ہو یا چرند یا ٹون والے ہوں یا نہون الہر وراخر فوج آلو کر پرند جانور کا گھونسلہ جحرہ کی ضمیر مجرور حیتہ کے لیے
 صحیح نہیں ہے کیونکہ تائید لفظی کی رعایت ضرور ہے قال اللہ تعالیٰ فاذا ہوجیت سے المعنی میں اپنے
 گھر سے نکلا جیسا سانپ اپنے پل سے اور پرند اپنے گھونسلے سے باہر نکلتا ہو کہ پھر اونکا آنا مشکل ہوتا ہی۔ موثرا
 دینی علی دنیا ہی جامعاً معنای الی سیرای واصلا سیدی بسرای الشرح اثار اختیار
 کرنا آسری رات کو چلنا المعنی دنیا پر دین کو اختیار کیے ہوئے دہانے بائیں ہاتھ کو ملائی ہوئے رات اور دن برابر چلتے
 ہوئے۔ فلو دفعتم النار بشرہا ورمیتہا وروم تجرہا واعتنونی علی غزوہا مساعدا و
 اسعاد او مرافدا وارفادا الشرح آخر حرف تنہا ہر معنی کاش ورمیتہا وروم تجرہا بجز باہر جملہ درست نہیں ہے۔
 المساعدا الاسعاد اعانت کرنا الفرفة والرافد بخشش کرنا المعنی کاش تم یعنی بھوک کی شدت دفع کر دو اور بخشش
 اور اعانت سے میری مدد کرو۔ ولا شطط فکل علی قدر ما قدرہ وحسب ثروته الاستکثار البذل
 وابقب الذرة ولا ارض التمرة الشرح الشطط الزیادۃ والتجاوز عن الحد الشرة توانگری البسۃ ہسانی
 المعنی بہت نہیں ہر صاحب اپنی قدرت اور توانگری کے موافق عطا کرے میں تجھل بہت بھرا نہیں چاہتا ہوں ذرہ
 بھی قبول کرونگا اور ایک کچھ بھی روکرونگا وکل منی السهمان سہماذ لقاہ واخلوا فوقہ بالکد علم
 وارشق بہ ابواب السماء عن قوس الظلء الشرح ذلق اذلاق واطلاق التوفیق فائق اور
 غالب کرنا ارشق تیرا ماننا استعار بالکنایۃ جب اندھیری رات کو کمان فرض کیا تو ضرور ہے کہ تخیلید دعا کو تیر قرار
 دیا اور آسمان کو دروازہ باہم لگایا۔ المعنی اور ہر شخص کو اس کے عوض میں دو حصے دو گائیک کہ ملاقات
 کے لیے حاضر ہونگا دوسرے اس کے لیے دعا کرونگا اور اندھیری رات میں دعا دینگا۔ قال عیسیٰ بن ہشا
 فاستفزی رافع الفاظہ وسموت جلیباب النور وعدت الی القوم الشرح
 الاستفزاز نے قرار کر دینا اور جاسے سے نکال دینا ارفع العرب اصل اس کی الفاظہ الرائعہ ہے یعنی اس کے
 الفاظ جو عرب نے اتے تھے صفت کو موصوف کی طرف مضاف کیلئے السور الکشف والرفع الجلیباب چادر اور
 سورتے وقت چادر اوڑھتے ہیں اسلیے باعتبار لزوم باہمی نیند کو چادر فرض کیا اسکو تشبیح کہتے ہیں المعنی
 عیسے نے کہا کہ اس کے ان الفاظ نے مجھ کو اٹھا دیا اور نیند سے جاگا اور لوگوں کے پاس دوڑ کر آیا۔

قَالَ وَاللَّهِ شَيْخُنَا أَبُو الْفَتْحِ الْأَسْكَنْدَرِيُّ بِسَيْفِ قَدْ شَهَرَهُ وَزِيٍّ قَدْ سَكَّرَهُ الشَّرْحُ
 إِذَا حُرِفَ مَفَاجَاتٌ يَعْنِي نَاكَاهُ وَبَكَاهُ وَبَكَاهُ تَشْتِيرُ تَلَوَّارُ سَوْتًا تَكْنِيهِ نَاشَا سَاكِرًا الْمَعْنَى تَوَدُّهُ هَارًا شَيْخُ
 أَبُو الْفَتْحِ الْأَسْكَنْدَرِيُّ هِيَ تَلَوَّارُ سَوْتِي هُوَنِي أَوْ صَوْرَتِ بَدَلِي هُوَنِي - فَلَمَّا رَأَى عَمَّنْ عَلَى الشَّرْحِ عَمْرًا كَمَهُ
 أَشَارَهُ كَرَامًا الْمَعْنَى مَجْهُدًا وَبَكَاهُ كَمَهُ سَيِّئًا أَشَارَهُ كَمَا - وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَحْسَنَ عَشْرَةً وَمَلَكَ
 نَفْسَهُ وَزَنَعَ قَشْرَتَهُ وَأَعَانَنَا بِفَاضِلٍ ذِي لَدٍّ وَقَسَمَ لَنَا مِنْ بَيْدٍ ثُمَّ أَخَذَ أَخَذَ وَخَلَوْتَ بِهِ الشَّرْحُ
 الْعَشْرَةُ الصَّحْبَةُ الْقَشْرَةُ يُوَسِّتُ يَعْنِي جَوَالٍ أَوْ بِفَاضِلٍ ذِي لَدٍّ كَيْ حَصَلَ بَدَلًا فَاضِلٌ وَتَرَعُ قَشْرَتُهُ كَيْ مَعْنَى دَرَسَتْ نَبِيْنُ
 بِأَنْفِي زِيَادَهُ هُوَ تَوَدُّ رَسْتِ هُوَنِي الْمَعْنَى أَوْ كَمَا السَّادُ سِيرَ رَحْمَ كَرِيٍّ وَصَحْبَتِ أَجْمَعِيٍّ رَكْبِي أَوْ بِأَنْفِي تَنْبِيْنُ رَكْبِي
 كَيْ عَيْبَ ظَهْرٍ تَكْرِيٍّ أَوْ بِأَنْفِي دَهْنٍ دَرَانِيٍّ سَاحَتُهُ هَمَارِيٍّ مَدْلُوكِيٍّ أَوْ بِأَنْفِي بَشْشِ مَيْنِ سَيِّئَةٍ يُوِيٍّ يَهْرُجُ مَلَا سَوَلِيَّا
 أَوْ بِمَيْنِ نِيٍّ أَوْ سَيِّئَةٍ تَهْنَأِيٍّ كَيْ فَقُلْتَ أَنْتَ مِنْ بَنَاتِ الرُّومِ فَقَالَ اشْعَارُ الشَّرْحِ بَنَاتِ الرُّومِ
 وَهُوَ عَوْرَتَيْنِ جَوَالَتَيْنِ صَوْرَتِ بَدَلَتِي تَبْتَدِيْ بَيْنَ بَيْنِيٍّ يَهْرُجُ بَيْنِيٍّ الْمَعْنَى أَوْ كَمَا كَيْ تَوَدُّ هُوَنِي هِيَ تَوَدُّ شَعْرَتُهُ

أَنَا حَالِي مَعَ الزَّمَانِ	أَحَالِي مَعَ النَّسَبِ	نَسَبِي فِي بَيْدِ الزَّمَانِ	إِذَا سَامَهُ انْقَلَبَ
أَنَا مَسِيٍّ مِنَ النَّبِيْطِ	وَاضِحِيٍّ مِنَ الْعَرَبِ	الشَّرْحُ سَامَهُ نَاكَاهُ وَبَكَاهُ تَشْتِيرُ تَلَوَّارُ سَوْتًا تَكْنِيهِ نَاشَا سَاكِرًا الْمَعْنَى تَوَدُّهُ هَارًا شَيْخُ	

جَوْعَ أَقْبَيْنِ كَيْ دَرَمِيَّانِ رَهْتِيٍّ هُنَّ تَوَنَبِيْطُ وَهُوَ شَخْصٌ كَيْ أَوْنَكِيٍّ شَكْلٍ بِنَاوِيٍّ تَقْطِيعِ أَنَا حَالِي مَفَاعِيلِيٍّ سَمِينِيٍّ
 بِهِ هِيَ مَعَ الزَّمَانِ مَفَاعِلُنَّ سَمِينِيٍّ مَفَاعِلَاتُ بِهِ هِيَ يَهْرُجُ وَافْرَمِيٍّ هِيَ الْمَعْنَى زَمَانِيٍّ كَيْ سَاتِيرِيٍّ أَحَالِ السَّيَاحِيٍّ
 كَيْ نَسَبِيٍّ سَاتِيرِيٍّ مَانِيٍّ كَيْ مَاتِيرِيٍّ مِيرَ نَسَبِيٍّ جَبَّ نَاسِنْدُ هُوَدِلٍ جَاتَانِيٍّ شَامِيٍّ كَيْ قَتِ نَبِيٍّ هُوَنٍ أَوْ صَبِيٍّ كَيْ قَتِ عَرَبِيٍّ هُوَنٍ

المقامة الرابعة

حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ هِشَامٍ قَالَ خَفَضْتُ بَنِيَّ إِلَى بَلْعِ تِجَارَةِ الْبَنِّ الشَّرْحُ النُّهْوُضُ الْقِيَامُ
 الْمَعْنَى عَيْسَى كَمَا تَهَيَّأُ كَيْ مَيْنِ كَيْ بِيْرِيٍّ كَيْ تِجَارَتِ كَرْنِيٍّ بَلْعِيًّا - فَوَرَدَتْهَا وَأَنَا بَعْدَ رَمَةِ الشَّبَابِ وَبِالِ
 الْفَرَاغِ وَحُلِيَّةِ الثَّرْوَةِ وَلَا يَهْمُنِيَّ إِلَّا مَهْرَةٌ بَكَرٍ اسْتَفِيدَهَا أَوْ شَرَفٌ دَمِنَ الْكَلَمِ أَصِيدَهَا
 الشَّرْحُ الْعَذْرَةُ شُرُوعُ الْبَالِ الْخَالِ الثَّرْوَةُ الْغَنَى مَهْرَةٌ بِالتَّحْرِيكِ جَمِيعُ مَا يَهْرُجُ الْبُكْرُجَانِ نَوْعُ الشَّرُّ وَجَمْعُ شَارِدِ
 الْمُنْفَرِ الْمُنْفَرِ الْمَعْنَى جَبَّ مَيْنِ مَانٍ مَيْنِيٍّ تَوَمِينِ نَوْجَانِ تَهْمَا فَاغْ الْبَالِ تَهْمَا تَوَلَّوْكَرِيٍّ كَالْبَاسِ تَهْمَا أَوْرِيٍّ
 فَكْرِيٍّ هِيَ كَيْ مَاهِرِيٍّ نَوْطِجِ سَيِّئَةٍ فَائِدَةٍ لِيَتَارِعُونَ أَوْ كَلَامُ نَادِرٍ وَنَايَابٍ حَاصِلُ كَرَامِيٍّ وَنَوْجَانِ فَهَذَا اسْتَحْلَفَ
 عَلَى مَسَافَةِ مَقَامِيٍّ أَفْضَحَ مِنْ كَلَامِيٍّ الْمَعْنَى تَوَدُّ وَجَدِيٍّ مَيْنِ نِيٍّ هَيْتَ دَنْ تَكْ مَقَامُ كَيْ مَانِيٍّ

ایسا نہ آیا کہ مجھسی زیادہ فصیح ہو۔ ولما حنی الفراق بنا قوسا وکاد دخل علی شباب فی ربه
 ملأ العین وحیة تشکودم الاخون وطرف قد اشرب ماء الرا فدين ولقین من البر
 بما زدت فی الجناء الشرح حتی تهر اهو یعنی میں نے منسی نکلیا نکلی لگا آتری اللباس العین دم لائح
 صبح خالص الحمرة ووا معروف ہی طرف چشم اشرب خوب بلا گیا یعنی خوب بہر گیا رافدین جلد اور فرات
 یعنی اوسکی آنکھ اتنی بڑی تھی کہ اوس میں جلد اور فرات کا پانی بہر اہوتا تھا المعنی اور جب میں نے منسی نکلی لگا
 تو ایک جوان آیا کہ اوسکا لباس نہ رین تھا اور سرخ دائرہ ہی تھی اور بڑی بڑی آنکھیں تھیں اور جب قدر میں فی اوسکو دیا
 اوسکی بدلی مجھسی ملا تو اس صورت سی فی الجنا العین کا متعلق ہی اور من البر ما زدت کا بیلین ہی اس کلام میں تعقید
 بی لطف ہی۔ ثم قال طعننا تريد فقلت ای والله فقال انصب رائدك ولا ضل قاشدك
 فتی عزمت قلت غداة غد فقال صباح الله لا صبحنا اطلاق وطریر الوصل لا طیر الفراق فاین یل
 الشرح الطعن السفر والخروج ائی یعنی مان الا انصاب سرسبز اور سرسبز زار ہونا رائد وہ شخص کہ واسطی در
 اور فرات ہی سامان کی فرو گاہ پر پہلی پہیچا جامی قائد جو کہینچ کر بجای یعنی راہ پر المعنی اور کہ کیا سفر کا ارادہ
 میں فی کہا خدا کی قسم مان تو کہا کہ تیرا رائد سرسبز ہو جو اور تیرا راہبر راہ گمراہ ہو جو یہ کہ ارادہ ہی میں فی کہا یرون
 تو یہ شعر کہا اللہ کی صبح ہی نہ صبح جانی کی فال وصل کی ہی بخدا کی کہ کہر کہا نکا ارادہ تو فقلت الوطن میں کہا وطن کا
 فقال بلغت الوطن وقضيت الوطر الشرح الوطر الحاجة المعنی تو کہا کہ اپنی وطن پہنچا اور جو حاجت ہو
 کا سیاب ہو فتی العود قلت القابل پھر کہ آنا ہو گا میں فی کہا سال آمندہ۔ فقال طویت الربط
 وثبتت الخیط الربط بہت نرم کپڑا المعنی کہا سال بیا سہل گئے کہ تم تہاں بیٹھا جاتا ہی اور ہاگاساں ٹا جاتا ہو
 فاین انت من الکرم یعنی کرم کیون نہیں کرتا ہی۔ فقلت بحیث اردت میں فی کہا جب تیرا
 ارادہ ہو۔ فقال اذا رجعت الله سالما فاستصحب لي عدواني برودة صدیق من بخار
 الصفر يد عوالی الکفر ویرقص علی الظفر کد ارة العین یحط ثقل الدین وینافق بوجہین
 الشرح البردة چادر النجار الاصل المعنی تو کہا کہ اللہ جب تجکو صحیح و سالم لائی تو میری لپی ایک شمن
 اپنی ساتھ لانا جسکا لباس دوستی کا ہی اور جسکی اصل زرد ہی اور جو کفر بلاتا ہی اور ناخن پر ناچتا ہے
 یعنی پڑھا جاتا ہی اصل اوسکی مٹی ملی ہوئی دین کا بوجہ و تار تار ہی اور دونوں طرف منافی ہی یعنی اوپر
 اچھا اور اوپر ہی اچھا معلوم ہوتا ہی اور حدیث شریف میں ارادہی کہ جو شخص ایسا ہو کہ شخص کی بونف

تو ہر شخص کو اچھا معلوم ہو گا سن یا تہی ہو لا، بوجہ دیا تے ہو لا، بوجہ —

قال عیسیٰ بن ہشام فعلت انہ یلقسح ینا کرا فقلت لہ ذلک نقداً ومثلہ وعدا عیسیٰ نے کہا میں نے جان لیا کہ یہ دینار مانگتا ہی تو میں نے کہا یہ تو نقد حاضر ہی اور مانتی ہی کا وعدہ بھی ہے۔
فانشأ یقول تو یہ شعر کہنی لگا **رأیك فیما خطبت علا** لازلت للمکرمات اہلا
المعنی جو تجھ کو خطاب کیا گیا او سمین تیری راہی عالی ہی اور تو ہمیشہ بزرگیوں کی قابل مرید گ

صلبت عوداً ودمت جوداً	وطلت فرعاً و طبت اصلاً
-----------------------	------------------------

تیری ذات مضبوطی اور تیری بخشش ہمیشہ رہی اور تیری نسل دراز رہی کیونکہ تیری اصل پاک ہے

التستطیع العطاء حکماً	ولا اطیق السؤل ثقیلاً
-----------------------	-----------------------

بیشک تو عطا کی تحمل کی طاقت رکھتا ہے اور میں سوال کا بوجہ اٹھا نہیں سکتا ہوں۔

قصرت عن منتهاک ظناً	وطلت عما ظننت فعلاً
---------------------	---------------------

تیری انتہائی رتبہ سے میرا گمان قاصر ہے اور جس قدر میرا گمان ہے اوس سے زیادہ تیرا کام ہے

یا جمۃ الدھر والمعالی	لا لقی الدھر منك ثقلًا
-----------------------	------------------------

اجتہد جمع الماء اشکل ونا عورت کا اوسکی بچی پر المعنی ای زمانہ اور بزرگیوں کی جمع زمانہ تجھ کو نہ روٹی تو زور ہے

قال عیسیٰ بن ہشام فقلت لہ ینار وقلت این منبت لہذا الفضل قال اغتنی قولیش ومہد لی یلڑ

فی بطحا تھا عیسیٰ نے کہا میں نے اوس کو دینا دیا اور کہا یہ فضل کہاں پیدا ہوا کہا قریش میں میرا نواسی ہے

پیدائش اور بطحا و شرب میں پرورش ہے۔ فقال بعض من حضر الست ابا الفتح الاسکندر

تو ایک شخص نے جو حاضر تھا کہا کہ کیا تو ابو الفتح اسکندری نہیں ہی۔ الموارک بالعراق تطوافی

الاسواق مکد یا بلاء ملاق الشرح اگر کہ خیر ہونا اور سختی اوٹھانا الاملاق مغلسی المعنی

کیا میں نے تجھ کو عراق کی بازار میں بہرہ ہوا مغلسی کی تکلیف اوٹھانا ہوا نہیں کیا فانشأ یقول تب یہ شعر کہے

ان لله عبید	اخذ والعمر خلیطاً	فہم عیسون اعراباً	ویضحون نبیطاً
-------------	-------------------	-------------------	---------------

یعنی اللہ کے بہت بندہ ایسے ہیں کہ عمر بھر ملے جئے رہے شام کی وقت عرب اور صبح نبطی

المقامۃ الخامسة

حد ثنا عیسیٰ بن ہشام قال کنت وانا فقی السن اشدر جلی لكل عمایۃ وارکض

طرفی الی کل غوایتحتی شربت العمر ساقی و لبست الدهر سابعنه
 الشرح التعانی بنیانی کار بیوده اکثر اونیث دوڑانا السانغ خوشگوار السانغ کامل المعنی عیسیٰ فی کما
 میں اپنی جوانی میں ہر کام بیودہ پراونٹنی کستانہا اور یہ گمراہی پرانگندہ دوڑانا تھا کہ اپنی عمر بھر صرف کرچکا
 اور ایک زمانہ کامل برت چکا۔ فلما صاح النهار بجانب لیل وجعت للسعاد ذیل وطشت ظہر
 المریضة لاداء المفروضة وصحبني فی الطريق رفیق لوانکرہ من سوء الشرح الرضیة
 والریاضة مشقت اور محنت میں ڈالنا اور مرضہ وہ کہ مشقت میں ڈال گئی ہو المعنی جب میری عمر
 دن تمام ہوئی لگی اور میں آخرت کی تیاری کی تو اپنی اونٹنی پر اداسی حج فرض کی لی سوز رہا اور راستی میں ایک
 شخص میری ساتھ ہو گیا کہ او سمین کچھ بُرائی نپائی تو اسکا زکمر سکا۔ فلما تجالینا و خبرنا بحالینا
 سفرت القصة عن اصل کونی ومذهب صوفی الشرح السفر الظہور المعنی جب ہم
 آپس میں ملی اور اپنا اپنا حال بیان کیا تو ظاہر ہوا کہ وہ کونی ہی اور اسکا مذہب صوفی ہی۔ و سرنا
 فلما حللنا الکوفة ملنا الی دارة دخلناها وقد بقل وجهه النهار اخضر جانبہ
 ولما اغتمض جفن اللیل وطرشاربہ قمع علینا الباب اور ہم چلی اور کونی میں آئی تو اس کے
 گہر کی طرف موڑی اور او سمین داخل ہوئی اور اندر میرا ہونی لگا اور سیاہی لگی اور رات تاریک ہوئی اور
 تاریکی غالب ہو گئی تو ہمارا دروازہ کھڑکڑایا گیا فقلنا من المنتاب فقال وفدا اللیل وبریدہ
 وفل الجوع وطریدہ وحر قاده الضرو الزمن المریض وطرہ خفیف وضالته
 رغیف وجار يستعدی علی الجوع والجیب المرقوع وغریب او قدت النار فی
 اثرہ ونجم العواء علی سفرہ ونبذت خلفه الحصات وکشت بعدہ العرصات فضو
 طلیح وعیشہ تدیرخ ومن دون فرخہم ہا مہ فی الشرح المتاب من الانتیاب بار بار اگر بیان
 آئی والا امرادی الوفہ دھان البرید القاصد الفل المہزوم الطریط المظروود الرغیف روٹی چاتی الاستعداد وطلب العبادة
 التباح کئی کا ہو کما العواجو عوینی ہو کئے والا انضوا واث وبلای طلیح درما ندہ التبرج شدہ الامر ہما جمع صہ صحر
 القیح جمع افیج واسعد اور صاحب قاموس نے اسکو اجون داوی لکھا ہے المعنی تو میں نے کہا کون آیا ہے
 کہ رات کا دھان اور رات کا قاصد اور بھوک کا تہکا یا ہوا اور تہکا یا ہوا اور اثرات کہ سختی اور زمانے کی سختی
 کہ بیچ لائی ہے اور ایسا دھان ہے کہ اسکی حاجت بہت کم ہے کہ روٹی ہو نہ پتا ہی اور بھوک پر اور پیٹ پر کچھ نہ دیکھا

اور ایسا مسافر ہی کہ اوسکی بھیجی آگ جلائی گئی ہی اور اوسکی مسافت پر گنتی بہونکی اور اوسکی بھیجی تہہ پہن گئی
 اور تہہ روئی گئی اونٹ اوسکا واندہ ہی زندگی اوسکی شواہی اور اوسکی بچون کی در میان بڑی بڑی جنگل ہیں
 قال عیسی بن ہشام فقبضت من کیسی قبضة اللیث بلا حرث وبعثتها الیہ قلت
 زدنا سوا لا نزدک نوالا الشرح اللیث شیر الکرت سستی المعنی عیسی کہتا ہی کہ میں نے
 بہت جلد اپنی ہمایانی پر شیر کا سانچہ ہرا اور اوسکی پاس بھیج دیا اور کہا اور مانگ اور دینگے۔

فقال ما عرض عرف العود علی احر من نار الجود ولا لقی وفد اللہ باحسن من برید الشکر
 ومن ملک الفضل فلیواس فلن یذهب العرف بین اللہ والناس الشرح المواسات
 غمخواری کرنا المعنی کہنا بخشش زیادہ عود کی خوشبو کا لہنی کی لہی کوئی آگ نہیں ہی اور قاصر شکر سے
 بہتر احسان کا کوئی ملاقاتی و همان نہیں ہی اور جو فضل کی مالک ہیں وہ چاہی کہ غمخواری کریں اور احسان اللہ
 اور لوگوں کی در میان ضایع نہیں جاتا ہی۔ واما انت فحقق اللہ آساک وجعل الید العلیا لک
 الشرح الامال جمع اہل امید اور حدیث شریف میں ہی الید العلیا خیر من الید السفلی یعنی ہاتھ
 دینی والا اوپر ہوتا ہی اور لینی والا نیچے المعنی المدیری آرزو میں بر لائے کہ تیرا ہاتھ بلند کیا ہی۔
 قال عیسی بن ہشام ففتحنا الباب وقلنا ادخل فدخل فاذا هو واللہ شیخنا ابو الفتح
 الاسکندر ہی فقلت یا ابا الفتح اشد ما بلغت منك الخصاصہ وهذا الزمی خاصہ
 فبتسم وانشأ یقول ابیات عیسی فی کہا ہمیں دروازہ کہولہ یا اور کہا آؤ وہ یا تو قسم خیمہ کی ہمارا شیخ
 ابو الفتح اسکندر ہی ہی میں نے کہا ای ابو الفتح کیا تجھ کو بہت سخت ہو گئی تھی اور یہ لباس تو تیرا خاصہ ہی تب
 ہنس کر یہ ابیات کہی۔ لا یغزن فاعلاتن ناک الذی مفاعلن انا فیہ مفاعیلن من الطالب مفاعلن
 انا فی ثم مفاعیلن و لا تشق مفاعلن ق لها بر مفعولن دة الطرب مفاعلن انا الوشی مفاعیلن
 ات لا تحذ مفاعلن ت سقوفا مفعولن من الذہب مفاعلن یعنی مفاعیلن مفاعلن و دوبار
 مفاعلن کا فاعلاتن اور مفاعلن مفعولن ہی ہی مخرج مریع ہی المعنی جس حال میں میں ہوں اوس سے
 تو ہو گا کہہ نا اور میری بیان الیسی تو نگری ہی کہ خوشی سی کپڑی پہنی جاتی ہیں اگر میں چاہوں تو سونے کی چپت پہنوں
 التفسیر قولہ صاح النہار بجانب لیل یعنی الشیب ظہر فی الجبیتی یعنی میری داڑھی میں سفیدی آگئی
 قال الفرزدق والشیب یمض فی الشباب کانہ لیل یصیح بجانبہ نہاثر

فریق کا قول ہی بڑا پاجوانی میں آیا گویا رات کی دونوں طرف دن نکلنے لگا۔ المروضۃ الناقضہ رضت
عن صعوبۃ جواوثنی کہ سخت محنت میں تھی۔ و اراد بالمفروضۃ الحجۃ اور مفروضہ سی حج مراد ہے
و قولہ تجالینا ای جلا کل۔ اجد منا نفسہ علی صاحبہ۔ اسکا ترجمہ اوپر کے مقامی میں گذرا
و اما قولہ قد بقل وجه النہار ای ظہر سواد اللیل فیہ یعنی دن میں رات کی تاریکی آتی لگے
و قولہ اخضر جانبہ ای اسوق یعنی اندھیری لگتی۔ قال اللہ تعالیٰ مدہا متان ای خضر او تان
من الری یعنی سواد العراق سواد الکذۃ خضرۃ حتی انھم لیسمون الاسوق اصفر اسد رقی
فرمانہا ہی مدہا متان یعنی سرسبز سی ہری ہیں اور سواد العراق کو بھی سواد او سکی سرسبز سی کہتی ہیں چنانچہ ہوگا
اصفر نام ہی۔ قال الاعشی ۛ تلك خيل منها لو تلاك ركابی ۛ ہن صفراء اولادھا كالزبيب
یہ میری گھوڑی اور میری اونٹ زرد اولاد لائیں گے مانند کشمش کے ہی بی بطف شعر کمنہا اعشی کا ہنر ہے۔
و قولہ اغتض جفن اللیل فصعناہ ان اللیل کان مظلم و معنی طریشا رہے اسی بدت
اوائل سوادہ یعنی رات اندھیری تھی اور تاریکی شروع تھی و اما قولہ فل الجوع و طریدہ فالفل ما ہز
یقال رجل فل و قوم فل و الطریدہ ما طرد و اذا ولد للرجل ثنان فالاول طرید الثنان
اسی فل ہریت الہی ہریت الی کو جیل فل و قوم فل کہتی ہیں و طریدہ کہ نکال لایا جب ایک شخص کو بھیجی ہوں او ان فی کا
طریدہ کہلاتا ہی۔ و قولہ وضالۃ رخیف لمریۃ انه ضل لہ رخیف لکنہ عبر عن ان یطلب رخیفا
یعنی یہ مرو نہیں ہی کہ روٹی کو ٹوٹی بلکہ یہی کہ وہ روٹی مانگتا ہی۔ و اما قولہ یستعدی علی الحجج و
الحجیب المرفوع فانه عبر عن العری و العرب تنص بذلك الحجب حتی انہم ليقولون ہوا
فقی الحجب ای طاهر الحجب اس قول ہی بہ تنگی مراد ہی اور عرب حجب کا لفظ خاص بولتی ہیں چنانچہ
پاک حجب یعنی پاک گریبان جیسا یہاں پاک و امن بولتے ہیں۔ قال الشاعر ۛ

قد یدرک الشرف العقی و درلہ	خلق و حجب قیصر مرفوع
----------------------------	----------------------

المعنی جو نامزد شرف کا اور اک کبر نامی پراو سکی چادر پڑانی ہی اور قیصر کا گریبان پونہ لگا ہوا ہے۔
و اما قولہ غریبا و قد التفتہ اثرہ فان العرب کانہ تقول اذا اغترب الرجل فافقد الخلفۃ اثرہ
لہی حج او جب کوئی سفر کو جاتا ہی پراو سکی چھپی لگ جلاتی ہیں عرب کہتی ہیں کہ یہ پھر نہ آئیگا۔ قال الشاعر ۛ

التار موفدۃ علی سفیرہ	و النایح العواقب اشرہ
-----------------------	-----------------------

شاعر کا شعر ہے اوسکی سفر پر آگ جلائی گئی ہے اور اوسکے پیچھے کتے بھونکتے ہیں۔

لا تحل العین التي سعدت | بذها به ابدًا بختضه

اور جو آنکھ اوسکے جانے سے سعادتمند ہوئی ہے کبھی اوسکے آنے سے سرملگن نہ ہوے۔
 واما قوله نضوه طليم فالنضو البعير المحزول والطليم المتعب يقال طلم يطلم نضوه وذل او نط
 اور طلمج تھکا ہوا قال الاعشى واشتکى لاعياء منه وطلم عاجزی کی شکایت کی اور تھک گیا
 واما قوله عيشه تدرج فعنائه جهد يقال تدرج به الامر ای جھدہ جب کوئی کام سخت ہو تو
 برج به الامر کرتی ہیں۔ واما قوله من دون فرخه مهامة افيم فجمع افيم وهو الواسع فيح کے
 معنی واسع وکشادہ ہیں۔ واما قوله قبضه الليث فعنائه باطراف الاصابع وذلك ان
 الليث اذا مشى جمع الاثر فيقبضته یعنی شیر جب چلتا ہی تو اپنی پنجی سے مٹی او کھڑکراوڑا تا ہوا چلتا ہے۔

المقامة السادسة

حدثنا عيسى بن هشام قال طرحني النوى مطارحاً حتى اوطنت جرجان الاقصى فاستظهر
 على الايام مضيا عاجلت فيها يد العمارة واما مال وقفها على التجارة وحاكوت جعلته
 مثابة ورفقة اتخذت مصحابة وجعلت للذرا حاشيتي النهار والمحاكوت ما بينهما
 الشرح الطرح دور پہینکا النوى البعد اسکا سونٹ استعمال ہونا بی وجہ ہی مطارح منازل بعیدہ الاستظہار
 الاستعانة تضیاع جمع ضیعة اسباب الالاجالہ جولان دن جاکوت وکان مثابة مرجع دیوانخانہ المعنى
 عیسیٰ بنی کہا کہ مجھ کو جدائی وطن فی منازل بعیدہ پر پہینکا کہ پر لی جرجان کو میں فی اپنا وطن بنایا اور اوس آل
 مجبور مدد ملی کہ عمارت میں خرچ کرنا تھا اور تجارت میں لگا کر کہا تھا اور ایک کان کو اپنا دیوانخانہ بنایا تھا اور رفیقو
 اپنی صحبت کی بی ٹھہرایا تھا اور گھر میں صبح وشام رہتا تھا اور باقی دن دکان میں گزارتا تھا۔
 فجلسنا يوما نتذكر الشعر الشعراء وتلقا أنا شاب قد جلس غير بعيد ينصت وكانه
 يفهم ويسكت وكانه يقدم حتى اذا مال الكلام بنا ميله وجرا الجدل فينا ذيله
 الشرح تلقا منصوب ہی کہ طرف ہی یعنی ہماری روبرو غیر بعید تھوڑی دو نشست سکت المعنى
 اور ایک دن ہم بیٹھی ہوئی شعر اور شاعر کا ذکر کر رہی تھی اور ہماری سامنی تھوڑی دور ایک جوان چپ
 بیٹھا تھا گویا سمجھ رہا ہی اور آگے بڑھنا چاہتا ہے یہاں تک کہ کلام بڑھ گیا اور بحث دراز ہو گئی

قال وافقتم عذيقه واصبتم جذيله ولوشئت للفظت وافضت ولواردت لسردت
 واوردت ولجلوت الحق في معرض بيان ينزل العصم وليجمع الصم الشرح العرق
 خوشه كجور يا خوشه انكوار الجذل درخت کی پتی اور ڈالیاں جھڑ کر جو فقط تنہ رہا تا ہی الجذیل وہ چوٹی لکڑی
 جس سے پشت کجائی جائی اس کے دو پستین وغیرہ میں پوتہ لگانا اور بات اچھی طرح کرنا العصم العرق الصم
 بہر المعنی صرف الفاظ کو جمع کر دینا لطافت نہیں ہے تو وہ بولا کہ تمہی کلام کا خوشہ اور اس کا سوکھا
 تنہ پالیا اگر میں چاہوں تو فیض دیکھتا اور نثر اور نظم لاسکتا ہوں اور حق ایسی طور بیان کروں کہ پسینہ بجائی اور بڑھائی
 فقلت یا فاضل ادن فقد منیت وهاک فقد امنیت فدنا وقال سلونی اُجبکم واستمعوا
 اُجبکم الشرح التمنیہ آرزو دلانا انسان کی معنی ایمان مناسب نہیں ہیں جہزم اُجب واجب و اُجب اسلی ہی کہ
 امر کی جواب میں ہیں المعنی تو میں نے کہا امی فاضل پاس آؤ کہ تو نے آرزو دلائی پاس آیا اور کہنے سے
 پوچھو جواب دے گا اور میرا کہنا سنو تم کو پسند آئیگا۔ قلنا فما نقول فی امرئ القیس قال هو اول
 من وقف بالدار عرصا تھا و اعتدی والطیر فی وکناتھا و وصف الخیل بصفاتھا ولم یقل
 الشعر کاسبا ولم یجد القول راغبا ففضل من تفق الخیل لسانه وتفتج الرغبة بیا نه
 الشرح الاعتداء بہت سویری نکلنا آؤ کہتے کہو سلا الاجادۃ کام حید اور بہتر کرنا الفتق ضد الرق
 کہو نہ پہاڑ زبان کلجاری نامزد ہی الخیل تفق کافاعل ہی اور لسانہ اس کا مفعول اور الرغبة نتیجہ کا مفعول اور بیا نہ
 امرء القیس کنہی صاحب حلقہ ہی المعنی ہم نے کہا تو امرء القیس کو کیا کہتا ہی کہما وہ سب میں اول ہے
 جو فن شاعری اور اس کی میدان سے واقف ہو اور ابھی اور سب نے یہ فن شروع کیا تھا کہ وہ سب سے پہلی یہ کام
 کرنی لگاتھا اپنی گھوڑی کی اوصاف بیان کی اور فن شعر کسب نہیں کیا اور رغبت سے کلام درست نہیں کیا
 جس کی زبان جاری ہی اور او کی بیان پر رغبت ہوتی ہی اون سب پر فائق ہی۔ امرء القیس کا یہ شعر ہی
 وقد اعتدی الطیر فی کناتھا بمنجر وقید الاوابہ یکل مکر متفرق میل بدیر معانہ کجود مسخر خطہ اسیل ترعل *
 قلنا فاقول فی المنابعه قال ینسب اذا عشق وینتلب اذا حق ویدج اذا رغب وبعث اذا اذا
 رهب فلا یرمی الا صائبا الشرح التلب اللوم اتحق غصہ کرنا اگر بہتہ ڈرنا المعنی ہم نے کہا
 مانبعہ کو کیا کہتا ہی کہما عشق میں اپنا نسب بیان کرنا ہی اور خفگی میں ہلاکت کرنا ہی اور رغبت میں مرج کرنا ہی
 اور خوف کی وقت معذرت کرنی لگنا ہی اور نشانی پر تیر لگنا ہی۔ قلنا فما نقول فی طرفه قال

هو ماء الاشعار وطینہا و اکثر القوافی و مدینتہا مات و لما تظہر اسرار فائتہ و لم تطلع اعلیٰ
 خزانہ الشرح ما واد طین ہی آدم کی پیدائش ہی یہ بجای اصل کی قرار دیجانی ہی المعنی ہمنی کہتا تو
 طرہ کو کیا کہتا ہی بولادہ شعر کی اصل ہی اور قافی کا خزانہ اور شہری اندا و سکی فینی نظام ہو سکتی ہیں اور نواسکے
 خزانہ بر طلاع ہو سکتی ہی۔ قلنا فما نقول فی زحید قال یذیب الشعر و الشعر یدیبہ و یدعو
 القول و السحر یجیبہ ہمنی کہتا نہیر کو کیا کہتا ہی کہا وہ شعر کو گاتا ہی یعنی جیسی ہونا گا اگر زیور و غیرہ درست
 بنائی ہیں اس طرح وہ شعر درست کرتا ہی اور شعر کیا کہتا ہی کہ سحر حاضر ہوتا ہی یہ نہیر بن ابی سلمیٰ صاحب حلقہ ہے
 قلنا فما نقول فی جریر و الفرزدق ایہما اسبق قال جریر انا شعر او غزل بجا و احسن نثر او الفرزدق
 امن صخر او اکثر فخر او جریر او جمع مجھ و اشرف قوما و اسرف لوما و اکثر و ما و الفرزدق
 اکبر و زنا و اگر م قوما و جریر اذا نسب اشجی و اذا ثلب لردی و اذا مدح اسنی و الفرزدق اذا
 افتخر اجری و اذا احقر ازدی و اذا اوصفا و فی الشرح التناہ معرفہ الشرف الغفلة اشجی و الغم
 الازر و عیب لگانا المعنی ہمنی کہتا تو جریر اور فرزدق کو کیا کہتا ہی کہما جریر کی شعر نرم ہیں اور وہ گہرا دریا ہے
 اور اسکی شراحت ہی اور فرزدق بہاری پہری اور بہت فخر و الابی اور جریر جو جویں و دستار و قوم کا اشراف
 است کرنی میں غافل ہی اور فرزدق بھاری بھر کم ہی اور قوم میں کرم و الابی اور جریر بنسب بیان کرتا ہے
 و ممکن کرتا ہی او جب ملاست کرتا ہی تو تباہ کر دیتا ہی اور جب مدح کرتا ہی تو رفعت دیتا ہی اور فرزدق فخر کرتی
 جری ہی اور سیکو حقیر کرتا ہی تو عیب لگانا ہی اور وصف کرتا ہی تو پورا کرتا ہی۔ قلنا فما نقول فی
 الحدیث من الشعر و المتقدمین منہم قال المتقدمون اشرف لفظا و اکثر فی المعانی
 حظا و المتأخرون الطغ صناعا و ارق نسجا المعنی ہمنی کہتا ہے اور پورانے شاعر و ن کو
 نو کیا کہتا ہی پورانے شاعر و ن کی الفاظ اشرف ہیں اور معانی میں فائدہ بہت بخشی ہیں اور متاخرین
 صنایع اور بدایع بہت ہیں۔ قلنا فلو اريت من اخبارك و رويت من اشعارك
 ہمنی کہتا اپنا حال بیان کرو اور اپنی شعر پڑھو۔ قال خذہما فی معرض واحد کہا ایک ہی

عرض میں و نون کا بیان ہے۔ و انشاء یقول

ممتطیا فی الضمیر امرا

ملاقیہا صر و فاحمرا

امات و فی العشی طمرا

منطویا علی اللیالی عنمرا

المعنی تم دیکھ رہی ہو کہ میں جاؤں یعنی ہوئی ہو ضرر اور آخرت کا مکر نہ بن کر مانی کی سختی یعنی اپنی جان کر گزشتہ شوال میں

اقصى امانی طلوع الشکر نقد عینا فی الامان دھرا

الشرح اشعری ستارہ سعدی للمعنی میری بڑی آرزو شعر کا طلوع ہی کہ ایک زمانہ اپنی آرزو میں تکلیف دہ تھا

وكان هذا الحرا على قدرا وضاء هذا الوجه اعلی سعرا

اور میری دعا عینت رہی اور اس کی آبر و بھاری قیمت والی ہے۔

ضربت للسر و قبا با خضرا فی دار دارا و اوان کسک

دارا کے ملک میں اور کسری کے زمانے میں میں نے سرو کے سبز خیمے بنائے تھے۔

فانقلب الدهر لبطن ظهرا وعاد عرف العیش عندی نکرا

اب زمانہ اوندا یا ہو گیا اور عیش معلوم نامعلوم ہو گیا۔

لم یبق من و فوی الا ذکر ا شوالی الیوم مہلم جرا

میری مال کا اب ذکر ہی رہ گیا اور آج تک یہی حال ہے۔

لولا عجوز لی بسر مرا و افخ دون جبال بصری

قد جلب الدهر الیهم صبرا قتلت یاسا دة نفسی صبرا

کاش ستر من رآی میں میری بڑھیا نہ توئی اور بصر کے پہاڑوں سے دیر سے میرے چہنچہ
کہ اونکو زمانے نے ضرر پہنچایا ہے تو کامی سردار میں صبر کرتا اپنی جان مارتا۔

قال عیسی بن ہشام فتلنا ما تاح واعرض عثا وراح وجعلت اتقند واثبتہ و انکرہ
وکانی اعرفہ عیسی فی کہا جو اسکی تقدیر میں تھا ہم نے دیا اور پیچھے پھیری اور چلا اور میں اسکو جانچی لگا
کچھ پہچانا اور کچھ نہیں پہچانتا تھا۔ شو دلتی علیہ ثنا یا ہ سوا اسکی گلی دانٹوں فی جملہ دیا۔

وقلت الاسکندر ی واللہ فقد کان فارقتنا خشف و افا نانا جلفا و خضت علی اثرہ
ثم قبضت علی خصرة و قلت الست ابا الفتح المرزبانک فینا ولید ا و لبنت فینا من
عمرک سنین عدیدا فای عجوز لک بسر من رآی الشرح انخشف السرقة فی الحکمة

المعنی اور میں نے کہا کیا اسکندر ہی ہی کہ بہت جلد ہمسی جدا ہوا تھا اور اب مفلس ہو کر آیا اور
اسکے پیچھے چلا اور کہا کیا تو ابو الفتح نہیں ہے کہ برسوں تک جو ہم نے پرورش کیا ہے تو سر میں

میں تیری بڑھیا کہاں ہے — فضحک الی وقال ۵

ویحک هذا الزمان زور فلا یغترک الغرور

ہنس اور کہا شعر افسوس یہ زمانہ جوٹ کا ہی تو کسیکی دھوکے میں نہ آتا —

بروق و محرق و کل اطبق واسرق و طلق لمن تزور

لا تلتن حالة ولكن در باللیالی کما تدور

ایک حالت پرست ہو جیسا زمانہ پرتا ہی پرتی رہو

المقامة السابعة

حدثنا عیسی بن هشام قال بینا انا بدار السلام قافلا من البيت الحرام امیس میس
الرجل علی شاطئ الدجلة انا مل تراك الطرائف واقصى تلك الزخارف وانتهیت
الی حلقة رجال مزدحمین یلوی الطرب عنا قهقه ویشق الضحك اشده اقصم
شرح القول الرجوع الی غیر الشاطئ کناره الطرائف الطریف العجیب الزخرفه محسن الشئ
القصی تلاش کرنا الاشراق الشدق باجمہ المعنی عیسیٰ فی کہا بیت الحرام سی پرتا ہوا اور اسلام
میں آیا اور وجہ کی کناری اس طرح تبختر سی پرتا تھا کہ لنگڑا آہستہ آہستہ چلتا ہی وہاں کی عجائب اور
خصوصیت چیرن کو ڈھونڈتا ہوا انا مل سی ٹکیتا تھا اور ایک بیٹیر آیا کہ خوشی سی اپنی گردن میں ہلاتی تھی
اور ہنسی سی اونکی باچہ میں ہشتی تھیں — فسا قنی الحرص الی ما ساق قهقه حتی وتفت بمسمع
صوت الرجل دون مرأی وجهه لشدة الحمیة وفوط الرحمة — تو میں ہی حرص سے وہاں گیا
اور ایسی جگہ ٹھہرا ہوا کہ ایک شخص کی آواز آتی تھی اور ہجوم اور ازحام سے اوسکی صورت نہ کماٹی دیکھی
فاذا هو قراد یرقص قدہ ویضحک من عنده تو دیکھا کہ بندر والا بندر بچارہا ہی اور اوسکے
پاس جتنی آدمی ہیں ہنس رہی ہیں — فرقصت رقص البجح وسهرت سہیرا لا عرج
پھر میں ایسا کہ حرج والا اور لنگڑا چلتا ہے — فوق رقاب الناس یلفظنی عاتق هذه
السق ذالك یہ عبارت مربوط نہیں ہی مگر حاصل معنی یہ ہیں کہ بسبب بیٹری کی ایک کی گردن پرسی اوجا کہ
دوسری کی گردن پر گرتا تھا حتی افترشت لحیة رجلین وقعدت بعد لاین قد اشرفنی الجمل
برقہ وارہقنی المکلن بضیقہ الشرح الاشراق سانس وغیرہ گلی میں اگلنا اور اچھو ہونا تحمل

ان الفاظ کے
جمع کر کے
کیا فائدہ ہے
یہ بلا غرض ہے
یہ فصاحت ہے
یہ ہنسی اور تبختر ہے

القید المعنی آخر میں و شخصوں کی دائرہی فرش کر کی تھوڑی دور پر بیٹھ گیا اور وہاں ک گیا اور
 نکل نکلا تو تھوک کی کثرت سے جب کو اچھو آنے لگا اور مکان کی تنگی سے تکلیف ہوئی۔
 فلما فرغ القراء من شغلہ وانتقض المجلس عن اہلہ وقد کسا فی الدہش حلتہ
 لاری صور تہ المعنی جب بندر والا اپنی کام سی فارغ ہوا اور مجلس کے لوگ نکل گئی اور مجھ پر
 دہشت غالب ہو گئی میں اس کی حائل ہوا کہ اس کی صورت دیکھوں۔ فاذا هو واللہ ابو الفتح
 الاسکندری فقلت ما هذه الدناءة و یحک فانشأ يقول تو وہ قسم ہے خدا کی ہمارا شیخ
 ابو الفتح اسکندری ہے میں نے کہا یہ کیا دناءت و کمینگی ہے تو وہ یہ شعر کہنے لگا۔

الذنب للایام لالے	فاعتب على صرف الیالے
بالحق اذ رکت المنے	ورفلت فی حلل الجمال

الشرح الرغل التبختر المعنی ازمانی کا قصور ہے نہ میرا ہے نہ مرنے کی گردش
 خفگی کرو میں نے تو حماقت سے آرزو پائی اور جمال کے لباس میں اترتا پھرتا ہوں۔

المقامة الثامنة

حدثنا عیسی بن هشام قال لما قفلنا من الموصل وهمسنا بالمنزل وملكنا علینا
 القافلة واخذ منی الرجل والراحلة جربت الحشاشنة الی بعض تراها
 الشرح الحشاشنة بقیة الروح فی المرض فی جمع قرية المعنی عیسی کہتا ہی کہ موصل سے جب ہم
 اولٹی پیری اور گڑھا ارادہ کیا اور ایک قافلے میں ہلکے گمبیر اور کچا وہ اور اونٹ لی لیا تو میں فقط اپنی جان بیکر
 ایک گائون میں گیا۔ ومعی الاسکندری ابو الفتح فقلت این من الحیلہ نحن فقال
 یکفی الله وقمنا ودفعنا الی دار قد مات صاحبها وقامت نوادبها واحتفلت
 بقوم قد کوی الجرع فلو یحکم شقت الفجیعہ جیو بہم ونساء قد نثرن شعورهن یضربن
 صدورهن وشددن عقودهن یلطمن خدودهن الشرح التذبة والفتح مریحہ
 رونا الاحتفال الاجتماع الکی داغ دنیا اخرج الفزع بقراری واضطراب العقود جمع عقد یا کسر القلاو
 مار یعتقد الازار یعنی کمر بند پیکا ڈوپٹہ وغیرہ جس سی کمر باندہتی ہیں اللطم طمانچہ مارنا الخدود جمع خد
 کان المعنی اور ابو الفتح اسکندری میری ساتھ تہا میں نے کہا کہ کھانی کی لپی جیکہ کیا ہی کہا اسد کافی ہے

اور ہم اوشی اور ایک گہر پہنچی کہ اوسکا مالک مر گیا تھا اور روتی دالیا کٹری روتی تھیں اور مرد جمع
 کہ بیکاری سی اونکی دلیر داغ تھا اور روتی روتی اونکی گریبان چاک تھی اور عورتیں اپنی بال کھیری
 سینہ زنی کر رہی تھیں کمر باندھی ہوئی موندہ پیٹ رہی تھیں۔ فقال لا اسکندری ان لنا فی
 هذا السواد نخل فی هذا القطیع سنخله ودخل الدار بنظر الی المیت قد شدت یصا
 لی نقل وسخن ماء لیغسل وھن تآبوتہ لیجسل وخطت اثوابہ لیکن وحفر حفیر
 لیدفن الشرح سوا کی معنی یہاں ایک بقیعہ میں ہی النسخہ تخریفات القطیع ریوڑ اسنخلہ کبری کا بچہ
 الحفر میں کہو دنا المعنی اسکندری بولا کہ اس سرزمین میں ہمارا درخت امید ہی اور اس ریوڑ میں
 کبری کا بچہ ہاتھ لگیگا اور گرمین جا کر مردی کو دیکھا کہ لیجانی کی لیے ہاتھ باندھا ہی اور لانی کی لیے پانی گرم ہو رہا
 اور کنس سیاجا تا ہی اور قبر کمر رہی تھی۔ فلما رآہ الا اسکندری اخذ جلقہ وجس عرقہ
 وقال یا قوم اتقوا اللہ لا تدفونہ فھو حی وانما عرتہ بھتہ وعلتہ سکتہ وانما اسلمہ
 مفتوح العین بعد یومین الشرح الجلق ہونٹ جو بند نہ ہو سکیں المعنی اسکندری فی اوکو
 دیکھا کہ اوسکی ہونٹ بند کی اور اوسکی نبض دھیمی اور کہا ای لوگو اللہ سی ڈرو اسکو دفن نہ کرو کہ وہ زندہ
 اسپر ہوشی طاری ہوئی ہی اور سکتہ غالب ہی اور دودن کے بعد اسکی نگہیں کھلی گئیں تو سونپ وگا
 فقالوا من این ذلک فقال ان هذا الرجل اذا مات بردت استہ وهذا الرجل قد استہ فقلت
 انھن کل ادخل اصبغہ فی دبرہ وقالوا الامر علی ما ذکرک فافعلوا کما امر۔ المعنی
 وہ لوگ بولی کیونکر ہو سکیگا کہ جب آدمی مر تا ہی تو اوسکی مقعد سرد ہو جاتی ہی اور اوسکو جو میں نے
 ہاتھ لگایا تو معلوم ہوا کہ یہ زندہ ہی اب شخص اوسکی مقعد میں اونگلی کرنی لگا اور کہا جیسا کہتا ہی ویسا ہی
 جو یہ کہی سو کرو۔ وقام الا اسکندری الی المیت فذبح ثیابہ وقشر اھابہ ثم شدہ بعاشر
 وعلق علیہ تمائم والعقد الزیت واخلى له البیت وقال دعوه ولا تردعوه وان سمعتم
 له انینا فلا تجیبوہ الشرح القشر درخت کی چال چیلنا الا اب پوست التام جمع تمیمہ
 تعوید اللعق چاٹنا چٹانا الزیت تیل الردع المنع والزعیر الانین آواز نرم المعنی اسکندری اٹھا
 اور اوسکی کپڑی اتاری اور سب سامان نکالا اور عامہ باندھا اور تعوید لکائی اور تیل چٹایا اور مکان
 خالی کر دیا اور کہا کہ اوسکو اکیلا چھوڑ دو اور کسی بات سی مت روکو اور اوسکی آہٹ سنو تو جواب نہ دینا

شخرج من عنده وقد شاع الخبر وانتشروا بالبيت قد نشر واخذتنا المبار من كل ارض
 وانتالت الهدايا علينا من كل جار حتى ورم كيسنا فضة وتبرأ وامتلأ رحلنا اقطا
 وتمرا وجهدنا ان ننهب فرصة في الحرب فلم نجدها حتى حل الاجل لمضروب استنجز الوعد
 المكذوب - الشرح المبار جمع المبار حسان الانشال التوالى بي در پی واقع ہونا الاقط بنیر
 التبر فرست وکیننا قابو بایا الاستنجاز کسی چیز کا وقت آجانا المعنی پہراوسکی پاس سی باہر آیا او
 یہ خبر پہلی کہ مردی کو اوٹھایا اور ہر گھر سی ہمرا حسان ہونی لگا اور ہر محسایہ پی در پی سوغات دینی لگا
 چنانچہ سونی اور چاندی سی بہاری تھیلی ہر گئی اور پنیہ اور کجور سی بہاری خورجی ہر گئی اور ہم یہ قابو
 دیکھتی تھی کہ نکل بہا گین تو کچھ قابو نہ پایا یہاں تک کہ مدت مقررہ پوری ہو گئی اور وعدہ دروغ کا وقت گیا
 فقال لا سکندر ہی حل سمعتم هذا العلیل مرکز اور ایتیم سندھ من زافقاوا لا فقال ان لم یکن له
 صوت منذ فارقه فلم یحی بعد وقته دعوا الی غدا فانکم اذا سمعتم صوته امنتم موته
 شعر فونی لاحتمال فی علاجه واصلاح ما فسده من مزاجه فقالوا لا توخذ ذلک من غی
 فقال لا الشرح اگرکز بالکسر بہت ہلکی آواز افریوٹون سی اشارہ کرنا المعنی اباسکندر ہی
 پوچھا کہ اس بیمار کی کتنی کچھ آہٹ سنی اور اسکا کچھ اشارہ دیکھا وی بولی نہیں تو کہا کہ اس وقت سی کہ
 میں فی اسکو تنہا چوڑا اسکی آواز نہیں نکلی تو ابھی اسکا وقت نہیں آیا اسکو کل تک اور رہنی دو جب اسکی آواز
 نہوگی تو اسکی موت کا ڈر نہریگا پھر تم خبر کرنا کہ میں اسکی علاج میں اور اصلاح مزاج میں تدبیر کروں گا اونہون نے
 کہا کہ کل سی تاخیر نہو کہنا ہوگی - فلما ابشتم نغز الصبح وانتشر جناح الضوء فی افق الجوی جاء
 الرجال فواجوا والنساء ازواجاً وقالوا ینب ان تشفی هذا العلیل وتدع القال والقلیل
 الشرح الابسام روشن ہونا اور ظاہر ہونا اور دانتوں کا ہنسی میں کھلنا الشرح دانت المعنی جب صبح
 روشن ہوئی اور جو آسمان میں اوجا لاپیلا نمودگی فوج آئی اور عورتیں بھی مل ملکر پہنچیں اور کہا کہ واجب یہ ہے
 کہ بیمار کو شفا ہو وی اور یہ گفتگو ترک کرو - فقال لا سکندر ہی قوموا بنا الیہ نخرجہم القائم
 عن یدہ وحل العائم عن جسده وقال انیمق علی وجهہ فانیم نخرجہم عن یدہ علی رجلہ فاقیم
 نخرجہم حلوا عن یدہ فسقط راسا بحمد اللہ فقال لا سکندر ہی لا فوق الا بالی اللہ
 ثم طن بقیہ وقال ہومیت کیف احیہ الشرح الطن الموت المعنی اسکندر ہی بولاہیر

ساتھ اسکی پاس کثری ہوا اور اسکی ماتحت سی تعویذ کہوئی اور عامہ اوتارا اور کہا اسکو ٹاڈو تو کٹا دیا اور
 تھا کہ اوٹھاؤ دوٹھا دیا اور کہا کہ اسکی ہاتھ چوڑے و تھوڑے سر کی بل کر گیا اور اسکندری بولا لا قوۃ الا بالشد
 بہرہ مرحکا تھا کیا یہ تو مردہ ہی میں اسکو کیونکر جلاؤں — فاخذ الخف و ملکتہ الا کف
 و صار اذا رفعت عنہ يد وقعت علیہ يد اخری ثم تشاغلوا بتجهیز المیت و انسللت
 ہارین — المعنی اب او سپر جو تیان اور تپڑی لگی ایک ہاتھ وٹھتا تھا دوسرا پڑتا تھا اب وہ
 تجہیز تکفین میں لگی اور ہم کل بہلگے — حتی اتینا قریۃ علی شقیق و ادیت طرفہا و الماء یخیفہا
 و اهلہا مفتون لا یملکھم غمض اللیل من خوف السیل الشرح الشفیر کہ تھڑ
 طرفہ او عجیب ہونا و اتخیف من الخیف المیل و البحر انقض انکھ کا جسکنا المعنی کہ ایک گانو میں آئے
 جو جنگل کے کنارے پر نہایت عجیب تھا اور پانی اسکو گہیرا تھا اور وہاں کی لوگ روکی ڈرسی سوتی نہ تھے
 فقال لاسکندری یا قوم انا انکفیکم هذا الماء و معرۃ و ارد عن هذه القرية مضرتہ
 فاطیعونی ولا تبراوا امرادونی قالوا و ما امرک قال ذبحوا فی حجری هذا الماء بقرة
 صفراء و افضوا بی جارۃ عذراء و صلاوا خلفی رکعتین یثنی اللہ عنکم عنان الماء
 الی هذا الصحراء فان لم یثن الماء فدمی للمرء حلال الشرح الاقضاض عورت کو صحت کی
 بھیج دینا عذرا بکرہ المعنی اسکندری بولا ای لوگو میں اس بانی کی تکلیف کی یہی کافی ہوں اور اس کاٹو
 اسکا ضرر دور کرو و گا میری اطاعت کرو اور بغیر میری حکم کی کوئی کام نہ کرو و انہوں نے کہا کیا حکم ہی کہا اسے
 چشمی پر زرد گامی ذبح کرو ایک بکرہ لڑکی میری پاس بھیج دو اور میری ساتھ دو رکعت پڑھو اللہ بانی کو
 جنگل کی طرف پیروں گا ورنہ میرا خون حلال ہی — قال ففعلوا ذلک و ذبحوا البقرة و زوجوا
 البجاریۃ و قام الی الرکعتین یصلیہما و قال یا قوم احفظوا انفسکم لا یقع معکم فی
 القیام کبوفی الرکوع سہوف فی السجود ہفوف فی القراءة لغوف فی التسبیح زہوف متی سہونا
 خرج عملنا باطلا و ذهب املنا عطلا و اصبروا علی الرکعتین فساقتہما طویلة
 الشرح لا یقع صیغۃ واحد غائب انفق خطا نماز کی درازی کو مسافت تعبیر کرنا محاورہ نہیں المعنی
 عیسیٰ نے کہا انہوں نے یہی کیا ایک گامی ذبح کی اور ایک لڑکی اوس سی بیاد دی اور دو رکعت پڑھانے
 کھڑا ہوا اور کہا کہ ای لوگو خوب حفاظت کرنا کہ قیام اور رکوع میں سہو نہو اور سجدی میں اغزش نہو اور

پہننے میں خلل نہوا کر بھول جائیں گی تو ہمارا عمل باطل ہو جائیگا اور امید راہ گمان ہوگی اور خوب صبر کرنا کہ یہ دونوں نصرت
ہست و راز ہیں۔ و فام الی الکتہ الاولی فان نصب انتصابا یجذع حتی شکوا وجع الضلع
وسجد حتی ظنوا انه قد هجد ولم یسجدوا لرفع الرأس حتی کثر الجلاوس الشرح
الجزع الساریہ ستون اور کہم اضلع پسلی التجد و سونا المعنی اور پہلی کمر کی نیت باندھے
ایسا کہم کر کھڑا ہوا کہ گویا ستون کھڑا ہوا کہ کھڑی کھڑی اونکی پسلی و پر پلو میں درہ ہو گیا اور ایسا
سجدہ کیا کہ گمان ہوا کہ سو گیا اور وہ سر ہی اوٹھانے کے یہاں تک کہ تکبیر کر مکر پیشہا۔ شرعاً
الی السجدة الثانية و اوما الی فانسللناها ربین و ترکنا القوم ساجدين
لانسلم ما صنع الدهر به و انشاء ابو الفتح یقول المعنی بہر دوسری سجدہ میں
گیا اور مجبوا اشارہ کیا کہ ہم باگ نکلی اور اونکو سجدہ میں جھوڑا ستون معلوم نہیں کہ اونکا کیا حال ہے اور ابو الفتح یہ

لا یبعد الله مثله	و این مثلہ اینا	لله قلة قوم	فتحتها بالهوا اینا
اکملت خیر علیهم	و کلت ذورا و مینا	الشرح بعد یبعد از سمع یسمع الملائک الا یعاد	

الایہاک آہون آسانی و نرمی الاکتیاں اپنی لیے ما پکر لینا الکیل دوسری کو کچھ پاپ کر دینا اکتیاں
صلہ علی صحیح نہیں ہی المعنی اسد مجہ جیسی کو ہلاک نہ کری کہ مجہ جیسا کہ ان ملتہ ہی میں انوسی با الیہا او کو کو

المقامة التاسعة

حدثنا عیسی بن هشام قال کان یبلغنی من مقامات الاسکندر فی مقاماته
ما یصغی الی الفور ینتفض له العصفور یروی لنا من شعرة ما یمتج باجراء الهواء
رقة و ینفض عن او هام الکھنة دقة و انا اسئل الله تع بقاءه حتی الرنق لقاءه و العجب
من قعود هسته بحالته مع حسن التروقد ضرب الدهر شیونہ اسد ادا و نه
الشرح القور ہرن النفس و النفاض کبر اجمکنا بیان مراد پر جھاڑنا ہی الکھنتہ جمع کا ہن غیب گوہر اسد
جمع سد ہر وہ چیز کہ مانع اور روکنی والی ہو المعنی عیسی کہتا ہی کہ مجھکو اسکندر کی مقامات اور مقامات
ایسی پہنچتی تھی کہ ہرن بھی سننے لگتے اور پرند بھی پر جھاڑنے لگتے اور اوسکی ایسی شعر ہمارے ہیساں کی ہوتی
کہ اونکی پٹھنی سی ہو امین ہی رقت پیدا ہو وی اور کا ہنوں کی اوہام سی سبب وقت کی چشم پوشی کیجائے
میں اسد سی اوسکی بقا مانگتا ہوں کہ اوسکی ملاقات نصیب ہو وی یا وجود اوسکی حسن سامان کی اوسکی کشتی بہت

مکجوبت تعجب آہا ہی اور زانی نی اوسکو طرح طرح روکا ہی۔ وہلہ جزا الی ان اتفقتم لی حلجہ
بمحص فشیخت الیہ الخوص فی صحبۃ اقران کفجوم اللیل حلاسل کظھو الخیل فاخذنا
الطریق تنہب مسافتہ وفتناصل شافہ ولم نزل نقطع اسنخۃ الجیاد بتلات النجاد حۃ
ضمرن کالعصی ورجعن کالقسی ولاح لنا واد فی سفح جبل ذواکواثل کالغذاری بیسرحن
الضفاثر وینشرن الغداثر وملت الهاجرۃ بنا الیہا فنزلنا تغیر وبقو وریطنا الا فراس
یا لامراس وملتنا الی الناس الشرح ہم جز الفطی ترجمہ کہینچ تو کہینچنا ہی اور حاصل یہ ہی کہ ہمارا
یہ حال اوس وقت تک جاری رہا کہ محص کی جانب کی ضرورت ہوئی اھلاس جمع جلس اونٹ یا گھوڑی پر
جس چیز کی جھول ڈالتی ہیں اھلاس کظھو الخیل کی معنی درست نہیں ہو سکتی ہیں انتہا بلاستصال
لوٹنا اور سب لینا اسباقہ کنارہ الاسنۃ جمع سنام کو بان جیاد جمع جید النجاد جمع نجد زمین بلندہ الضمر بلایونا
العصی جمع عصا القسی جمع قوس السفع العرض الاواثل جھاو کی درخت السرح جدا جدا کرنا کہ لوٹنا الضفاثر
والغداثر میڈھیان اور چوٹی جو عورتیں اپنی بالوں کو گوندھتی ہیں الغولہ پست جامی میں جانا الامراس جمع
مرس سی الناس اونگہ یا اونگہنا المعنی اور اس شغل میں ہم جیتک رہی کہ محص کی جانبی کا اتفاق ہوا
اور وہاں جانب کی حرص نہ یادہ ہوئی تو چند یاروں کی ساتہ ٹھکا کہ گویا رات کی تاری ہیں اور ہم مسافت طے کر
ہوئی اوسکی صبر پہنچی اور اس زمین بلند میں اپنی اونٹنیاں ہلاک کرتی تھی تو ایسی وہلی ہو گئیں جیسی لاشیاں
یا کھانچیں شک ہوتی ہیں اور اس پہاڑ کی میدان میں ایک جھگڑا کہ حبسین جھاو کی ایسی گنجان درخت تھی کہ گویا
جوان لڑکیاں مینہ ہیان اور چوٹیاں کھولی ہوئی ہیں اور دوپہر کی وقت ہم وہاں گئی لوٹتی تھی اور غار میں چلی جاتی
اور گھوڑوں کی اگاڑی پھاڑی لگائی اور سونی لگے۔ فمارعنا الا صھیل الخیل ونظرت الی فکر
وقدارھف اذنیہ وطعم بعینہ یجد قوی الخبل بمشافہ و یجد خدا لارض بجوافرہ
ثم اضطربت الخیل فارسلت الابل وقطعت الحبال اخذت الجبال وطارت کل واحدنا
الی سلاحہ الشرح الروع ذرنا صھیل گھوڑیا ہنہنا الارماہ والرفھ تلوار کا تیز کرنا اور کان
تیز کرنا کھڑی کرنا الطع نگاہ تیز کرنا الخیال قطع المشافہ جمع مشفر ہونٹ انسان کی یا کسی حیوان کی الخیال زمین کو ہونا
الطیران حرکت پرند اب یہاں عام ہی المعنی اب گھوڑا ہونہنا لگا تو ہم ڈری اور میں نی اپنے
گھوڑی کو دیکھا کہ اوسنی اپنی کان کھڑی کی اور انگہ تیز کی اگاڑی اپنی ہونٹوں سی کاٹنی لگا اور س

زمین کو دنی لگا اور کوڑی اسی ہفتار ہوئی کہ پیشاب کر دیا اور گار مچا پٹی ٹھکرا کر ہار کی اہالی اور ہم سب نے اپنی مٹی سے
 فاذا السبع فی فرفة الموت قد طلع من غابة منتقنا فی اهابہ کا شرع انیابہ بطرف قد صلفا
 وانف قد حشی انفا وصدرا لا یبرحه القلب ولا یسکنه الرعب وقدنا خطب الله الشرح
 الکثیر کجلی ظاہر کرنا اصف غور آلائف سختی الخطب امر عظیم المعنی تو دیکھا کہ ایک درندہ موت کی لہاسن
 اپنی کمال میں بولا ہوا کچلیان کہلاتا ہوا جھکل سی آیا و سکی آنکھ میں غرور بہا ہوا تھا اور ناک بولا ہی ہوئی تھا
 اور او سکی سینہ زول میں رعب نہیں آسکتا ہی تو ہم بوب کہ قسم ہی خدا کی یہ بڑی مصیبت ہی —
 وتبادر الیہ من سرعان الرفقة ففی انصر الجملۃ فی بیت العرب یملا الدلو الی عقد الکرب
 بقلسا قہ قدر و سیف کل اثر و مملکت سورۃ الاسد فحانت ارض قد حتی سقط لیدہ فی
 الشرح الاثر جوہر شریف السورۃ الغلبۃ المعنی ہمارا ایک فبق اور ہر جگہ گلیا جان ہنر فام علی خاندان تھا
 گویا سختیوں کا ڈول بہا ہوا تھا او سکی دل کو تقدیر کہینچ لائی اور او سکی تلوار سب جوہر تہی پر شیر اور سپر غالب آیا
 یا بانون تلی کی زمین کل گئی اپنی منہ کی بل گرڑا — وتجاوز الاسد مصرعہ الی من کان معہ
 ودعا الحین اخاہ الی مثل ما دعاه فصار الیہ عقل الرعب یدیدہ فاخذ ارضہ
 وافتدس اللیث صدرہ لکنی رمیتہ بعامتی وشغلت فمدہ حتی حقنت دمہ وقام
 الفتی فوجاء بطنہ حتی هلك الفتی من خوفه والاسد للوجاءۃ فی جوفہ الشرح
 المصرع جای بچھڑنی کی التحین الموت العقل باند ہنا زمین پکڑنا محاورہ ہی اوس جگہ رہنی سی الا فترس ندیک
 کسی کو ہارنا الشغل روکنا التحقن حفاظت کرنا الوجاءۃ تہیڑ مارنا اور اس فقری کی ترکیب معنی بہت
 نہیں ہو سکتی ہیں المعنی اور شیر اوس جای سنی ٹھکراو سکی ہمارا ہی پر آیا کہ گویا موت فی اوسکو ہی اور ہتھی
 بولا یا شیر جب او سپر آیا تو گویا رعب سی ہاتھ بند گئی اور وہیں گر گیا اور شیر فی اوسکا سینہ چاک کیا پھرین فی آ
 حامی ہی اوسکو نہہ باندہ اور ہوتا ہوا اور بچوان جو کھڑا ہوا تو اوسکا پیٹ شیر فی ہار اوس سی ہلاک ہو گیا
 ونحسنا علی اثر الخیل فتالغنا منہا ما ثبت وتركنا ما افلت وعدنا الی الرفیق لیمجزہ

ولما حثونا الترب فوق رفیقنا	جزعنا ولكن ای ساعۃ فحنع
-----------------------------	-------------------------

الشرح فلت الشیء کہ ہو گئی کوئی چیز ہمزہ صحیح نہیں ہی المعنی اب گھوڑو نکلی سچی جلی جو رہا لیا اور
 جو گیا چوڑا ہوا اگر اوس رفیق کی تجیزہ و تکفین کی ترجمہ شعر جب ہم اپنی رفیق پر مٹی ڈال چکی تو بمقدار ہو

اور یہ ساعت کیسی پتھری کی تھی۔ وعدنا الی الفلأة وهبطنا بطنها حتی اذ اضمرت المنراد
ونفد الزاد وکاد یدمرکه الفقاد ولم نملک الذهاب ولا الرجوع وخفنا القتالین الظالمین والجمع
الشرح انما جمع من ذواته مشک المعنی اب ہم جنگل کی طرف پہری اور ایک میدان میں ٹھہری اور
مشکین ہانسی کو کہ گھنٹیں اور توشہ خرچ ہو گیا اور اولٹا پہرنی کی طاقت نہ رہی اور ڈری کہ ہوگی اور پیاسی نہ رہی
عن لنا فارس فصدنا صمداً وقصدنا قصده وملتاً بلغنا نزل عن حال فرسہ یفشل الارض
بشفطیه ویلقى التراب بیدیه وعمد فی من بین الجماعۃ فقبل رکابی ونظرت فاذا وجه
یبرق برق العارض المتهلل وفس متی ما ترق العین فیہ تسهل وعارض قد اخضر
وشارب قد طرو ساعد ملآن وقصب یان بخار ترکی وزی ملکی فقلت طحالک ابا لک
الشرح الصمد القصص النفس چائنا اور کرنا العارض ما عرض جرم من اجرام النور المتهلل روشن تابان
ترق اصل ترقی ترقی ماسی مجروم ہی انقصب کل نبات والکریان ترو تازہ آن سب جلون میں ربط نہیں ہی پہلے
اوسکا بیان پر گھوڑ و نکا وصف اور پہر اوسکا ذکر۔ المعنی تو ایک سوار ہماری سامنی آیا ہم اوسکی
طرف گئی ہماری پیاس آتی ہی گھوڑی سی اور ترا کہ ہونٹوں ہی مٹی چاٹتا تھا اور اگلی ہاتھوں سی مٹی اوڑھتا تھا
اور خاص میری پیاس آیا میری رکاب کو بوسہ دیا میں نے جو دیکھا تو اوسکا چہرہ بہت تابان و درخشان ہے
اور اوسکی گھوڑی کو جتنا غور سی دیکھا جائی تو بہت نرم ہی اور اوسکی داڑھی نچنی لگی اور سین ہلکی گھنٹی گھنٹی اور
بازو پر گوشت ہی اور سر کی بال سبز ہیں اور ترکی تراوی اور شامانہ لباس ہی میں نے کہا میری تیرا باپ تیرے بیان کیوں آیا
فقال انا عبد بعض الملوك هم من قتلی بجهنم فہمت علی وجہی الی حیث ترانی حارباً وشہدت
شواہد حالہ علی صدق مقالہ ثم قال انا الیوم عبدک و مالی مالک فقلت بشری لک و ملک
اذا اذ الی فناء و حب عیش رطب و هنا تنی الجماعۃ و جعل ی نظر فقتلنا الحاکم و یطلق
فقتلنا الفاعل والنفس تناجینی فیہ بالمحظور والشیطان من وراء الغور
الشرح ہم من قتل ہم عبارت درست نہیں ہی المناجات باہم خفیہ مشورہ کرنا انما جمع لفظ کا المعنی
کہا کہ میں کسی بادشاہ کا غلام ہوں اوسنی میری قتل کا ارادہ کیا تو میں حیران ہو بیان تک کہ تو دیکھتا ہی میں
بہاگ لرا یا ہوں اور محکوم اوسکی حال سی اوسکا صدق مقال معلوم ہوا اور کہا کہ آج سی میں تیرا غلام ہوں اور جو
سیر مال ہی تیرا مال ہی میں نے کہا خوش ہو کہ تیری پروردگار نے اس جابی کشادہ اور زندگی تازہ پر محکوم پہنچایا

اور لوگ مجھ مبارکباد دینی لگی اور دیکھتا تھا تو اس کی نگاہیں قتل کرتی تھیں اور بولتا تھا تو اس کی باتیں
فریفتہ کرتی تھیں اور دل میں بغل حرام کا وسوسہ آتا تھا اور شیطان تو دھوکے بازی کی در پی ہے
فقال یاسادۃ ان فی سفح هذا الجبل عینا وقد رکبتہ فلاحۃ عولاً فخذوا من ہناک الماء
فلوینا الاعداء الی حیث اشار وبلغناہ وقد صهرت الحاجرۃ الابدان و مرکب
الجناد بالعیدان فقال الاعداء یقیلون فی هذا الظل الرب علی هذا الماء العذب
الشیخ السادات السودۃ جمع سائد سوار السخ العرض العوراء وہ انکلمہ کہ بی نور یعنی وہ میدان کہ ویران ہو
انصہر دھوپ کے گرم ہونا انجذاب جمع جذب مٹھی العیدان جمع عود المعنی پہر کہا ای سردار اس پہاڑ
عرض میں چشمہ سی اور تم تو ایک چٹیل میدان میں اور تری ہو ویاں چلو پانی لو سو جہر اوسنی بتلایا مجھے
اودہرا سنی گھوڑکی باگ موڑی اور جب ہم ویاں پہنچی تو دھوپ سی دو پہر کی وقت بدن جل آوٹھے
اور مٹی میں بھی درختوں کو چمٹ گئیں تب بولا اس کشادہ سائی میں جو اس شیریں پانی پر ہی کیوں نہیں ہوتی ہو۔
فقلنا انت و ذاک فنزل عن حال فرس و فخی منطقہ و حل قوطقہ فما استرعنا
الابغلا لہ تفقر علی بدنہ فما شکلنا انہ خاصم الولدان و ترک الجنان و ہرب من
رضوان و عمد للسروج فخطھا والی الافراس فمشھا والی الامکنۃ فرشھا و قد حارت
الابصار فید و وقفت البصائر علیہ و و تدکل واحد منا شبقا و خشت فی اللفظ لہ
ملقا الشیخ المنطقۃ من النطاق کمر بند القوطقہ عرب کمرۃ الغلا لہ باریک کپڑا جو سب لباس کی نیچے
ہوتا ہی تھر جو چیتی کی کمال کی مانند ہوا لافکال ام مشکل ہونا شکلنا صحیح نہیں ہی اشکلنا درست ہی و لکہ ان جمع
ولد جنان جمع جتہ رضوان نام فرشتہ دار و نعتہ جنت الممش گھوڑیکا ملنا الشبق الشبقین معجم لغت ہی نہیں ہے
التخت نرمی کلام وغیرہ میں الملق التملق خوشامد کرنا المعنی ہم بولی تو بھی سورہ اپنی گھوڑی سی اور ترا
اور کمر گھولی اور کمرے او تارا اور صرف ایک باریک کپڑا رہی دیا تو یہی ظاہر ہوا کہ جنت کی لڑکون سی لڑکر
رضوان کی آنکھیں بچا کر بھاگ آ یا ہی اور گھوڑوں کی زین و تاروی اور اونکو ملا اور فرشتہ کیا سب لوگ اوسکو آنکھیں میں بھاگو
دیکھتی ہی اور ہر ایک کی گھوڑکی کی پیچھن گاڑیں اور خوشامد کی لمبی سب سی نرمی سے کلام کرتا تھا۔

فقلت یا فتی ما الطفک فی الخدمۃ و احسنک فی الجملة فالویل لمن فارقتہ و
طوبی لمن رافقتہ فکیف نشکر اللہ علی النعمۃ ہاک فقال ما استرونہ منی اکثر اتعجبکم

خفتی فی الخدمۃ فكيف اورا یتونی فی الوقعة اریکم من جذقی طرفنا الترداد وابی شغفا
 المعنی میں فی کہا کیا اچھا خبر شکار ہی کیسا خوبصورت ہی جس سی توجہ اہوا وہ بد نصیب اور جسکے
 پاس آیا وہ خوش نصیب آئینہ ہو جو غمت دی تو کیونکر شکر کریں کہا یہ خدمتگزار ہی میری دیکھ کر کھنکھو رہا
 اگر تم میرا لڑنا دیکھو گی تو کیا حال ہو گا میں تمکو اپنا ہنر ایسا عجیب دکھلاؤں کہ بہت ہی فریفتہ ہو جاؤ گے
 فقلنا هات فعمد لقوسا حلوا فوق سما فوماہ فی السماء واتبعہ بأخرفشقه فی الهواء
 وقال ساریکم نوعا اخر ثم عمد لکمانتی فاخذها والی فرسی فعلاها ورمی احدنا بسهم اثبتہ فی
 صدره وطیرو من ظہرہ فقلت ویحک ما تصنع فقال اسکت یا الکع واللہ لیشدن کل منکم
 یدرفیقہ اولاً غصنہ بریقہ فلم ند ما نضع وافر اسنا مر یوطنہ و سر ہجما محطوطہ واسلحتنا
 بعیدۃ وھو راکب ونحن رجال والقوس فی ید یرشق بہا الظہر ویمشق البطن وحين أنینا
 منه الجد واخذنا القدر فشد بعضنا بعضا وبقيت وحدک ولا احد مریضہ یک فقال اخرج
 باها بک عن ثیابک فخرجت ثم نزل عن حال فرسہ وجعل یصفع الواحد منا بعد الواحد یقول
 قد اقصت قضیبک فخذ نصیبک ونزع ثیابہم و صار الی علی خفان جدیدان فقال
 اخلعہما لا املاک فقلت هذا خفت لبستہ رطباً فلیس یمکنی خلعه فقال علی نزعہ
 ثم دنا الی لیدنزع الخف ومددت یدہ الی سکیں کان فی الخف وھو فی شغلہ
 فانثبته فی بطنہ وطیرو من متنہ فصار اذ علی فحرفغرة فالتفتہ حجۃ الشرح
 الکمانۃ ترکش الکلع احمق فغرا الفم موندہ کہو لہ یا المعنی ہمنی کہا بتاؤ او سنی ایک کی کمان لی اور تیرے چڑیا
 اور آسمان پر چلایا اور دوسرے اور بھی چلایا کہ پہلا تیرے توڑ دیا پر کہا ایک اور بھی ہنزد کہ ملا تا ہوں میرا ترکش لیا اور
 میری گھوڑی پر سوار ہوا اور ایک شخص کی چپاتی میں تیرا کہہ کر رکھ گیا ہمنی کہا تیرا بھویہ کیا کرتا ہی کہا او احمق
 چپ ہو ہر شخص اپنی اپنی فریق کی مشکین باندھ بیگا اپنا اپنا تنہو کنگلیگا اب ہم حیران ہی کہ کیا چارہ کریں گھوڑیاں
 ہماری بند ہی ہوئی ہیں کاٹھیاں اور تری ہوئی ہیں اور ہماری ہتھیرا دور پڑی ہیں اور وہ سوار ہم پیدل ہیں
 او سکی پاس کمان ہی کہ پشت سی تیرا تباہی اور پیٹ پھوڑ کر باز کالتا ہی اور ہمنی دیکھا کہ وہ یقینی جبر پہاڑ کر رہا ہے
 آپس میں ایک فی دوسرے کی مشکین باندھ لیں پھر میں کیلارہ گیا کہ میری کوئی مشک باندھ سکا جسمی کہا اپنے
 بد نصیب کی کپڑا نکال پھر گھوڑی پر سی اور تیرا اور سب کو دھولیں ماریں اور کہا کہ تو نے اپنا ذکر کٹر کیا تھا یہ تیرا بدلا ہے

اور سب کی کٹری لیکر مجھ پر متوجہ ہوا اور کہا کہ اپنی نئی جوتیاں نکال دی مین نے کہا میں نے گیل اور جوتا پہنا ہی یہ
چمٹی ہوئی مین نکل نہیں سکتی مین کہا مین نکال لیتا ہوں جب وہ جوتی نکالنی چو کا مین نے ہاتھ بڑھا کر جوتی مین سے
چھری نکالی اور اس کی پیٹ مین ماری اور پیٹہ سے پار کر دی پس نہ کہو لیا اور مین نے اسے پیٹن بہرے۔ وقت الی
اصحابی فحلت لیدیم وتوزعنا سلب المقتولین وجعنا اطرافنا وازمنا علی الرحیل وقد
ادركنا الرفیق وقد جاد بنفسه وصار لومسه وصارنا الی الطريق ورددنا الی حمص بعد لیال
الشرح التوزع القسمہ السلب ماں جاد بنفسه محاورہ ہی کہ اپنی جان ہی نہیں اتیس القبر المعنی اب مین نے
یار و نیر متوجہ ہوا اور ان کی ہاتھ کہو لیا اور مقتولین کا اسباب بٹ لیا اور اس غلام کو اگرچہ دیکھا تو مر گیا اور گورنری
پر ہونی اپنی راہ لی کہ چند دن کی بعد حمص پہونچے۔ فلما انتهینا الی فضاة من سوقها
رأینا رجلا قد قام علی راس ابن له ویدین یدیدہ جراب وهو یقول ۵

رحم الله من حشا	فی جرابی مکارمه	رحم الله من رثا	السعيد وفاطمة
-----------------	-----------------	-----------------	---------------

انه خادم لکوا تبدا	وهی خادمه	الشرح القرصه راستی کا سوڑا تحسبہا المعنی
--------------------	-----------	--

اور جب ہم بازار کی موڑ پر آئی تو ہم نے دیکھا کہ ایک شخص اپنا بیٹا لپی ہوئی کڑا ہی اور اس کی ہاتھ مین جھولی ہی اور وہ بہ
کہہ رہا ہی اللہ سپر رحم کری جو میری جھولی اپنی گرم سی بہری اور جو سعید اور فاطمہ پر شفقت کری دوم ہی ہمیشہ سے
خادم ہی اور یہ خادمہ ہی۔ قال عیسی بن هشام فقلت ان هذا الرجل هو کاسکندری واللہ
الذی سمعت به وسالت عنه فاذا هو هو فقلت لی وقلت احکم حکما فقال درهم فقلت ۵

لاک درهم فی ضعفه	ما دام یسعد النضر	فاحسب باک الخمس	کیا اراک المائتین
------------------	-------------------	-----------------	-------------------

الشرح اللف قرینا المعنی جیسی کہنا ہی مین نے کہا یہ شخص تو خلی قسم سکندری ہی کہ جس کو ہم سب سے
اوڑھو نہ پتہ تھی تو یہ ہی مین اس کے پاس گیا اور کہا کہ کیا حکم ہی کہا ایک درہم مین نے کہا ایک درہم ہی اس کی حساب
یعنی جذر اور کعب کی ساتھ جب تک مین نے نہ دے مین اور حساب کر اور مانگ کہ اس کی موافق حاضر کرتا ہوں۔
وقلت لاک درهم فی الثنین فی ثلثہ فی اربعہ فی خمسۃ حتی انتهیت الی العشرين وقلت لاک
معاک فقال عشرين رغیفاً فامرنا بحالہ وقلت لا نضر مع الخذلان ولا حیلہ مع الحومات
مین نے کہا ایک درہم کہو دو مین اور اس کو مین مین تک اس طرح لیلو اور تیری پاس کس قدر ہی کہا جیسا تیا مین
مین نے کہا یہ تو اپنی پاس مین لاوا اور مین نے کہا رسوائی کی ساتھ نہ دے وہی اور نہ حرامان کی ساتھ حلیہ ہی

المقامة العاشرة

حدثنا عيسى بن هشام قال لما بلغت في الغربة باب الابواب ورضيت من الغنمة بالايام
ودون من البحر وتاب رجاف بغاربه وفي السفن عساف بصاحبها استخرت الله في القبول
وقعدت من الفلك بمثابة الهلاك الشرح التوثوب كودنا او چلنا آرجف التحريك الغارب كنبه لماركيط
اور كناره العسف الميلا عن الطريق المعنى عيسى بنى كها مين بسافرت مين باب الابواب بهنجا اور ولس آنا
غنيمت جانا اور او سكي وري درياهي كجسكا پاني بهت او چلنا تما اور كناري بهر بهت بهتا تما كشتي و المون كو
سيد بهي راستي سي موژ تا تما مين في الله سي اولشي آئينين استخاره كيا اور كشتي مين ملاكت كي جاي مين بهت ما -
ولما ملكنا البحر وحن علينا الليل غشيتنا سحابة نغد من الامطار رجاء لا وتحد ومن الغيم
جبالا وريج ترسل الامواج از واجا و الامطار افواجا و يقينا في يد الحين باين بحرين غلاك
عدة غير الدعاء ولا عصمة غير الرجاء ولا حيلة غير البكاء وطوبينا كاه ليلة نافية واصبحنا
نتباكي وننتشاكي المعنى اور هم دريا كي سچ مين جبگئي اور رات بهگئي اليسا ابر چها ياكه بارش كاتار بهگيا
اور باد لون كي بهار پهر في لگي هوا سي موجين ته بهر ته چلتي ته مين اور بارش پر بارش پڑ پڑي ته توگويان و نون
دريا و نمين هم موت مين گرفتار بهگئي اور سوادعا كي كوئي سامان نه تما اور سواي اسيد كي كوئي بچا ونه تما اور سواد
روني كي كوئي كام نه تما اور يرات بهني تمام كي اور روتي اور و او يلا كرتي صح كي - وفي نار جل لا يينتل عيشه
ولا يفضل جفد رخي الصدر من شرجه نشيط القلب فوحه فجبنا والله كل العجب و قلنا من
الذي اصابك من العطب فقال حرز لا يغرق صاحب و لو شئت ان امح كل ما منكم حرز الفعلت
المعنى پرومان ايك آدمي تما كه و سكي انكته ته مين سچي اور پاك بهي نهين بهگي خاطر كشاده دل خوش و خورم
خدا كي قسم بهكوبت تعجب و اور بهني كه كه اسم بال سي تهكوبت كيونكه اسم بهي كه سيري پاس تعويذ بهي كه وه تعويذ والا
ووتا نهين بهي اور چاهون تو تم سب كوي سكتا نهون - فكل رغب اليه و احم عليه فتال
لن افضل حتى يعطيني كل واحد منكم دينارا الا ان يعيدني دينارا اذا سلم المعنى پوچي
رغبتي كي اور نت كي كه جبتيك كه ايك ايك دينار بند و اور ايك ايك كا و عده نكر و نكر و نكر - قال عيسى بن هشام
ففقدنا ما طلب و وعدنا ما خطب فمد يده الى حبيبه فاخرج خرقه ديباج من حقن عاج
وقد ضمن صدرها رقاعا و وقف كل واحد منا بواحدة منها المعنى پس چو ناگوا و سي وقت يا

اور جو کہا وعدہ کیا اب اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر باتی دانت کی ڈنڈی میں سے ایک کپڑا نکالا اور سین پر جو کہ خدا کی نیک
 ہر شخص کو ایک ایک لپیٹ کر دیا۔ وہاں سلت السفینہ و احللتنا المدینہ اقصی الناس
 ما وعدہ انکلمہم قد نقدہ وانتهی الامر الى المعنی اور جب کشتی تم گئی شہر میں اور پھر
 لوگوں پر وعدی کا تقاضا کیا اور سب نے دیدیا اور میری نوبت آئی۔ فقال دعوه فقلت لك ذلك
 بعد ان تعلمنی شرح حالك فقال انا من بلاد الاسكندرية فقلت كيف نصر لك الصبر
 وخذ لنا فانشاء يقول المعنی تو کہا اسکو جو پڑوسین فی کہا یہ دینا موجود ہی اپنا حال بتلاؤ اور لیلو
 کہا اسکندریہ کا ہوں میں نے کہا تم کو صبر فی کیونکر مددی اور ہم تو بہت رسوا ہوئی تب یہ شعر کہے۔

وباك لولا الصبر ما كنت ملائت الكيس تبرا

المعنی افسوس اگر صبر نہ کرتا تو اپنی تھیلی سونے سے نہ بھرتا۔

لا ينال الجدم مضائق بما يغشاه صدر

المعنی جو شخص تنگدل رہتا ہے وہ بزرگی حاصل نہیں کرتا ہے۔

شعرا اعقبني الساعه ما اعطيت ضرا

المعنی پہر جو کچھ ملا اوس سے مضرت نہیں آسکتی ہے۔

بل به اشتد ازرا وبه اجبر كسرا

المعنی بلکہ اوس پر اپنی کمر ہمت مضبوط باندھو نگاہا اور شکستہ حالی کو درست کرونگا۔

ولواني اليوم في الغمر ق ليما كلفت عذرا

المعنی اگر میں بھی ایسی ہی ڈوبنے والوں میں ہوتا تو معذرت درجائے کر کوئی تکلیف نہ دیتا

المقامة الثانية عشرة

حدثنا عيسى بن هشام قال بينا انا بالبصرة اميس حتى ادا الى السيرة الى فرضة قد
 اکتبن فيها قوم على قائم يعظهم وهو يقول انكم لن تتروا سدي وان مع اليوم غدا
 وانكم وارد ووهو فاعدوا لها ما استطعن من قوق وان بعد المعاش معاد فاعدوا له زادًا
 الا لا عذر فقد تبينت لكم الحجة واخذت عليكم الحجة من السماء بالخبر ومن الارض بالعبر
 الا وان الذي بدأ الخلق عليمًا ليحيي العظام رميها آلا وان الدنيا دار جهاز وقنطرة جواز

فمن عمرها سلم ومن عمرها اذم الا وقد نصب لكم الفخ ونثر الحب فمن رتع وقع ومن لقط
 سقط الا وان الفقر حلية نبیكم فاکتسوها والغنى حلة الطغیان فلا تلبسوها کذب
 ظنون المحمدين الذين جحدوا الدين وجعلوا القرآن عضدين ان بعد الحديث جدثا
 وانكم لن تخلقوا عبثا فخذ ارجح النار و نظار عقبی الدار الا وان العلم احسن على علالة
 والجهل اقمح على حالاته وانكم اشقی من اظلمت السماء ان شقی بکم العلماء الناس بائعتم
 فان انقادوا فی ازمتم بنجوا باذمتهم والناس رجالان عالم یرعی ومتعلم یرعی الباقون جاهل
 نعماء و رافع انعام و یل عالی امر من سافلہ وعالم شی من جاهله الشرح اکثر جمع استبد
 بیکار و ہوتہ عربی نہیں ہی الترمیم بوسیدہ الفخ جال الترع چیز ناود چنا اللقط زمین سی اوٹھا لینا انصین جمع غصہ و ہوتہ
 الفرقہ بارتہ المحدث التفرع العمل راہنکار انعام جمع نعماء طائر معروف المعنی عیسی کہتا ہی کہ جن دنوں میں میں
 بصری میں اثر آتا پھر تاہم اتفاقا میں ایک سستی کی موٹر پر پہنچا کہ وہاں بہت لوگ جمع ہیں اور ایک شخص عطر کر رہا
 کہ تم بیکار بنو تو گی اور آجکی بعد کل کا دن ہی اور تم ہوتہ پروارد ہو گی جتنا ہو سکی قوت و سامان پیدا کرو کہ اس
 زندگی کی بعد معاد ہی او سکی لی تو شبہ جمع کرو کہ پھر عذر نہ ملنا جائیگا اور تم ہمارا راستہ صاف ہی اور تمہرے حجت قائم
 آسمان ہی خبریں آئیں اور زمین پر بہترین ہرین جنسی اپنی علم سی خلقت ابتدا و پیدائی وہ پُرانی پڑیوں کو زندہ کر سکتا
 دنیا مسلمان گاہر ہی اور گذر فی کی لی پیل ہی و نیاسی گذر اسلامت ما اور جو اسی میں آباد رہا نہ امت اوٹھا تا رہا
 ویکو تمہاری لی جال بچا ہی اور دانہ ڈال الہی جو چینی لگا پھنس گیا اور جنسی دانہ اوٹھا یا اگر ادیکو فقیر ہی تمہارے
 پیغمبر کا لباس ہی وہی پہنو اور تو انگری سرکشی کا زیور ہی وہ نہ پہنو محمد و ن کی لگان جوٹی ہیں کہ انہوں نے دین کا
 انکار کیا اور قرآن بارہ بارہ کیا سنو اس عالم کی بعد قبر ہی ہی اور تم راہنکار پیدا نہیں ہوئی ہو و دوزخ کی آگ سے
 بچاؤ و آخرت کا انتظار کرو علم بلند رہے ہی اور اچھا ہی اور جہل بہت بُری حالت ہی آسمان کی سائی کی نیچی سے
 زیادہ کوئی بُرا نہ ہو گا اگر تمہاری عالم بُری ہو گئی کیونکہ لوگ اپنی اماموں کی ساتھ ہیں اگر اوکئی تابع ہیں اوکئی نہ رہی
 نجات پائیں گی آدمی تو دو قسم ہیں ایک عالم جو حق کا نگہبان ہی دوسرا طالب علم جو علم کی لی ساعی ہی اور باقی مثل
 نعماء کی جھل میں راہنکار ہیں یا جانوروں کو چرائی ہیں جو شخص عالی رتبہ ہو کر سفلیہ ہو عالم ہو کر جاہل ہی او سکا بُرا ہو
 ولقد سمعتان زین العابدین ابا محمد علی بن الحسین بن علی رضوان اللہ علیہم کان قائما
 یعط الناس ویقول یا نفس حتام الی الحیاة ركونا والی الدنیا و عمارتھا سکونا کما اعتد

بمن مضى من اسلافك ومن وارتہ الارض من الافاك ومن فحمت به من اخوانك ونقل
الى ارباب البلى من اقرانك المعنى اور میں نے سنہائی کہ امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی
رضوان اللہ علیہم ایک روز لوگوں کو نصیحت فرما رہی تھی کہ امی سیری جان اس زندگی پر کب تک بھروسہ
اور اس دنیا میں اور اسکی آبادی پر کب بسنا ہی تیری اگلی جو گزر گئی اور تیری دوستوں کو جو زمین چھاپا
اور اپنی بہائیوں پر جو تورو یا اور تیری جمعہ جو دار البقا میں انتقال کر گئی کیا عبرت کی لیے کافی نہیں ہیں ۵

فهم في بطون الارض بعد ظهورها	عاشنهم فيها بوال دواشر
خلت دورهم منهم واقوت عنراهم	وساقتهم نحو المنايا المقادير
وخلوا عن الدنيا وما جمعوا لها	وضمتهم تحت التراب الكفائر

الشرح البالیہ بوسیدہ الذثرۃ کہنہ الآقا واخلی شدن الاعراض جمع عرصۃ المنايا جمع منیتو المعنى
پہلی تو ظاہر ہوئی بہر زمین میں چھپ گئی اور اوس میں اونکی خوبیان چرائی اور کہنہ ہو گئیں اوسکا گہرا اور اونکی تین
اوسنی خالی ہی اور اونکی تقدیر موت پر کینچ لائی ہی اور دنیا سی اور اپنی مال سی گزر گئی اور گرہوں میں شئی کے
نیچی دبی پڑی ہیں۔ کہ اختلست ایدی المنايا من قرون بعد قرون کو غیر تالارض
ببلاھا وغیبت فی شراھا وانھا لکنز الرجال — ۵

وانت على الدنيا مكب صافس	لحطامها فيها حریص مكاشر
على خطر تمسى وتصبح لاهيا	اندری بماذا الوعقلت تخاطر
وان امرء يسعى لدنياه جاهدًا	ویذہل عن اخره لاشك خاسر

الشرح الاختلاس او چک لیجا المکب جو موند کی بل پڑا ہو انسانس الراغب الخطر امر عظیم التماطر اندیشہ کرنا
المعنى موت بہت لوگوں کو او چک لیگی ایک قرن کی بعد ایک قرن اور بہت لوگوں کو زمین فی گلا دیا اور
مٹی میں چھپا دیا زمین لوگوں کا خزانہ ہی اور تو دنیا پر اوند پر پڑا ہوا رغبت کر رہا ہی اوسکی مال میں بہت
حرص مند ہی رات تو اندیشی میں گزارتا ہی اور غفلت میں صبح کرتا ہی اور جبکو اگر عقل ہو تو توجاہتا کہ
کیا اندیشہ کیا جاوی اور ہر شخص اپنی دنیا کی لیے کوشش کر رہا ہی اور آخرت کو بھولی ہوئی ہی بیشک خسارہ
فانظر الى اھم الخالیہ للملوک الفانیۃ کیف انتسفتہم لایام و افناھم لکما فافحت اناھم بقیت اخبارھم ۵

واضحوا رمی فی التراب اقفر	مجالس منہم عطلت ومقاصر
---------------------------	------------------------

وَحُلَّوْا بَدَارَ لَا تَزَاوِرَ بَيْنَهُمْ	وَأَنَّ لِسُكَّانِ الْقُبُولِ تَزَاوِرَ
---	---

الشرح الحام موت المعنی دیکھو اگلی بادشاہوں کی کیونکر خاک اور گئی اور کس طرح او کو موت لیکنی نشان بھی سٹ گئی صرف کر رہی تھی میں گل گئی اور اونکی دربار اور محل خالی پڑی ہیں اور آجے جگہ میں گئی ہیں کہ اوسمیں بل بھی نہیں سکتی اور مردوں کی ملاقات کہاں ہوتی ہے —

كَمْ عَايَنْتَ مِنْ ذِي عِزَّةٍ وَسُلْطَانٍ وَجَنُودٍ وَأَعْوَانٍ قَدْ تَمَكَّنَ مِنْ دُنْيَاهُ وَنَالَ مِنْهَا
مَنَاهُ فَبَنَى الْحُصُونِ وَاللِّسَاكِرِ وَجَمَعَ الْأَغْلَاقَ وَالْعَسَاكِرَ يَأْخُومُ الْبَدَارَ الْبَدَارَ الْخِزَارَ
الْخِزَارَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَكَائِدَهَا وَمَا نَصَبَتْ لَكُمْ مِنْ مَصَائِدِهَا وَتَحَلَّتْ لَكُمْ
مِنْ زِينَتِهَا اسْتَشْرِفْتُ لَكُمْ مِنْ بَهْجَتِهَا ۝

وَنِيْ دُونَ مَا عَايَنْتَ مِنْ نَجْعَاتِهَا	أَلِي رَفَضَهَا دَاعٍ وَبِالزُّهْدِ أَمْرٌ
فَجِدْ وَلَا تَغْفُلْ فَعِيشًا زَائِلٌ	وَأَنْتَ أَلِي دَارِ الْمُنِيِّ زَائِعٌ
وَلَا تَطْلُبْ الدُّنْيَا فَإِنَّ طَلَابَهَا	وَأَنْ نَلَتْ مِنْهَا رَتْبًا لَكَ ضَائِعٌ

الشرح الدسکرے گانو المعنی تونی دیکھا ہی کتنی عزت اور سلطنت الی اور کتنی لشکر اور سپاہ الی دنیا میں قدرت بائی اپنی آرزو کو پہنچی قلعی رہائی گانو بسائی اور علاقہ اور لشکر کڑی کی ای لوگو جلدی کو اور دنیا کی دھوکے سے اور اسکی جال بچھائے ہوئے سڑور اور اسکی زینت تمہاری لیے آراستہ ہو گئی ہی جس چیز کا تو ماتم دیکھ رہا ہی اسکو چھوڑ دینی پر جبکو حکم ہی اور خوب کوشش کرت ہو کہ یہ زندگی زائل ہی اور گورمین جانا ہی اور اگرچہ دنیا میں کوئی رتبہ مل ہی جائی تب ہی اسکی طلب ضرر رسان ہے وکیف یحوص علیہا البیب ویسر بلذا تھا الیب وکیف نحل بغنائھا ونحن علی ثقة بغنائھا لا تعجبون مٹن ینام وهو یخشی الموت ولا یرجو الفوت ۝

أَلَا وَلَكِنَّ أَتَى نَفْسَنَا	وَتَشْغَلُهَا اللَّذَاتُ عَمَّا تَحْذَرُ
وَكَيْفَ يَلْذُ الْعِيشُ مَنْ هُوَ مَوْقِنٌ	بِمَوْقِفٍ عَدْلٍ يَوْمَ تَبْلَى السَّرَائِرُ
كَأَنَّا نَرَى أَنْ لَا نَشْوَاهُ وَأَنْنَا	سَدَى مَا لَنَا بَعْدَ الْفَنَاءِ مَصَائِرُ

الشرح الفناء بالفتح معروف وبالكسر سیدان وحقن لا یخشی الموت صحیح معلوم ہوتا ہی المعنی اور مردانا ہوشیار دنیا پر کیونکر حرص کر سکتا ہی اور اسکی لذتوں پر کیونکر خوش ہوتا ہی ہلکا اسکی فنا کا یقین ہی تو ہم

اوسید کیونکہ شہر سکتی ہیں پر تعجب ہی کہ غفلت ہی سوئی موت ہی نہ ڈری اور فوت کی امید نہ کری کیونکہ زمین
خبردار ہوتا ہے کہ ہم ہلکی مین ہیں اور لذتیں کمزور کی ہوئی ہیں چنانچہ یقین ہی کہ میدان عدل میں ہبید کیلینگی ہم کو
کہڑی ہوگی وہ کیونکہ لذت زندگی باسکتا ہی گویا یہ ہماری ہی کہ قیامت ہی نہوگی اور ہم بیکار ہیں فنا
بد کہ میں جانا نہیں۔ کمر غرت الدینا من محلا الیہا وصرعت من مکب
علیہا فلم تقلہ من عشرتہ ولم تنعش من صرعتہ فلم تداوہ من سقمہ ولم تشفی من لدہ

بلی آوردتہ بعد عز و رفعة	موارد سوء ما لهن مصادد
فلما رأى ان لا نجاة واثه	هو الموت لا ينجيها من الماورد
تندم لو اغناه طول سدامة	عليه ابكتها الذنوب الكبار

الشرح الآقا لہ واپس کرنا یعنی معاف کرنا العشرت لغرش با اور خطا المعنی جو لو کہ دنیا میں ہمیشگی
چاہتی ہیں بہت دہو کی مین ہیں اور جو اوسمیں نہیں کی بل پڑی ہیں پچھری ہیں یہ خطا اونکی کہی معاف ہوئی
اور پڑی ہوئی کہی نہ اوٹھی اور اونکی مرض کی دوا نہ لی اور دسی شفا نہ ہوئی باوجود عزت اور رفعت کی ایسے
جری جامی گئی ہیں کہ وہ انسی نکلنا نہیں ہی اوٹھیں کیما کہ نجات ہی نہیں ہی اور موت سی مال ہی نجات
نہیں دیکھتا ہی تو بہت بیشیمان ہو اکاش پیشمانی اوسکو سود دیتی اور گناہوں نی اوسے بہت رولایا۔
بکی علی ما سلف من خطایاہ وتحسرت علی ما خلف من دنیاہ حیث لو نیفعا الاستعبال لم یجدا الاعتذار

أحاطت به احزانہ و هموم	وابلس لما اعجزته المعاذ
فلیس له من کربة الموت فاج	ولیس له مما یحاذرنا صر
وقد حشأت فوق المنية نفسه	یرد دھا دون اللہاۃ الخناجر

الشرح الاستعبال کسو بہا نا ابلس نا امید ہوا التجشاة اندوہ سی دل میں جوش آنا اللہاۃ جمع لموتہ خبر
الخناجر جمع خنجر حلقوم زخروہ المعنی اپنی خطاؤں پر رویا اور دنیا کی چوڑنی پر حسرت کی نہرونی سی فائدہ
اور نہ معذرت سی نجات ہوئی تو اندیشوں اور غموں کی گمیر لیا اور چارہ کار جب کچھ نکلا تو نا امید ہو گیا
نکوئی سختی موت کی دور کرنی والا ہی اور نہ خوف پر مددگار ثبوت سی اوسکی جان اوہری ہی جو حیرو او
حلقوم کی درمیان پر رہی ہے۔ والی متی ترفع باخترتک دنیا کو ترکتے فذالک هو الکاف
ضعیف الیقین رافع الدنیا بالدين بهذا امرک الرحمان امر علی هذا ذلک القرآن

تخرب ما یبقی وتفسر فانیبا فهل لك ان واذك حقت بعتة اترضى بان تقضى الحیاة وتنقضه	فلذا الذموفور لاذك عامر ولم تكسب خیر لدی الله عاذر ودینك منقوص مالک وافر
--	--

الشرح الحقت الموت المعنى اور آخرت پر کبتک دنیا کو ترجیح دیکھا اور اسکی خواہش میں کبتک
مترکب ہیکامین جانتا ہوں کہ تیرا یقین ضعیف ہی دنیا کو دین پر رغبت ہی رہا ہی تیری خدائی کیا ہے
حکم لای اور قرآن فی ہی بتلای ہی تو اس باقی کو خراب اور اس فانی کو آباد کر رہا ہی نہ وہ ویران ہوگا اور نہ یہ آباد
اگر تجھ کو کیا یک موت آج ہی تو فی تکی ہی کو فی نہیں کما فی تو ہی عذر کرے گا تو اس سی خوش ہی کہ حیات تمام ہو جائے
اور دین ناقص ہی اور مال بڑھتا جاتی قال عیسیٰ بن ہشام فقلت لبعض الحاضرين من هذا
فقال غریب قد طرأ الاعرف الاشخصه فاصبر عليه الى اخره مقامته لعله ینبئ عن
فصبرت فقال زینوا العلم بالعمل وقیدوا القلوب بالعفو دعوا الکبر وخذوا الصفو
واشکروا الله لیصونکم من خلل الغفلة والسهو یغفر الله لی ولکم ثم اراد الذها فنجست
على اثره فقلت من انت یا شیخ فقال یاسبحان الله لم ترض بالحليلة غیر تها حتی عمدت
الی المعرفة فانکرتھا انا ابو الفتح الاسکندر ی فقال حفظك الله فهاذا الشیخ فقال

نذیر و لکتہ ساکت	وضیف و لکنہ شامت
واشخاص موت و لکنہ	الی ان یودعنی ثابت

الشرح الشامت کسی کی نقصان پر خوش ہونا اشخاص ظہور المعنی عیسیٰ فی کما میں فی ایک شہر
پوچھا کہ یہ کون ہی کما مسافر آیا ہی صرف صورت پہچانتا ہوں او سکی شہر فی تک شہر ارہ شاید کوئی علامت
ظاہر ہو وی میں شہر گیا تو کما حکم کو عمل سی زینت و او حسب قدرت معاف کرو اور کہ ورت چوڑو اور
صفائی اختیار کرو اند غفلت اور سہو سی محفوظ کرے گا میری اور تمہاری مغفرت کرے گا جب جانی لگا تو میں
او سکی بچی ہو امین فی کما او شیخ تو کون ہی کما سبحان الدین فی صورت بدلی او سپر ہی راضی انوا او زین
پہچانا پر ہی نہ پہچان میں تو ابو الفتح اسکندر ی ہوں کما اند حافظ ہے یہ بڑا پاکیزہ ہے کما شہر
یہ بڑا پاؤں آیا ہی پر خاموش ہی اور ایسا معطمان ہے کہ شامت کرتا ہے اور موت کا ظہور ہی کہ جنتک

مجھ کو ودیعت کرتا ہے ثابت قائم رہتی ہے	
--	--

المقامة الثالثة عشرة

حدثنا عيسى بن هشام قال كنت اجتاز في بلاد الاهواز وقصا رأی لفظه شرد اصيدها
وكلمة بليغة استفيدها فاذا في السيل الى رقعة من البلد فسيح فاذا قوم هناك مجتمعون
على رجل يستمعون اليه وهو يخطب الارض بعصا على ايقاع لا يختلف وعلت ان مع لفظه
لحن ولم ابدان انال من السماع حظا واسمع من القصيم لفظا المعنى عيسى بنى كما بين ان
يهرتها اورمير مقصود به تماكه نيا كلام حاصل كرتار بهون اور كلمات بليغ كافانده وليتا بهون توشهر مين
ايك جاي كشاوه پرتيچا كه ولمان كچه لوگ جمع بهن كه ايك شخص كا كمناسن بهن اور وهرمين پرتيچا
ايسى سركي ساتمه مارر تاهي كه او سمين فرق نهين پرتيچا بهن اور محبي معلوم هوا كه اوس سركي ساتمه راگ بهن
اور مين اتني دور تماكه راگ اور لفظ سن سكتا تماكه — فسا زلت بالنظار ازا حم هذا وادفع ذاك
حتى وصلت الى الرجل وسرحت الطرف منه الى خرقة كالقزيبا اعنى مكفوف في شمل
صوف يدور كالحذر وف متبرنسا باطول منه معتمدا على عصا فيها جلاجل يخطب بها
الارض على ايقاع غنيم بلحن هنج وصوت شبح من قلب حرج وهو يقول الشرح كالقزيبا
اعنى به عبارت درست نهين بهن اتخدر وف چل تيرنس لوي پينا باطول منه كي ضمير كا مرج معلوم نهين بهن
الشرح در مندا المعنى اور اوسكي ديكيني كي لوي سيكو كهيلتا تما اور سيكو هتا تما كه اوسكي پاس جا پينچا او
اوسكي آنكه سي ايك كپڑا هتا جا او ني كپڑي مين لپتا هوا تما او چل كي طرح پرتا تاليني لوي او پرتيچا هوئي تما ايك لاشي پرتيچا
بهاج تهي چاكيئي تني تانين پرتيچا ني كي لوي طرح مارتا تما كه لا لوي آواز در دل تنگ سي نكتي بهن اور وهرمين بهن بهن

وطالبتي طلق بالمهر

يا قوم قد اقبل ديني ظهري

الشرح الطلعة الزوجة المعنى اي لوگو فرض كا مجبور لوي بهن كه ميري جو رومر كي طالب بهن —

ساكن فقر وحليف فقر

اصبحت من بعد غني ووفر

اب غني اور تو انگری کے بعد چھیل میدان میں میں بیٹھا ہوں اور فقر کا دوست ہوں —

يعينني على صروف الدهر

يا قوم من اهل فيكم من حر

تم میں کوئی ایسا آدمی ہے کہ زمئے کی گردشوں پر میری مدد کرے —

وانكشفت عني ذيول السار

يا قوم قد عيل الفقري صبري

ای لوگو میرا صبر میرے فقر سے مضبوط ہی اور میرا پردہ فاش ہو گیا —

وفض الدھر بایدی البتر ما کان لی من فضذ و تبر

جتنا میرا سامان ہونے اور چاندی کا تھامانے نے قطعاً شکست کر دیا —

اوی الی بیت کفید الشبر خامل ذکر وصفیر قدر

اب ایک بالشت کے برابر گھر میں گنہگار اور کم رتبہ رہتا ہوں —

لو ختم الله بخیر امرک اعقبنی من عسر بیسرے

کاش اللہ میرا انجام بخیر کر دی کہ میری شکل آسان کر دے —

هل من فتی فیکم کریم النجر محتسب فی عظیم الاجر

تم میں کوئی بزرگ نسل ہی کہ میرے باب میں ثواب حاصل کرے —

ان لم یکن مغتتماً لشکری اگر میرا لشکر غنیمت نہ بنے —

قال عیسیٰ بن ہشام فرق الله لقلبی وانز و رقتہ عینی فالتخینا را کان معی فالبشاقال

یا حسنہا فاقعة صفراء مشرقة منقوشة قوراء

یکاد ان یقطر منه الماء قد اثمرتها همة علیاء

نفس فتی یملک السخاء تصرفه فیہ کما یشاء

یا ذا الذی یغنیہ ذالثناء ما یتقصی قدرک الا طراء

امض علی الله لک الحزاء عیسیٰ نے کہا کہ خدا کی قسم میرا دل نرم ہو گیا اور میرے

آنکھ میں ڈبڈبانی لگیں اور دینار جو میری پاس تھی اسکو دیدے تو فوراً یہ شعر کہا ڈبڈبانا زورنگ چمکتا ہوا

نفس الاقور وار کیا اچھا ہی بانی اسمیں سی شکیں لگتا ہی ہمت عالی کا ثمرہ ہی جس مرد کی نفس میں بخاؤ ہو

وہ جو چاہی تصرف کرتا ہی یہ تعریف اسکو کافی ہی حد سی زیادہ اسکی رتبی کی موافق نہیں ہی اپنی کام کرتی ہو

اللہ خزاں کیا — رحم اللہ من شدہا فی قرن بمنثلها وانسہا باختہا فانال من الناس ما نالو

شرفا رتہم و تبعہ و علمت ان متعام لسرعة ما عرف الدینا فلما انظمتنا خلوة مدد

یمنای الی میری عضد یہ وقت واللہ لتربی سترک والا کشفن سترک ففتح عن توأمتہ
 لوزوحد لثامعن دجہ فاذا واللہ شیخنا ابو الفتح الاسکندر سی فقلت أنت ابو الفتح فقال
 الشرح فی قرن کی معنی درست نہیں ہیں تعامی جو بہ تکلف اور شیخ کی شد سے ایسا چلا کہ اندھا چلتا ہے
 تو زسی کنا یہ آنکھ ہی المعنی السدا و سپر رحم کری جو ایسا ہی اور دیوی اور اسکی ساتھ ایک اور ملا دیوسے
 اب لوگون فی بہت کچھ دیا اور لیکر چلا میں اسکی بچی چلا اور دنیا کی خوشی سی وہ ایسا چلا کہ اندھا چلتا ہے
 میں اور وہ جب تنہا ہوئی تو میں نے اپنی داہنی ہاتھ سے اسکا بایان باز و پکڑا اور کہا یا اچھا بہت تیرا
 ویاتر پردہ فاش کرونگا اپنی دونوں آنکھیں کہولیں اور اپنے منہ کا ڈٹا کہولا تو قسم ہی خدا کی
 کہ وہ ہمارا شیخ ابو الفتح اسکندر ہی نکلا میں نے کہا کیا تو ابو الفتح ہے کہا نہیں۔ اب

انا ابواتسول	من کل لون اکون	میں ابوتسول ہوں ہر رنگ سی بنتا ہوں
اختر من الکسب نأ	فان دهرک دون	تو پیشہ کمینہ اختیار کر کہ زمانہ کمینہ ہے
زنج الزمان بحسق	ان الزمان زبون	زمانے کو حقاقت سے ملا کہ زمانہ زبون ہے
لا تکلدین بعقل	ما العقل الا جحون	عقل سے تکلیف مت اوٹھا کہ عقل جنون ہے

المقامة الرابعة عشرة

حدثنا عیسی بن هشام قال انا رتبنا ورفقة ولیمتہ فاجبت الیہا للحديث المأثور عن
 رسول اللہ فافضی بنا السیر الی دار ترکت والحسن تأخذہ ینتقی منہ ینتخب قد
 فرش بساطها وبسطت انما طها ومد سماطها وقوم قد اخذوا الوقت بین اس
 محضود وورد منضود وودن مفصود ونا ی وعود الشرح الاثارة براغیختہ کرنا الاثارة
 قبول کرنا اور حاضر ہونا الاقضاء پہنچنا اور پہنچنا ناوا الحسن تاخذہ ینتقی منہ ینتخب درست نہیں ہی اسے
 معنی صحیح نہیں ہو سکتی ہیں الاثارة جمع نطوہ فرش کہ بچا یا جای السماط چادر الخضند الیونکا جکا نا الخضند
 تہ برتہ یعنی گلدستہ لگانا الفصد جاری اور کسادہ کرنا النای بالعود قسم باجا المعنی عیسی فی کہا کہ میری
 مع میری رفیقوں کی ولیمہ کی دعوت ہوئی تو بنظر حدیث رسول اللہ صلعم کی میں مان گیا اور ایک جوی میں پہنچا
 جو بہت صاف اور پاکیزہ تھی فرش بچا ہوا تھا چاند فی اور چادر کسی ہوئی تھی اور لوگون کی پاس آس کڑا ہوا
 اور گلاب کا دستہ لیا ہوا اور کڑا کھلا ہوا اور نای اور عود موجود تھا۔ فصبرنا الیہم وصاروا الیناشم

عکفنا علی خوان قدملاآت حیاض و نوریت ریاض و اصف جفانہ و اختلفت الوانہ
 فمن حالک بازائہ ناصع ومن قان فی تلقائہ فاقع ومعنا علی الطعام رجل یسافریدہ
 علی الخوان وتسفر بین الالوان ویاخذ وجوہ الرغفان ویقفأ عیون الجفان وترعی ارض
 الجیران یرحم اللقمة باللحم یرحم اللقمة بالمضغة وتحول یدہ فی القصعة کالتخ فی الرقعة
 الشرح العکوف الرجوع الخوض اس سی کثورہ مرادی الروضة رکابی مرادی الخفشت اور لکن الحاکم الاسود
 الناصع الابيض القانی سرخ رنگ الفاقع زرد رنگ القصعة کثیرہ کاخوان الخ شطرنج مین رخ مشہور الرقعة شطرنج
 المعنی توہم اونکی پاس اور وہ ہماری پاس آئی اور خوان پر بیٹھی کہ اوسکی کثوری بہری ہوئی تھی اور رکابی
 چمک ہی تھیں اور اوسکی لگن صاف تھی اور طح طرحے رنگ تھی سیاہ کی رو برو سفید اور سرخ کی سامنی زرد
 اور ہماری ساتھ کہانی مین ایک شخص اور بھی تھا کہ خوان مین اپنا ہاتھ دوڑاتا تھا اور چبایاں لیتا تھا اور سرخ
 کہوتا تھا اور ہمسائی کا بھی حصہ کھاتا تھا قحی پھر اور نوالی پر نوالہ لیتا تھا اور حبیب شطرنج مین رخ بہری پاسکا تھا کہ
 وهو مع ذلك ساکت لا ینبس ونحن فی الحدیث تجری معہ حتی وقف بنا علی کمال الجاحظ
 وخطابتہ ووصف ابن المقفع ودرايتہ وافی اول ذلک الحدیث آخر الخوان ذلنا عن ذلک المكان
 الشرح النبس بات کرنا المعنی پر وہ چپ تھا کچھ نہیں بولتا تھا اور ہم آپس مین باتیں کرتی تھی کہ
 جاحظ اور اوسکی خطبہ خوانی کا ذکر آیا اور ابن المقفع کی دانائی کا وصف اور ذکر جب شروع ہوا کہ کمانا تمام ہوا اور
 ہم وہاں سی ٹھکی — فقال الرجل این انتم من الحدیث الذی کنترفیہ فاخذنا فی وصف الجاحظ
 ولسنہ وحسن سننہ فی الفصاحتہ وسنتہ فیما عرفناہ المعنی تو وہ شخص یہ بولا کہ تم کیا بات
 کرتی ہو جب ہم نے جاحظ کا وصف اور اوسکی فصاحت کا بیان کیا — فقال یا قوم لكل عمل رجال لكل
 مقام مقال ولكل امرسكن ولكل زمان جاحظ ولو انتقدتم لبطل ما اعتقدتم فكل کثر له
 عن ناب الاکار و اشهر بانفا کبار وضحکت الیہ لاجلب مال الیہ وقلت افدنا وزدنا
 الشرح کثر الناب کچھ ظاہر کرنا المعنی تو کہنا ای لوگو ہر کام کی لمبی آدمی بہن اور ہر گھر کی لمبی رہنی والی بہن
 اور بہن زانی کی لمبی جاحظ ہی اگر تم خوب پرکھو گی تو یہ اعتقاد باطل ہو جائیگا تو ہر شخص نے اپنی ناک چڑھائی اور ہنسنا
 کہ جو کسی پاس سے لے لیا تو زمین نے کہا کہ یہ کوفائدہ دی اور زیادہ دی — فقال ان الجاحظ فی احد شقة
 الخطا یقطع وفي الاخر یقیف والبلین من لم یقصر نظره عن نثره ولم یزک کلامه یسمر

فهل ترون للجاحظ شعرا فقلنا لا فقال هل تروا الى كلامه هو بعيدا لاشارات قريب العبارات
 قليل الاستعارات منقاد لربان الكلام يستعمل نفوس من محتاصي جملة هل سمعتم له
 بلفظه مصنوعه وكلمه مسجوعه فقلت لا قال هل تحبان تسمع من الكلام ما يخفف
 عن منكبيك وينم على ما في يديك قلت اى والله قال فاطلق لى عن خصرك بما
 يعين على شكرك فنلت ردائى الشرح القحطون او چک لیجانا الاثر را عیب گانا اولی قصان
 عربان الكلام كلام عام عرب كاستعمال الكلام بجمیده التعمیه چلی کہا نا المعنى اور جاحظ ایک قسم کلام
 کا سیاب ہی اور دوسری قسم میں رکاوٹ ہو اسی اور بلبل کی نظم نثر سی کم نہیں ہوتی ہی اور اوسکا کلام شعر سی قصر
 نہیں ہوتا ہی تنہی جاحظ کا کوئی شعر سنا ہی ہم بولی کہ نہیں کہا کہ اوسکا کلام دیکھو اوسمین اشاری بہت دورین
 اوسکی عبارت قریب الفہم ہی اور استعاری کم ہیں کلام عام عرب کا تابع ہی اوسکا استعمال کرتا ہی کلام پیچیدہ
 نفرت کر کی چوڑ دیتا ہی اوسکی کلام میں کہی صنعت دیکھی ہی اور صحیح سنا ہی میں بولا کہ نہیں کہا تو ایسا کلام
 سنا چاہتا ہی کہ تیری موندھی اٹکی کر دی اور جو تیری ہاتھ میں ہی وہ باہر نکال دی میں فی کہا بہتر تو کہا اپنی گھر کو

کہہ شکر پردہ دیکھی میں فی اپنی چادر اوسکو دیدی۔ فقال ۷

لقد حشيت تلك الشيا بجمدا	لعمري الذي القي الى سر داءه
وما ضربت قدحا ولا نصبت فردا	وقد قموت راحة الجوبره
ولا تدع الايام تهدمني هدا	اعد نظرا يا من حبانى ثيا به
وان طلعوا في غمى طلعوا و سر داء	وقل للاولى ان اسفروا واسفروا
وخير الندى ما سمع و ابله نقدا	صلوا رحم العلياء و بلوا ابلاها

الشرح القمر جو کہلنی میں غالب آنا والا راحۃ تہتیلی القحط تیرا تجھ کو دنیا الہدم الہدم ڈانا الہدمی سیر کرنا
 السج بارش کرنا التوال بل بارش المعنى جسنى مجھ کو اپنی چادر دی اوسکی عمر کی قسم ہی کہ اوسکی لباس میں
 بزرگی بہر ہی ہی اور بغیر اسکے جو نے تیرا نازی کی ہو یا نرہ چھانی ہو اوسکا احسان جیت لیا اور دوبارہ نظر
 شفقت سی دیکھ اور زمانی میں نچوڑ کہ وہ مجھ کو چکنا چور کر دیا یہ لوگ اگر ظاہر ہوتی ہر ترقی روشن ظاہر ہوتی ہر لوگ
 ابرو تو گلاب کے پھول میں جملہ رحم کرتی رہو اور اوسکو سیر کیا کرو اور بہت سیرانی یہ ہی کہ نقد کی بارش ہو
 قال عيسى بن هشام فارتاحت الجماعه الى ان ثالث الصلاة عليه قلت ما توانسنا

ابن مطلع هذا البدر فتنال

لو ترفیھا فترارے

اسکندریۃ دارے

وبالبحار زخارے

لکن لیلی بنجد

المعنی عیسیٰ فی کہا سب لوگ اوسپر متوجہ ہوئی اور پی در پی بخشش کی اور جب ملاقات کی تو میں نے کہا کہ یہ چاند ہا نشی بخلائی تو شیعر کہا میرا اسکندر زینہ کاشل و زمین میرا رہنا ہو تار تے محمد میں اور دن مجا و گنارتا ہوں

المقامۃ الخامسة عشر

حدثنا عیسیٰ بن هشام قال احدثنی جامع بخارا یومہ وانقطعت مع رفقة لی فی سمط الثریا وحين احتفل الکجامع باهل طلع علینا رجل ذو طمرین قد ارسل صوانا واستتله صبیاعریا نایضیق به الصر ویسعد ویلخذه القریده لا یملک غیر القشرة برده ولا یلنقه حیاه رعدۃ ثم وقف ال رجل وقال لا ینظر لهذا الطفل الا من رحم طفله ولا یرق لهذا الصر الا من لا یأمن مثله یا اصحاب الخنز المفروزة والادویه المطروزة والدور المنجدة والقصور المشیدۃ انکم لم تأمنوا احادنا ولم تعد مواوارثا فبادرنا الخیر ما امکن واحسنوا مع الدھر ما احسن فقد والله طعمنا السکباج وركبنا الصملا ج ولبسنا الدیبا ج وافتننا الحشایا بالعشایا واحترشنا الجدا یا بالغدا یا فمنا رعنا ال اھبوب الدھر بغدرة وانقلاب الجبن لظھرو فعاد الصملا ج قطفوا وانقلب الدیبا ج صوفا الشرح السمر لڑی تحتل اجتمع الطمر جا ودر الصوان وہ کچا بار یک کہ لباس کی نیچی پہنتی ہیں تاکہ لباس سپینی وغیرہ سی محفوظ رہی اور دیا واطلس المفروزة الممتازة الطرز النقش السکباج مخزن الادویہ میں لکھا ہی وہ کہا تاکہ سر کی سی بناتی ہیں اور اوسکو سرکہ بائی فارشتی کہتی ہیں الصملا ج گھوڑا الجون ڈال القطوف نہایت سست چوپایہ المعنی عیسیٰ فی کہا کہ میں ایک دن مجا کے جامع مسجد میں آیا اور ہم سب یار مثل ثریا با ہم متفق ومنتظم تھی اور جب سب لوگ جامع مسجد میں جمع ہو گئی تو ایک شخص آیا کہ اوسکی پاس وچادر تین تھیں اور اوسکی نیچی کچہ تھیں اور اوسکی نیچی ایک بچہ نکالتا اور ضرر کہی کم اور نہایت اور کہی سہری سخت کہی ملکی اور سوا کو سکی پوست کے اور چادر تھی پر شرم سی کا پتہ نہ تھا تو یہ شخص یہاں ٹھہر گیا اور کہو اپنی نیچی پر رحم کر تا ہی اور ضرر سی مامون نہیں ہی وہ اس نیچی پر رحم کر گیا ای اچھی کپڑی والو اور ای نقشین سامان الو اور ای بلند جلی والو اور ای مضبوط محل والو تھو حادثی سی اسن نہیں ہی اور تمہاری وارث موجود ہیں جتنا ممکن ہو جلد

خیر کرو اور زبانی کی ساتھ احسان کرو اور ہم بھی سب کچھ کہاتے تھے اور گھوڑی چڑھتی تھی اور اطللس پہنچتی تھی اور وہی کھینچتا
تو شکین پہنچاتی تھی پس مانی کی غدیری اور حال کی انقلاب سے جو کچھ ہو تو بچائی گھوڑی گداور سب بای اطللس حریر کی اور کھینچتا
وہل و جہر الی ما تشاهد من من حل وزی فہا نحن نرتضع نندی عقیم و نرکب من الفقر ظہر ہم
فما نرؤا لا بعین الیتیم ولا غدا لا ید العدیم فہل من کیم یجولوعنا غیا یہذا البوس فیفل
شبا ہذا الفوس ثم قد مرتفقاً وقال للطفل انت وسانک فقال الغلام ما اکاد اقول ہذا
الکلام لولقی الشعر کحلقہ او الصغر لفلقہ وان قلبا لم یضجہ ما قلت لنتی یا قوم قد سمعتم
ما لم تسمعوا قبل الیوم فلیست غفل کل منکم یا جود یدہ ولید ذک غدا و اقیا بی ولدا واذکر فی
اذکر کم و اعطونی اشکر کم الشرح القل تلوار وغیرہ کا کہنا ہونا الشبوتیزی و ہار النی خام المعنی
اب لباس اور ہیئت کا یہ حال ہی جو دیکھتے ہی ہو اب ہم بانجہ عورت کی پستان چوستی ہیں جسمین دودہ نہیں ہے
اور فقر چیراں سرگردان سوار ہیں اب ہم یتیم کی طرح شفقت کی نیکی نہیں ہیں اور غلس کی طرح ہاتھ پھیلاتے ہیں
کوئی کرم والا ہی کہہ سکتی ہو کہ اس نحوست کا غلبہ دفع کری پھر آہستہ سی بیٹھ گیا اور لڑکی کو بولا کہ تو اپنا حال
بیان کرو وہ بولا کہ میں کیا کہہ سکتا ہوں یہ کلام اگر بالوں پر پڑی تو اوڑھ جائینگی اور اگر تپہ پر پڑی تو اسکو چیر دیا اگر
دلو میری کہنی سی بختگی ہو وی تو خام ہی ای او گوا تب نہی اوہ سنا جو پہلی نہ سنا تھا جا ہی کہ ہر شخص اپنا ہاتھ شریک
لگا دی اور کل کا دن یاد رکھی یعنی میری بچی کی پرورش کری مجھ کو یاد کرو میں ہی تجھ کو یاد کرنا ہے گا اور مجھ کو دو کہیں کرنا ہے گا
قال عیسی بن ہشام فلننا ما تاح فی ذلک الفوس و اعرض عنا حامدا لنا و تبعتہ فما
انسنی عن حدی الا خاتم خمت بہ خضہ فلما تناولہ انشاء یصف الخاتم علی الاصبع المعنی
عیسی نے کہا جو مقدور ہو فوراً اسکو دیدیا اور وہ ہماری تعریف کرتا ہوا چلا اور میں اسکی پیچھی ہوا اور اس تنہائی میں
صرف وہ انگلی کی کماؤسکی چنگلیا میں میں نے پہنائی تھی پہنائی اور جب یہ انگلی پھینکی تھی تو یہ شعر کہی تھی

متنطق من نفسه	بقلادة الجحش حسنا	کمتی لقی الحبيب	افضه شغفا و حزننا
علق سنی قدره	لکن من اهداه اسنہ	اقسمت لوکان الورا	فی الجحد لفظا کنت معنا

المعنی اپنی جان کو کمربند جوڑا کی پٹکے کا باندھا ہی مثل عاشق کی کہ معشوق کو ملی تو فریفتگی اور غم کو ملی محبت والا
بلند قدر ہی پر جسنی تحفہ بھیجا ہی وہ بہت بلند قدر ہی میں نے قسم کھائی ہی کہ اگر تمام خلقت بزرگی کی لفظ ہو تو میں اسکی
معنی ہوں — فلما سمرت الخاق و جہ فاذلوا لله شیخنا ابو الفتح الاسکندر و اذال الطفل غلوا فقلت

ابالفتح شبت وشب الغلام	فاین الکلام واین السلام
فقال ۵	
غریباً اذا اجتمعنا الطريق	الیفا اذا انظمنا الخيام
فعلت ان یکره مرانقتی فترکته وانصرفت عنه	
<p>المعنی جب تنہائی میں اوسکا چہرہ روشن ہو اتو ہمارا شیخ ابو الفتح اسکندری ہی اوریہ لڑکا اوسکا بچہ تو یہ شعر میں نے کہا اے ابو الفتح تو بڑا ہی اوریہ لڑکا جوان تو سلام کہاں اور کلام کہاں اب شعر کہا جب ہم راہ پر ہوتی ہیں تو یہ شیخ اور جب اپنی خیمہ میں قیام کرتی ہیں تو دوست ہیں اب میں نے جاننا کہ میری ہمراہی ناپسند ہی میں چھوٹا اور چلا گیا۔</p>	
المقامۃ السادسة عشر	
<p>حد ثنا عیسیٰ بن ہشام قال لما نطقنی الغنی بفاضل ذیل اقمیت بمال سلبتہ او کذا صبتہ فحفر اللیل وسرت بی الخیل وسلکت فی ہربی مسالک لم یرضها السیر ولا اهتدیت الیہا الطیر حتی طویت ارض الرعب وجاوزت حدہ وصرت لی حمی الامن ووجدت برده وبلغت اذریجان وقد حفیت الراحل واکلتها المراحل ولما بلغت ۵</p>	
نزلنا علی ان المفت امر ثلثة	فطابت لنا حتی اقمنا بها شہراً
<p>الشرح حقرا شئی خالص ہو گئی کوئی چیز المعنی میٹھی کہا جب تو انکر فی انہی امن رازسی میری کہہ رہا ہے مجبوراً نہت لگی کہ میں کسی کا مال لوٹ لیا ہوں یا کوئی خزانہ میری ماتہ آیا ہے اور رات خالص اور میرا گھوڑا مکھو لیکیا اور ایسی رستی بہا گا کہ کوئی پسند نہیں کرتا ہے اور پرند بھی اودہر پر نہیں مارتا ہے یہاں تک خوف کی جائی سی نکل آیا اور اسکی جابی میں پہنچ گیا اور اسکی راحت پائی اور آذریجان میں آیا کہ اوسکو سوار یون کہیر لیا اور پڑاؤ اوسکو چرگئی گواس شرط پر میں دیاں ٹھہرا کہ میں نے رہنا ہو گا پر ایسا خوشگوار آیا کہ میں نے فہینا انا اسیر یوما فی بعض اسواقها اذ طلع رجل برکوة قد اعتضدها وعصا قد اعتمدا ودنیتہ قد تقلنسہا وفوطہ قد تطلسہا فرفع فیہم عقیرتہ وقال اللہم یا مبدئ الاشیاء ومعیدہا وحی الخلائق ومبیدہا وخالق المصباح ومنیق وفالق الاصباح ومثیق وموصل الالاء سا بقہ الینا و عمسک السماء ان تقع علینا وبارئ النسم ازواجاً وجاعل الشمس سراجاً وخالق السماء سقفاً والارض فراشاً وجاعل اللیل سکناً والینا</p>	

معاشاً ومنشی السحاب ثقلاً ودرسل الصواعق نکالاً و عالم ما فوق النجوم و ما تحت القنوم الشرح
 ترکوة الرقعة القنوط و کپڑا جو سندھ میں بنا جاتا ہی انکے کال العذاب المعنی ایک دن بازار میں مین بہر رہتا تھا
 کہ ایک شخص ایک قعباز و پر باندھی ہوئی عصا ٹیکتا ہو اور پورانی کپڑی کی ٹوپی اور سندھی کپڑی کی چادر اوڑھ رہی ہو
 ایک اور چھناری اور کہا اسی خداوند سب چیزوں کی پیدا کرنی والی اور اولٹا لیجانی والی اور خلقت کی جلائی اور
 ماری والی اور صبح کی روشن کرنی والی اور دن کی روشنی نکالنے والی اور کچھ پورے نعت نبی الی اور آسمان کو کرنی بتائی دے
 نور اور وچ جوڑی جوڑی پیدا کرنی والی اور سورج کا چرخ بنانی والی اور آسمان کی چہت اور زمین کا فرش اور رات
 آرام اور دن معاش کی لمبی بنانی والی اور دل بادل اور بجلی کو نڈتی ہوئی عذاب بھیجی والی جو کچھ ستاروں کی اوپر ہے
 ورجو دوزمین کی درمیان ہی اوسکی جانسی والی — أسک ان فصلی علی محمد خیر المرسلین
 الذی طاهرین وان تعیننی علی الغربة اثنی حبلاً و علی العسرة اعد وظلاً و ان تسهل علی
 یدی من فطرتی الفطر و اطلعت الطهارة وسعد بالذین المتین ولم یعم عن الحق المبین
 راحلة نظوی الطريق وزاد ایسعی والرفیق المعنی میں یہ دعا کرتا ہوں کہ حضرت محمد اور انکے
 آئی پاک پر درود بھیج اور میری مدد کر کہ میں غربت کی رستی لپیٹوں تنگی کی سایہ سی بچوں اور فطرت اور پاکیزگی کی جسکو
 پیدا کیا اور دین متین سی مدد پائی راہ حق سی نابینا نہ بایعہ اوسکی ہاتھ سی بچو سواری دلوادی جو سفر طری کروان اور
 راہ راہ ہی دی کہ بچو اور میری رفیق کو کافی ہووی — قال عیسیٰ بن ہشام فنا جیت نفسی بان
 هذا الرجل فصم من اسکندرتنا ابی الفتح والتفت لفظة فاذا هو واللہ هو فقلت
 یا ابا الفتح بلغ هذا الارض کیدک وانتھی الی هذا الشعب صیدک فانشاء يقول

انا جوالہ البلاد	وجوابہ الافق	اناخذ من فذلہ ان	وعنارة الطرق
لا تلمنی لك الرشا	د علی کذبتی ودف	الشرح الکدیہ سختی المعنی عیسیٰ بن ہشام	
<p>دل میں کہا کہ یہ تو ہمارا ابو الفتح اسکندری سی ہی زیادہ فصیح ہی اور میں نے اس پر اتفاقات کیا تو ہو ہو وہی ہے جب میں نے کہا اے ابو الفتح یہاں ہی تیری دھوکہ بازی آئی اور اس سرزمین میں بھی تو نے شکار کیا تب یہ شعر کہا میں شہروں میں بہر تاہوں اور اطراف زمین طی کرتا ہوں میں مانی کی کچھ بچوں اور راستی کا آباد کرنے والا ہوں بچو راہ راست میں ہووی میری سختی اور میری دقت پر ملامت نہ کر</p>			
المقامة السابعة عشر			

حدثنا عیسی بن هشام قال كنت ببغداد وقت الاذاذ فخرجت اعتم من انواعه لا بتياعه
فسرت غير بعيد الى رجل قد اخذ اصناف الفواكه وصفقها وجمع انواع الرطب وصفقها
فقبضت من كل شيء احسنه وقضت من كل نوع اجوده فحين جمعت حواشي الاذاذ راى على
تلك الاذاذ اخذت عيناى رجلا قد لفت راسه بدمع حياء ونصب جسده وبسط يده
واخضن عياله وتأنط اطفاله وهو يقول بصوت يدفع الضعف في صدك والحرض في ظهره اشعار
الشرح ازاد نوع من التمر الاعتيام مال لينا الا بزار جمع بز صالحت احتضان تابط اپنى كودمين لينا واخر فز دروكر
المعنى عيسى بنى كماله كمين موسم ازادمين بغدادمين تما كه اوسكى خريدى كى لى مين نكلاتو توژى دور كياتها
كه ايك شخص سيوكى اقسام اور تركاريونكى سب انواع درست كى هوئى بيهاى تومينى شى عمدہ عمدہ چن لى اور اپنى پوتو
بهلى اب ايك شخص ديكه كه حياسى اپنى تين پيٹى هوئى سى اور كرايو كراينا ماتم پيلار كهاى اور اپنى بال بچون كو اپنے
كودمين ليوئى سى لور يا اشعار ايسى آواز سى كه ماتما كه اوسكى سينى مين بسبب ضعف اور درد كمر كى كتى شى

ويل على كفين من سويق	اوشحه تضرب بالديق
او تصعنه تملأ وحورد ييق	تفتأ عنا سطوات الريق
تقيمنا عن نهم الطريق	يار اراق الشدة بعد الضيق
سهل على كف فتى لبيق	ذمى نسب فى مجد عريق
يهدى اليها قدم التوفيق	ينفذ عيشى من يد الرقيق

الشرح السويق سؤ الحور سيدة ديق واوى هويا يائى دونو كى معنى ايمان درست نهين هو سكتى هين انفا
الكسرة اللبيق الحاذق الرقيق بته المعنى سيري ماتون مين سؤتو تها يا آئى مين چكنا لى لى هوئى تهى با كثره
ميد كى كها هو كه توك كا غلبه توژدى اور كورا ه چلنى سى شهرادى اى تگلى كى بعد ثروت دينى والى كسى مرد
وانا نسب الى بزرگى والى كى ماتم پراسان كرى كه بهارى طرف قدم توفيق بڑمادى اور سيري عيش كا ماتم
هند ما هو اكولدى — قال عيسى بن هشام قلت له ان فى الكيس فضلا فابرز الى عن
باطنك اخرج اليك عن ظاهره فاخذت الكيس اخذته وانلتها اياه فقال

يا من عنانى بجميل برة	افضى الى الله بحسن سره
واستحفظ الله جميل ساره	ان كان لا طاقة لى بشكره

فَاللّٰهُ رَبِّیْ مِنْ وَّرَآءِ اَجْرِهِ الْمَعْنٰی عِیْسٰی نِیْ کَمَا کَہْ مِیْنِ فِیْ اَوْسِیْ کَمَا کَہْ مِیْرِیْ تَحْسِبِیْ مِیْرِیْ
 بہت کچھ ہی تو اپنا حال باطنی بیان کر مین تبسلی نکال دے گا پھر مین فی اوسکو تسلی دیدی تب اوسنی یہ شعر کہے
 جسنی اپنی احسان ہی مجھ پر عنایت کی اند اوسی اچھی حال سی رکھی اور اللہ کی حفاظت مین اوسکی پردہ چو
 دیتا ہوں کہ اوسکے شکر کی طاقت تو مجھ مین نہیں ہی اللہ ہی کی پاس اجر پاوے گا۔ شرما طے
 لثامہ فَاذَا وَاَللّٰہُ شَیْخًا اَبُو الْفَتْحِ الْاَسْکَنْدَرِیْ فَقُلْتُ یَا حَمْدُ لَہْذَ الْحَمْدِ یَا دَیُّ الدَّہِیَةِ فَقَا

ارے الایام لاتبقے	علی حال فاحکیہا	فیوماً شرہا فی	دیو ما شرتی فیہا
ففض العمر تشبیہا	علی الناس تمویہا	المعنی اپنا دیا کما کہو لا تو وہ شیخ ابو الفتح سکندر سی	

مین فی کہا تیرا بھویہ کیا حیلہ ہی اور تو کیسا بُرا ہی تب اوسنی یہ شعر کہا مین بکیتا ہوں کہ نہ مانہ ایک حال
 نہیں بہت ہی کبھی اوسکا شعر مجھ پر اور کبھی میرا شعر اوس پر اپنی زندگی دھوکہ بازی سی گزار دے

المقامۃ الثامنت عشرۃ

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال احدثنی دمشق فی بعض اسفاری فبینا انا ذات
 یوم علی باب داری اذ طلع علی من بنی ساسان کتیبۃ قد لفوا وفسمہم وذلوا بالقرۃ
 نفوسہم ونابط کل واحد منہم حجر ایدق بہ صدرہ و فیہم زعیم یقول وہم یراسلونہ
 ویدعونہا و یوہنہ فلما رأتی قال اشعار المعنی عیسیٰ فی کہا مین اپنی کسی سفر مین دمشق
 پہنچا اور اپنی دروازی پر بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک بنی ساسان کا گروہ اپنی سر سپیدی ہوئی اور تنگدستی کی بہت
 اوٹھائے ہوئے پہنچا اور ہر شخص اپنا سینہ پتھر سے کوٹتا تھا اور ان مین ایک شخص تھا جو کچھ
 سمجھتا تھا اور وی اوسکو چوڑتے تھے اور وہ تو بلاتا تھا اور وی اوسکو جواب دیتی تھی اور کچھ کہتا تو یہ شعر

اُرید منک رغیفاً	یعلو خواناً نظیفاً	اُرید ملحاً جریشاً	اُرید بقتلاً قطیفاً
اُرید لحمًا غریضاً	اُرید خللاً نفیفاً	اُرید جدلاً ضیعاً	اولاً فسحلاً خروفاً
اُرید ماءً بشلاً	یفشی اناء طریفاً	اُرید دتاً مدام	اقوم عنہ نزیفاً
وَسَاقِیَا مَسْتَهْشَاقِیَا	علی القلوب خفیفاً	اُرید ندان خرداً	ولست ارضی طفیفاً
اُمَّا جَوَاداً عَتِیقاً	یروث تحتی رفیفاً	او مسمعات غناً	یقمن دونی صفوفاً
اُرید عبداً صبیحاً	یکدر خصر اضعیفاً	یکون باللیل عساً	وبالنہار عسیفاً

اذا اخقلنا وقورا	وان خلونا سخيفا	اريد منك قبيصا	وجبة ونصيفا
اريد نغلا تخيئا	به ازور الكنيئا	اريد مشطا ومو	اريد سطلا وليفا
يا حبتنا انا ضيفا	لكم وانتم مضيفا	رضيت منكم هذا	ولم ارد ان احيفا

الشرح الجربش صاف قטיפ چنا ہوا غریب شکار کیا ہوا القیف سرکہ خالص جدی بکر یا بچہ شیر خوار شعل
بڑا بچہ خروف نر نرین پانی سنا ہوا استہش خوش مزاج و نادان الثیاب زلازل ہا فردوسدی لطیف کثرت
برق اگر دانا اسخیف الخفیف تخمین مضبوط کنیف پاخانہ اسطل طشت اللیف خرا تھیف تجا وز عن الحد المعنی
مین تمسی روٹی خوان پاک پراگتا ہوں اور تمک صاف اور باقل چنا ہوا اور شکار کا گوشت اور خالص سرکہ اور
حلوان نہیں تو بڑا بکر اور سرد پانی اچھی برتن مین اور شراب کا گڑ کہ مین او سکوپیکر اوٹہ کٹر ہوں اور ایک ساق
خوش مزاج سبک کار اور بہت بہاری کٹر اسرو کی لی پر کٹر نہو یا ایک گھوڑا پاکیزہ کہ میری نیچی مانند کجلی کی چکنا ہو
یا گانی والیان جو صف باندہ کر گائین اور ایک خوبصورت غلام جو کمر دباوی اور رانگو اور دنگو خد شکار اور کھیت
باوقار اور تنہا سبک کار اور ایک قبیص اور حبتہ اور نیم جامہ اور ایک مضبوط جوتی یا چائیکے جانیکی لی اور کنگھا اور
استرو او طشت اور خرا اور مین تھار کیسا اچھا مہمان ہوں تم میری مہمان دار ہو تمسی اتنی ہی پر ارضی ہوں
زیادہ مانگتا نہیں ہوں ایک صرغ کو دوسری صرغ سی اکثر مناسبت نہیں ہے۔ قال عیسیٰ برہشام
فقلت درهما وقلت قد اذنت بالدعوة وسعدت وسعدت ونجحت ونجحت فخذ لك
علينا الوعد من بعد وهذا الدرهم تذكرة معك فخذ المنقود وانتظر
الموعود فاخذ وصار الى رجل اخر ظننت يلقا كما لقيني فقال

يا فاضلا قد تبدا	كاثرا الغصن قدا	قد اشترى المحضر سي	فاجلده بالخبر جلدًا
وامنن على بشي	واجعله للوقت نقدا	اطلق من اليه حصرا	واحلل من الكيس عقدا
واضمم يدك لاجل	الى جناحيك عمدا	عیسیٰ بن ہشام فی کہا کہ مین فی ایک درہم او سکودیا	

اور یہ بھی کہا کہ تیری دعوت ہی او سکاسب سامان تیار کرتی ہیں او سکی آبی کوشش کرتی ہیں اور اس کے
بعد ہم اور بھی وعدہ کرتی ہیں اور یہ درہم یاد کاری ہی یہ توفیق لیلو اور وعدہ کا منتظر رہ یہ لیلیا اور دوسرے
شخص کی پاس گیا کہ مجھ کو یہ خیال ہوا کہ جیسی مجسی ملاقات ہی ویسی ہی اوس ہی بھی ہی اور یہ شعر کہے
ای فضیلت الی جو میری سامنی آیا گویا ایک شاخ ترہشیدہ ہی مجھ کو گوشت کی خواہش ہی اور روٹی ہی دواؤ

کچھ احسان کرو کہ ایسی وقت نقد دیا تمہارا اپنا بیٹا بھی پرسی کہو لو اور سیر کی گزرو کرو اور میری بی بی اپنی ہاتھ باز و نیر ہاتھ
 قال عیسیٰ بن ہشام فلما قف سمعی هذا الکلام منه علمت ان وراءه فضلا فتبعته حتى
 صار الى ام مشواه ووقفت بحیث لا یرانی واراها واما طه السادة لشهم فاذا زعمهم
 ابو الفتح الاسکندر یفطرت الیه وقلت ویحاک ما هذا الحیل فان شأی قول

هذا الزمان مشوم	كما تراه غشوم	والحق فيه ملوم	والعقل غموم
والمال طیف ولكن	حول اللثام محوم	عیسیٰ فی کہا اوسکی کلام فی جب میری سمع خراشی	

تو معلوم ہوا کہ وہ صاحب فضل ہی میں اوسکی سچی ہوا یہاں تک کہ وہ اپنی ٹھکانی پر پہنچا اور میں اس طرح کڑا ہوا
 کہ وہ مجھ کو نہ کہی اور میں اوس کو دیکھوں اور ان صبا جون فی اپنی ڈھاٹی کو ملی تو اوس کا سر دار ابو الفتح
 اسکندر ہی نکلا میں فی کیکہ کہتا تھا کہ یہ کیا حیل ہے جب اوسنی نظم کہی یہ زمانہ شامت زدہ تو دیکھتا ہے
 کہ ظالم ہی اور حماقت اس وقت خوب ہی اور عقل کمینہ ملاست والی ہی اور مال ایک خیال ہی جو کمینوں کی گرد رہتا ہے

المقامة التاسعة عشرة

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال بینا نحن بجرجان فی مجتمع لنا وفینا منا اذ وقف علینا
 رجل لیس بالطویل الممد ولا القصیر المرد ولا الطویل المتردد کث الغنوت
 یعلوه صفار فی اطمار فافتح الکلام بالسلا م وتحيية الاسلام فوالا نجمیلا
 واولا ناجزیلا فقال یا ناس انی ام من اهل الاسکندر یت من الثغور الامویة
 نمتنی سلیو وریبیت فی عبس جبت الافاق وتقصیت العراق وحلت البدو
 والحضر ودار ابی ربيعة ومضر ما هنت حیث کنت فلا یرین بی عند کرمی
 واطماری فلقد کنا والله من اهل ثم ورم نرغی لدی الصباح ونشغی عند الداح نظم

وفینا مقامات حسان وجوہم	وانذیتینتا بها القول والفعل
علی مکر تریم حق من یعتریهم	وعند المقلین السحاخنة البذل

الشرح الکث گھن والے الغنوت اثر ہی التولیت والایلا دادن مالک گردانیدن اسمل جائے کہنہ تم
 التماس آرم دست و تمیر اثری اکل اللبب الشغی اکل التمر المعنی عیسیٰ کہتا ہی کہ میں جرجان میں ایک مجمع میں بیٹھا
 جو اپنی ہی لوگ تھی ناگاہ ایک شخص آجائو نہ بہت دراز تھا اور نہ بہت چھوٹا اثر ہی گھن والی تھی اور چادر زرد رنگ

سلام تحیۃ الاسلام بجالایا اور ہماری تعریف بہت کی اور کہا ای لوگو میں اسکندریہ کا ہون یا ورنہ دوسو یہ کہ ہوں
بنی سلیم میرا دشمن تھا ہی اور بنی عبس میں تربیت پایا ہوں ملکون میں پورا ہوں عراق کی انتہا تک گیا ہوں اور اپنی سچ
اور ضرر کی دیہات اور شہر و زمین اور ترابھوں جہاں نماذلیل نرماسیری پورانی کپڑی اور چادر سی میری تحارت نکرتا
میں تو انکو ترما شرب صبح کی ساتھ دودھ اور شراب شام کی ساتھ خراکھاتا تھا اچھی اچھی وجہ کی مقامات تھی اور ہمارے محل میں
اہل قمل اور اہل فن سب آتی تھیں تھی تو انکو ترما دیکھتا ہی ہوا ہونکی بیان آئیں اور کم مایہ والو ہونکی بیان غصہ اور عطا ہے
ثم ان الدر قلب لے من بینہم ظہر المجن فاعتضت بالنوم السہر وبلا قامة السفر یزنا
بنی الموہبی ویتجادی بنی المعاصی اعانی الفقرو امانی القفر فراشی المدد ووسادی الحجر

بامدثرۃ وبرا س عین	وا حیاناً بمیافار تین
لیلۃ بالعراق غمت بالاہوان	رحلی ولیلة بالشام

فما زالت النوى تطرح بی کل مطرح حتی وطیت بلاد الحجر و احلتنی بلدة یسد
همدان فقبلنی اخیارها واشترأت الی اخبارها الشیخ الرافعی جرحنا انتہا و
راہ لیمان التوامة جکل المعاة العایة تاریکی المعاة تاریخ کہینچنا المدردہ سیدہ التوساد تکیہ بامدثرۃ وبرا س عین
بلدة بالشام تک نظم لکھا ہی اور کوئی صورت نظم کی نہیں ہی اشتراک جمع النوی جدائی اسکی تائید کی کوئی وجہ نہیں
المعنی پہر زانی کی گردش سی میرا حال اولٹ گیا نیند کی عوض بیداری ہوئی لگی اور قیام وطن کے عوض
سفر کرنی لگا جنگلوں میں چر گیا اندھیری رات میں چلنی لگا فقر کی تکلیف کہینچنا تھا اور چٹیل سید انہیں امان تھا
دہیلو کا فرش ہوا اور تپہر کا گلیہ بنا لکھا بارہ میں اور دوبارہ راس عین میں اور کبھی سیافارقین میں ایک رات
عراق میں یا اور میری اونٹنی اہواز میں تھی اور دوسری رات شام میں یا بلاد حجر شہر ہمدان میں آیا وہاں
اشتراف میری بیان آئی لگی اور سب خبریں ملنی لگیں۔ لکنی ملک الی اعظم ہم جفندہ وابدھ حفتہ
وازدھم جفوة من رجل له اسوق بالرسول وعلائق من محکم التذیل

له نار تشب بکل واد	اذا النیران اکست القناحا
--------------------	--------------------------

قو طأل مضجعا ومجدلی مھجافان ونی ونية هبل ابن کاندہ شغف الا بکار ولال
بدائی غیر افسار اولانی نعماضاق عنها قدی ووجہا صدمی اولها فشرالمدار
واخرها الف دینار فسا طربنی الا المنح حيث توال والدیم لما انشالت

الشرح الخفة یعنی الجفء من بیان لا عظمهم آلا سوة پیروی القناتہ قنات معروف آگشت کا ہر
 وصل قائم رہنا خلاف قاعدہ نحو ہی اور حذف ہونا خلاف تقطیع ہی تو طیۃ درست مرتب کرنا انصیح لیٹنی کی جا
 انصیح خواجہ الونی سستی کرنا التوب ہو اچلنا یا مطلق چلنا التشف بالی کا نوین بنی جاتی ہی اور پرتیج
 المنع بکسریم وفتح النون جمع منخہ بالکسر والسکون الدیم جمع دیمۃ بارش ہمیشہ المعنی پرین اوسکی پاس گیا
 جو بہت کملا نیوالا اور بہت دینی والا اور بہت رحم والا اور حضرت رسول صلعم کی حضرت مین بہت عقیدہ والا
 اور قرآن شریف پر بہت لگا والا تہا ہر سیدانیں اوسکی بخت طعام کی ہی اگر روشن تھی کہ خیمونین جا جا آگ جل ہی ہی آوا
 میر البستر درست کیا اور سونی کی ہی بچو نا بچایا اور تھوڑی دیر ہوئی کہ ایک لڑکا آیا کہ گویا جوان عورتوں کا زیور ہے
 اور اندھیری رات کا چاند ہی اور میری قدر سی زیادہ نعمتیں دین کہ میرا دل روشن ہو گیا اول گھر کا فرش تھا اور آخر
 ہزار دینار تھی ان بخششوں کی پی در پی ہونی سی مین بہت خوش ہوا — فطلعت عن ہمدان طلوع
 الشارد ونفرت نفاراً لا بد افتری المسالك واقتفر المہالك ادان المالك

علی انی خلقت امرئواہی وزغلو لا لی

کانه دملج من فضة نية فی ملعب من عذاری الخ مقصود

وقد هبت بی الیکم یا ناس ریح الاحتیاج ونسعت الالفاج فانظروا حکمہ اللہ لنقص
 من الانقاض مهزول قد هدته الحاجة وحدته الفاقة والعوی

اخاسفر جواب ارض تغاذفت به فلو ات فهو اشعث اعبر
 جعل اللہ احسنی علیکم لیللا ولا جعل للنشرا الیکم سبیللا

الشرح الشارد المار سخت متنفر لا بد جانور وحشی الافتراء الفری کسی چیز کا ٹنا آلا افتقار کا خالی مریجانا
 الدملج بازو بند الفینہ عام المقصوم جدا کیا گیا الالفاج الافلاس الاشعث پریشان الاغبر غبار آلودہ المعنی
 اب مین جہان سی جیسا وحشی جانور بہا گتا ہی نفرت کر کی بہا کا بڑی رستی طی کی تہلکونین گسسا ملکونین
 تکلیف کہینچی اور اپنی پیچھے گروالی چوڑی اور ایک ایسا بچہ چوڑا کہ کچی چاندی کا بازو بند ہی اور جہان
 قبیلی کی لڑکیاں کیلیتی ہین مان ہی جلد ہوا ہی ای لوگو مین بسبب غلشی اور احتیاج کی تہداری پاس آیا ہون
 اللہ تمپر رحم کر کی میری شکستہ حال پر رحم کرو مین باغز ہون کہ بسبب حاجت اور فاقہ یہاں آیا ہون
 اور نظر شفقت کرو مین مسافر ہون زمین طی کرتا ہون جنگلون مین مارا مارا پریشان حال غبار آلودہ پرتلو

اللہ تمہارا احسان تمہاری دلیل گردانی اور بڑائی کو تمہاری یہاں اہ نعلی قال عیسیٰ بن ہشام فرقت
واللہ للقلوب واغزرت للطف کلام العیون ولنا ما نأح فی ذلک الوقت فاعرض عنا حامداً لنا بقول

عجبت لمفنون یختلف بعده	لصاحب ما کان جمع مکسب
حو واما له شر استهلو القدر	ببادی بکاء تحتہ ضحاک القلب

فتبعته فاذا هو اللہ شیخنا ابوالفتح الاسکندر الشرح آخر وقت آنکسین بڈبائین
المعنی عیسیٰ فی کاما سب کو او سپرقت آئی اور سبکی آنکسین او سکی نرم کلامی پر بڈبائین جو او سوقت موجود تھا
او سکو دیا تو ہماری تعریف کرتا ہوا یہ شعر پڑھتا ہوا گیا اوس دیوانی پر تعجب ہی کہ جو کیا یا اپنی بچی اور وکی لی جو دیا کہ
اوسون اسکا سب کہ کیا ظاہر میں تی ہوئی اسکو قبر میں ڈالا ابین اسکی بچی چلا تو وہ ہمارا شیخ ابوالفتح اسکندر ہی ہے

المقامة العشرون

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال حدثنا ابی سبستان اربک فاعقدت طیہ واقعدت مطیہ
واستخرت اللہ فی العزم حدوتہ امامی والحزم جعلتہ قد امی حتی اهدانی الیہا
ووافیت دروبہا وقد وافت الشمس غروبہا فانفق البیت حیث انتہیت
الشرح الارب الحاجۃ الاعتقاد کرہ باندہنا یعنی ایک کام کارادہ کرنا المطی سوار کی در بگہائی عیسیٰ پہاڑوں
درہ ہوتا ہی اور تاکہ حد بند کی کا ہوتا ہی المعنی عیسیٰ کہتا ہی مین ایک کام کی ایسی جستان کی طرف نکلا اور
ارادہ کیا کہ یہ کام طی کروں اور سوار ہوا اور جو ارادہ کہ پیش آیا اوسمین اللہ سی مین فی استخارہ کیا اور حرم کی طرف
نکلا کیا یہاں تک کہ مین او سکی دروازی پر پہنچا اور آفتاب بھی غروب ہوا تو اوس جگہ شب گذری کا اتفاق ہوا
ولما انتفی نصل الصباح وبرنجبین المصباح مشیت الی السوق اختار منزلاً
فحین انتہیت من دائرۃ البلاد الی نقطۃ ہا ومن قلاۃ السوق الی واسطۃ ہا خرقت مع
صوت حزن لمن کل عرق معین فانحیت وفدہ حتی وقفت عندا فاذا رجل علی
فرسہ مخنق بنفسہ قد شمر اذ یالہ وولانی قدالہ ہو یقول من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا
اعرفہ نفسی انا باکومۃ الیمین واحد وثلاثون من انا ادعیۃ الرجال واجحیۃ ربات المجال
سلوا عنی البلاد وحصونہا وحبال وخرنہا وکلا دیتہ وبطونہا وایحار وعیونہا وایحیل
ومتونہا ولسونہا دونہا من الذی ملک سرائعہا وعرۃ اسرارہا وستر لیلہا وسائر غایہا

ونفج ستمها ووجح خرقها ووسلو اعنى الملوك وخرائنهما والاغلاق ومعادنها والا موثر بوطنها
 والعالم ومواطنها والخطوب ومنالقها والحروب ومضائقها ومن الذي اخذ محترفا
 ولم يقدشها ومن الذي ملك مفاخرها وعرف مصالحها الشرح انتضاء السهم
 تیر کا چوٹنا الفصل تیر کی بہال آفرق پسینہ متعین جاری آلتھا خوشی طرف لینا وفدہ قدومہ آفتال گدے
 الداعیہ مایتہ اعی بہ الاتجیحہ چیستان اور پہلی التجہ جو جای کہ پڑ و نسی آراستہ کرتی ہیں یاد و لہن کا چرہ ماتر با
 چیکو سونیکے لیے تہیکنا آخرت سوراخ۔ المعنی اور جب صبح ہوئی تو میں بازار کی طرف نکلا کہ کوئی جا
 پسند کروں جب شہر کی اندر بازار کی بیچ میں آیا تو ایک آواز دردمند میری کان میں آئی کہ اودھر کا میں نے تصد کیا
 اور اس شخص کی پاس جا کھڑا ہوا تو دیکھا کہ ایک سواری اپنا کھانگھوٹ رہا ہے اپنی دامن سیٹی ہوئی ہے اور میری طرف
 منہ پھیر کر کہا جسنی جھک کر پہچان لیا تو پہچان ہی لیا اور جسنی نہیں پہچانا تو میں بیان کرتا ہوں کہ میں سب سے پہلے
 میں ہی نکلا ہوں اور زبانی کا افسانہ ہوں اور لوگ میری خواستگار ہیں اور دامنو کی وقت کی آرام کا چیستان ہوں
 شہر و نکا اور انکی قلعو نکا اور پہاڑو نکے سختیو نکا اور جھگڑو نکا اور دیاو نکا اور چشمو نکا اور گروڑو نکا احوال مجھے
 دریافت کرو اور اوسکی سوا یہ بھی دریافت کرو کہ کون انکی حقیقت سے واقف ہے اور کون باطن جانتا ہے اور
 کون ظاہر اور کون اسستہ چلا اور بادشاہ اور انکی خزانہ اور انکی عمدہ چیزیں اور انکی کمانیں حقائق ہو اور علم کی طرف نکا
 اور بہاری بہاری کام اور زانو نکے بہانی ہی پوچھو کون انکی خزانہ کا بی ادای قیمت مالک ہو گیا اور کون کچھو
 قابض ہے اور کون مصلحت جانتا ہے۔ انا واللہ فعلت ذلک فقد سمرت بین الملوك الصید
 وكشفت استار الخطوب السوح انا واللہ شہدت حتی مصارع العشاق ومضت حتم
 ترمض الاحداق وحصرت الفصون الناعمات وجنیت ورد الخدود المودات ونفرت
 مع ذلک عن الدنیات نفو طبع الکرام عن وجوہ اللئام ونبوت عن الخزیات بنو السبع
 عن شنیع الکلام الشرح الصید الملک بناء الشئ لم یوافق المعنی پر میں یہ سب کام کر چکا ہوں
 میں بادشاہوں میں پہاڑوں اور بہاری بہاری مشکلیں حل کی ہیں میں عاشقو کی قتل میں حاضر ہوا ہوں اور
 مثل چشم بیار بہار ہوں اور نازنینوں کو میں نے جھکایا ہے اور گل خیرا وچنی ہیں اور مع ذلک کہینہ باتوں سے
 نفرت کی ہے کہ بزرگ کہینوں سے نفرت کرتی ہیں اور بدی کی کام ایسی ناپسند ہوئی ہیں کہ کلام بہ کان ناپسند ہوتا
 والان لما اسفر لی صبح المشیب وعلتی اتھذا لکبر عدت لاصلاح امر المعاد باعداد الزاد

فلم ارطريقاً اهدى الى الرشاد هما اناسا لکیرانی احد کمر اکب فرس وناثر هوس فيقول
 هذا ابو العجب لا ولكنى ابو العجائب عاينتها وعانيتها وامر الكباثر قايسةها وقاسيتها واخولا غلاماً
 صعباً وجدتها وهونا اضعتها وخالياً اشتريتها ورخصاً بعتها فقد والله صحبت لها
 المواكب وزحمت المناكب ورعيت الكواكب وانضيت المراكب ولا من عليكم
 فما اعدتكم الا الضرسى ولا حصلتكم الا النفسى ولكنى دفعت الى مكاره نذرت معهما
 ان لا اذخر عن المسلمين منافعها ولا بد من ان اخلع ربقة هذه الامانة من عنق
 الى اعناقكم فاعرض دواهي هذا في اسواقكم وليشتره متى من لا يتفرز عن موقف
 العبيد ولا يأنف من كلمة التوحيد وليصنعه من انجبت جدوده وسقى بالماء الطاهر عود
 الشرح الابته الشان البهجة والكبر وقايسة جارية في القياس ومن بين الامر من قدرت وقاسيت
 تخليف او ثمانا الكواكب گروه بالرفقة الجبل المعنى اوراب بڑيا آگيا اور شان بزرگی پيدا ہوئے
 آخر تکى صملا کا اور اوسکی سامان بہم کر نیکیا میں فی ارادہ کر لیا ہی اور اس استی سی بہتر کوئی راستہ نہیں
 کہ میں فی اختیار کیا ہی اور جو جگہ کوٹری پر سوار اور ہوس کا مرکب دیکھی تو کہیگا کہ یہ آدمی عجیب ہی پر میں عجیب
 دکھائی ہیں اور اونکی لمبی رنج اوٹھائی ہیں اور بہاری کام تکلیف کر کی حاصل کی ہیں اور عمدہ سخت کام
 موجود اور آسان ضائع کی ہیں اور حسنگی چیز خریدی اور سستی بیچ ڈالی بہت لوگوں کی صحبت اوٹھا
 اور بیٹھ میں دیکھی کہائی اور ستاری گنتاریا اور سوار یاں بلی کر دین کچھ احسان نہیں ہی یہ سب اپنی فریگی لیے
 اور اپنی نفس کی لمبی حاصل کیا ہوا اور یہ سختیاں جو میں اوٹھائی ہیں یہ نذر کی ہی کہ مسلمانوں کو منافع سے
 محروم نہ کروں اور یہ ضروری کہ اپنی ذمی تہیاری آدمی کر دوں اور یہ مصائب تمہاری بازار میں ڈال دوں
 اور یہ اسباب وہ ہی شخص خریدیگا کہ بندگان خدا کی کام پر آمادہ ہو اور کلمہ توحید سی تاک نہ چڑھائی اور اوسکے
 حفاظت وہ شخص کرنا ہی کہ اوسکی بزرگ شریف ہوں اور پاک پانی سے اوسکی پیدائش ہو۔
 قال عیسیٰ بن ہشام فدرت الی وجهہ لا علم علمہ فاذا هو واللہ شیخنا ابو الفتح الاسکندی
 وانتظرت اجفال العامة من بین یدیہ ثم تعرضتہ فقلت کہ یجل دواء قال یجل
 الکیس ما شئت واما البطن فلا فلما فرغ من مقابضہ صریحاً فقلت ادع الی هذا فانشأ یقول

وکت مشتاقا الی الامیر

وجدتم قافلة الحامیر

وفزت منهم بکرمی بعیدے	وبالذی یقضم من شعیرے
وبالذی انفق فی مسیرے	تخذ کت حوصلی وطیرے

الشرح الجھول الاجال الذباب المعنی عیسیٰ فی کہا میں اسکی گردہ پر کہ اوکو دریافت کرو تو وہ الفتح اسکندری محلہ اور میں فی یہ انتظار کیا کہ لوگ اسکی باس سی ہتھ جائیں اور میں اس سے متعرض ہوا اور کہا کہ کس قدر تیری دو اصل کچائی کہا جتنا تو چاہی تھیلی کہولی جائی اور جب وہ فارغ ہو چکا تو میں فی کہا تو فی یہ کام کسکی لیے کیا ہی تو یہ شعر پڑھے میں نے دیکھا کہ یہ گدھو کا ریوڑ ہی اور میں کسی اسیر کا شتاق تھا اور میں اپنے اونٹ کے دو حملوں سے اور اس سے میں اوکو جو کھلاتا ہوں اور اس سے کہ اپنے سفر میں اوسپر خرچ کرتا ہوں فتح مند ہوا تھے میں نے اپنے حوصلے کا اور اپنی فال بد کا ذکر کیا

المقامة الحادیة والعشرون

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال کنت باصفهان اعترم المسیر الی الری فحللتها حلول الفی توقع القافلة کل لمحۃ واترقب الرفقة کل صبحۃ فلما حو ما توقعتہ فودی للصلوة نداء سمعته وتعتین فرض الاجابة فتبعته فانسللت من بین الصحابة اريد الجماعة ادرکها واخشی فوت القافلة اترکها لکنی استعنت ببرکات الصلوة علی سعاء الفلاة فصرت الی اول الصفوف وملت للوقوف وتقدم الامام الی السجرات فقرأ فاتحة الكتاب بقراءة حمزة مد و همزة و بی المقیم المقعد فی فوت القافلة والبعد من الرحلة واتبع الفاتحة بالواقعة وانا اتصل بیل الصابر القلب واتقلی علی حجر الغیظ واتقلب و لیس الا السکوت والصابر والکلام والقبر ما عرفت من خشونة القوم فی ذلک المقام ان قطعت الصلوة دون السلام فوقفت بقدم الضرورة علی تلك الصلوة الی انتهاء السجدة وقد قطعت من القافلة وثیست من الرحلة الشرح العشاء تکلیف فلیہ گوشت بہوننا المعنی عیسیٰ فی کہا میں اصفہان میں کئی کا قصد کرتا تھا اور ایسا اضطرار تھا کہ جیسا سائے بقرار رہتا ہی ہر وقت اور ہر صبح قافلے کا اور ہمراہی کا انتظار رہتا تھا جب یہ امید برائی تو کچھ ایک ان کی آواز آئی اور نماز میں حاضر ہوئے فرض ہوا کہ اپنی پہلے ہونکی صف میں سے جدا ہو کر وہاں گیا کہ جماعت لیگی اور قافلے کے چلی جائیگا بھی خوف تھا یہ میں فی نماز کی برکت سی سفر پر مدد مانگی اور صف اول میں جا کھڑا ہوا اور امام آگے کھڑا ہوا اور سورۃ فاتحہ بقراءت امام حمزہ پڑھی اور قافلے کی جدا ہونیکا کچھ کو بہت قلق تھا اور امام فی سورۃ فاتحہ

بعد سورۃ وفتح شروع کیا اور میں صبر کرتا تھا اور سیر کرتا تھا اور مجھ کو معلوم ہو گیا تھا کہ اگر نماز توڑوں تو لوگوں خوش ہو جائیں گے
 لیکن میں نے یہ سب دیکھا کہ میں نے اپنا کھینچا اور قافلے میں اور منزل پر پہنچنے سے تو اس امید بھری چکا تھا —
 شروع ہی قوسہ للركوع بیوع من الخشوع وضرب من الخضوع لم اعهد من قبل ثم رفع راسه
 ویدہ وقال سمع الله لمن حمده وقام حتی ما شککت انه نام ثم ضرب بيمينه وانكب بحمین
 فوفت راسی اتخز خرجة فلم اربین الصفوف فرجة فعدت للمسجد حتی کبر للعود و
 قام ابن الزبائیة الى الركعة الثانية فقرأ الفاتحة والقارعة قراءة استوفی بها عمر الساعه و
 استأنف فیها ارواح الجماعة فلما فرغ من رکعتیه واقبل علی التشهد بلحیه ومال الی التخیة
 باخذ عیبه وقلت قد سهل الخرج وقرب الفرج قام رجل فقال من كان یحب الصیابة والجماعة
 فلیعزنی سمعہ ساعده الشرح نزل الماء من السماء الاذرع خساره الاعراض متوجہ کرنا المعنی پھر رکوع نہ
 ایسی خشوع کی ساتھ پڑھا کہ نبی نہیں دیکھا گیا اور سر اوٹھا کر سمع الله لمن حمده کہا اور اتنی دیر لگائی کہ گویا وہ
 نیند آگئی اور پھر اپنی ہاتھ بنا کر سجدی میں جا پڑا میں نے اپنا سر اوٹھا یا کھنٹی کا قابو دیکھا تو راہ نبی پھر میں پھر میں
 اور وہ سجدی ہی تکبیر کر کے بیٹھا اور چہنال کا اب کھٹ ثانیہ پر کھڑا ہوا اور سورۃ فاتحہ اور قارعہ اسطور پڑھا کہ تمام وقت
 پورا ہو گیا اور لوگوں کی جان بچھنی لگی اور دو رکعت پڑھ کر تشہد شروع کیا اور دونوں طرف سلام پیرا اب میں نے کہا
 ٹکنا آسان ہو اور راستہ آگیا کہ ایک شخص اوٹھا اور کہا کہ جو شخص دوستوں کی اور جماعت کی خبر مانگتا ہے ایک ساعت میں کہنا
 قال عیسیٰ بھیشام فلزمت ارضی صیاند لعرضی فقال حقیق علی ان لا اقول علی الله الا الحق
 ولا اشهد الا بالصدق قد جئتکم ببشارة من ینبئکم لکن لا اؤدبها حتی یطهر الله هذا المسجد
 من کل نذل محمد نبوتہ الشرح العرض آبرو آئندل الحقیر المعنی عیسیٰ نے کہا میں اپنی آبرو کی لیے
 وہیں ٹھہرا رہا کہ مجھے تو لائق ہی کہ حق اور سچ کہوں مجھ کو تمہاری پیغمبر صلعم کی طرف سے بشارت ہوئی پر جب تک وہ
 حقیر کہ نبوت کی منکر ہیں مسجد میں نخل نبائینگے میں ظاہر نہ کروں گا — قال عیسیٰ بن هشام فوطنی بالمسود
 وشدنی بالحبال المسود ثم قال لم یتصلی الله علیہ وسلم فی المنام کالشمس تحت الغمام البکا
 لیل التمام لیسیر والنجوم تتبعه ویسحب المذیل والملائكة ترفعه ثم علمنی دعاء ووصفا
 ان اعلم امته وقد کتبت علی هذه الوراق بخل ومساك وزعفران وساک فمن استویب
 متی وهبت ومن رد علی غن القرطاس اخذته الشرح السکر خوشبو المعنی عیسیٰ نے کہا

گواہ جو سخت رسیدوں سے باندہ لیا پر کہا میں نے آنحضرت صلعم کو خواب میں دیکھا کہ ابر میں آفتاب ہی اور
چودھویں رات کا چاند ہی تشریف لیجاتی ہیں اور ستاری اونٹنی بھی ہیں اور دامن میں بیٹی ہیں اور فرشتی اٹھاتی
اور ایک عالم تعلیم فرمائی اور وصیت کی کہ امت کو تعلیم کروں اور مشک اور عطران اور خوشبو سی لکھ لایا ہوں
جو مجھ سے مانگیگا دوں گا اور جو کاغذ کی قیمت دیکھائی ہوگا۔ قال عیسیٰ بن ہشام فلقد انثالت علیہ
الدرہم حتی حیرتہ فخرج وتبعہ متعجباً من حدقہ فی تحملہ من قدر وخصائی وقاۃ ملاحتہ
فی استماحتہ وربطہ الناس بحیلۃ واخذہ المال بوسیلۃ وھمت مسألۃ عن حالہ
فامکت وبمکالتہ فسکت وراودنی نفسی علی استبلاء حالہ والوقوف علی احتیالہ فنظر الیہ
فاذا واللہ شیخنا ابو الفتح الاسکندرؒ فقلت کیف اھتدیت الی ہذہ الحیل فتبسم انشأ یقول

التاس جمرنجون	واہرن علیہ حور وبرز	حتی اذ انت متہم	ما تشہیہ ففصر
---------------	---------------------	-----------------	---------------

الشرح التحمل مکررنا الوقاۃ بجمیاتی استماحتہ عطا جستن امکت مکان میں ٹھہرنا امکات لغت میں نہیں پاتا
التجویر اونٹ کی مہار پکڑ کر کہنچنا آبراز و تبریز اپنی فضیلت ظاہر کرتی رہنا التفریہ ڈرانا المعنی عیسیٰ نے کہا
ابا و سپر درہم بی در پی پڑنی لگی کہ وہ حیران ہو گیا اور دہانسی نکلا اور میں بھی اوسکی بھی ہوا اور اوسکی ہوسیار
اور سیکاری پر اور اوسکی فصاحت اور جمیاتی پر اور اوسکی سوال کی خوبی پر تعجب آیا اور لوگوں نے اس حیلے سے
اوسکو روکا اور اوسنی اوسنی اس سیلی سے مال لیا اور میں نے چاہا کہ اوسکا حال دریافت کروں تو روک دیا اور پانچ
کروں تو چپ پور ہوا اور اوسکی نظار حال پر اور حیلہ بازی پر میں نے قصہ کیا تو دیکھا کہ وہ ابو الفتح اسکندرؒ ہی
میں نے کہا یہ حیلہ کہاں ملا تو ہنس کر یہ شعر کہنے لگا لوگ گدھے ہیں ہانکتے رہو اور اپنی فضیلت اور
ظاہر کرتے رہو جب خواہش کے موافق اونسے مجھے تو لیکر چل دو۔

المقامۃ الثانیۃ والعشرون

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال حضرنا مجلس سیف الدولۃ یوماً وقد عرض علینا دابة
ع متی ماترق العین فیہ تسہل فلحظتہ الجماعۃ فقال سیف الدولۃ ایکم احسن صفتہ
جعلتہ صلتہ فکل جھد و بذل ما عندہ فقال احد خدمہ صلح اللہ الامیر ایت
بالامس رجلا یطاف الفصاحتہ بنعلیہ ویقف الا بصار علیہ یسئل الناس ویسقی الیاس
ولو امر الامیر باحضارہ لفضلہم بحضارہ فقال سیف الدولۃ علی بیہ ہیئتہ فطار احد

فی طلب ثم جاؤا الوقت به ولم يعلموا لای حال دعی شتر و ب استند فی وهو فی طهرین قد اکل الدهر
 علیه ما و شرب و حین حضر الشماط شمر البساط و وقف فقال له سيف الدلالة بلختنا
 عنك عارضة فاعرضها فی هذا الفرس و وصفه فقال صلح الله الامیر کیف به قبل ركو به
 و وثوبه و كشف عیوبه و غیوبه فقال اركبه فركبه و اجراه ثم قال صلح الله الامیر هو طویل
 الاذنین قلیل الاثتین و اسع المراتلین الثالث غلیظ الاکبر ع غامض الاربع شدید
 النفس لطیف الخمس ضیق القلعب رقیق الست حدید السمع غلیظ السبع دقیق اللسان
 عریض الثمان مدید الضلع قصیر التسع و اسع الخربعید العشر یاخذ بالسابع و یطابق بالراح
 یطلع بلائح و یضجک عن قارح یخذ وجه الحدید بمداق الحدید یحضرک البحر اذا ماج و السیل
 اذا حاج فقال سيف الدلالة لك الفرس مبارکاً فقال لازلت تاخذ لافاسی و تسبح الافراس
 الشرح الآثار الصبر الاکبر ہاتھ پائون انقض سبت و باریک پوشیدہ القلف بی خستہ اضلع بسلی القراج
 سبت انت یا کجلی التمر سینہ الساج تیرنی و الا اللالاح صبح کاستارہ الدق نعل المعنی عیسی فی کما کہ ہم کجلی
 سيف الدلالة کی دربار میں حاضر ہوں فی اور لیک گھوڑا ہماری سامنی آیا کہ جتنا نظر کرو اتنا ہی اچھا معلوم ہوتا جائے
 تو سب نے دیکھا اور سيف الدلالة بولا کہ جو اسکا وصف اچھا بیان کری وہ ہی الیلوی تو شخص فی اپنی کوشش اور
 اپنی علم کے موافق بیان کیا پر ایک نوکر بولا اللہ امیر کا ہلکا کری میں فی کل ایک شخص دیکھا ہی کہ میدان فصاحت
 خوب روان ہی کہ لوگ اسکو کتنی ہیں اور وہ سائل ہی اور محدود ہی اگر اسکی لائیکا حکم ہو تو وہ اپنی علم حاضری
 سب پر غالب لیکھا سيف الدلالة فی کہا جس ہیئت پر ہی لاؤ او سیوقت لا حاضر کیا اور اسکو خیر بنوئی کہ کیوں سیر
 طلب ہوئی ہی اور وہ جو آیا تو دو چادر اوڑھی ہوئی تھا کہ اونپر زمانہ گذر چکا تھا اور فرش مسند کی پاس اگر کھڑا
 تو سيف الدلالة فی کہا کہ تیرا علم بیان معلوم ہو اسی اس گھوڑکا وصف بیان کر اسنی کہا جب تک سوار ہو
 اور نہ کہ اون اور اسکا عیب اور حال معلوم نہو کیونکر بیان کر سکتا ہوں حکم ہوا سوار ہوا اور پیرا اور
 اللہ امیر کو اچھا کجی بڑی کان ہیں اور دو کم ہیں اور بہت صبر والا ہی تین نرم ہیں ہاتھ پائون سخت ہیں
 چارون باریک ہیں ہباری سانس والا ہی بانچون لطیف ہیں چوٹا ہی چھ چیزیں پٹی ہیں تیرے ہاتھ ہی سات
 چیزیں گاڑی ہیں زبان پٹی ہی آٹھ چیزیں چوڑی ہیں چوڑی بسلی ہی نو چیزیں کوتاہ ہیں سینہ کشادہ ہی دس
 چیزیں دور دور ہیں تیرا کوبھی کڑھ لیتا ہی نیزہ باز کو کہ مولد تیرا ہی صبح کی سار کی برابر بھلتا ہی دانست کاکر

ہنستا ہی نفل سی زمین کہو دتا ہی ڈرتا ہی جیسا دیا سوجھتا ہی یا رہی کہ سچے چلتی ہی سیفت الدولہ فی کہا
یہ کہو ٹاٹھکو مبارک ہو کہا آپ نفیس چیزیں لیتی رہو اور گھوڑی دیتی رہو — ثم انصرف وتبعته فقلت
لک علی ما یلیق بهذا الغرس من خلعة ان فسرمت ما وصفت فقال سل ما احببت فقلت
ما معنی قولک بعید العشر قال بعید النظر والخطو اعالی الحیین وما بین الوقبین
والجاعتین وما بین العرائین والمنحزین وما بین الرجلین وما بین النقبۃ والضفۃ
بعید الغایۃ فی السباق فقلت لافض فوک فما معنی قولک قصیر التسع قال قصیر
الاطرۃ قصیر المسفرۃ قصیر العسب قصیر القضیب قصیر العضدین قصیر الرسغین
قصیر النسا قصیر الظہر قصیر الوطیف قلت للہ انت فما معنی قولک عرض الثمان
قال عرض الجبۃ عرض الصهوة عرض الورك عرض الكتف عرض الجنب ^{العصب} عرض
عرض العکدۃ عرض صفحۃ العنق فقلت احسنت المعنی بہر جا اور میں اوسکی بچھی ہوا
اور میں فی کہا کہ جو وصف تمہی گھوڑیکہ کیا اوسکی تفسیر کرو تو مستحق خلعت ہو کہا جو چاہو پوچھو میں فی کہا
بعید العشر کی کیا معنی ہیں کہا دور سی ہو کہنا دور دور قدم مارنا اور کٹتی پڑی ہونا اور اکھوٹکی گڑھوں اور دونوں
پٹھوں میں فاصلہ ہی یعنی بہت لمبا ہی اور اوسکی نتھنوں اور نکسور و نمین فاصلہ ہی اور دونوں پاؤں میں فاصلہ
اور اوسکی کان کی سوراخ اور خسار و نمین فاصلہ ہی اور گڑھ و زمین سے دور جاتا ہی — قصیر التسع کی کیا معنی
کہا ایساں توڑی گوشت کم کوتاہ دم کوتاہ ذکر و نمون بازو کوتاہ ہڈی کوتاہ پیٹ کوتاہ لہجہ کوتاہ ہی ہاتھ
کوتاہ ہیں — عرض الثمان کی کیا معنی ہیں کہا چوڑی پیشانی چوڑا نہان چوڑا پیٹ چوڑا کندہ چوڑی پسلی
چوڑی پیٹھ چوڑی دم چوڑی گردن — فما معنی قولک غلیظ السبع قال غلیظ اللع غلیظ الخمر غلیظ العکود
غلیظ الشوی غلیظ الرسغ غلیظ الفخذ غلیظ الحبال فقلت للہ درک فما معنی قولک
دقیق الست قال دقیق الخصر دقیق الساکۃ دقیق المحفلة دقیق الایم دقیق اعلی الاذین
دقیق العرضین قلت فما معنی قولک لطیف الخمس قال لطیف الرکبۃ لطیف ^{الزیر}
لطیف البشرۃ لطیف الجبۃ لطیف الجحۃ فقلت حیاء اللہ فی معنی قولک غامض الاربع
قال غامض اعلی الکفین غامض المرفقین غامض الکعبین غامض الشظا قلت فی معنی قولک
لین الثلث قال لین المرفقین لین العرف لین العنک فقلت فما معنی قولک لیل الاثنین

قال قليل لحم الوج قليل لحم المتن المعنى غليظ السبع يهى بالتمه بانون سخت بهون تنهنى سخت دم سخت
کنیٹی سخت ہی ران سخت ہی اگر ٹی بچاڑی سخت ہی۔ دقیق است کی کیا معنی ہیں کہ اپنی کمر پٹی گردن
پٹی ہونٹ پتلا چڑکا نوک کی اوپر کا پٹی کمال گردن کی دونوں جانب پٹی ہیں۔ لطیف انھس یہ ہی زانوسینہ اندام
پیشانی بڑی نوک کی جوڑ لطیف ہیں۔ غامض الاربع یہی دونوں کند ہی دونوں کہنیاں دونوں ہون کنیٹی کی ہڈے
باریک ہیں۔ لین الثلث یہ ہیں لوشی کی جلی اور ایال انڈور نرم ہی قلیل الاثنین یہ ہیں چہر کا گوشت کم کا گوشت کم
نقلت من این منبت هذا العلم قال من الثغور الاموية وبلاد الاسكندرية
قلت انت هذا مع الفضل تعرض وجهك لهذا النذل فانشأ يقول

ساخف زمانك جداً	ان الزمان سخيف	دع الحمية نسبياً	وعش بخير ودریغ
وقل لعبادك هذا	يحبينا برغيف	الشرح النذل الحقیہ السخف الحقايرت الريف	

خوش عیشی ووسعت رزق المعنى البین فی کہا کہ یہ حکم کہاں پیدا ہوا کہا بنی امیہ کی حدود اور بلاد وکند
میں نے کہا تو باوجود اس فضل کے اس حقارت کی ساتھ رہتا ہی تو یہ شعر کہا زمانہ تجھے حقیر کرتا ہے کہ
وہ خود حقیر ہے غیرت کو بھول جاتا خوشی اور وسعت سی گذر کر اپنے اس غلام کو حکم کر کہ ہکو روٹی تیار کر دے

المقامة الثالثة والعشرون

حدثنا عيسى بن هشام قال كنت بالاهواز في رفقة متى ماترق العين فيهم تسهل ليس
فينا الا امر بكذا مال بض الجال اغتبط حسن الاقبال مرحوا ليام والليال فانضنا في العشرة
كيف نضع قواعد ها والاخوة كيف نحكم معاهد الشرب في اى وقت نتعاطاه والاينس
كيف نقيم ونتهاداه وفائت الحظ كيف نتلاقاه والشرب من اين نخلص والمجلس كيف
الشرح بجای من این نخصله کی من این تلاقاه مناسب المعنى عيسى بنی کہا کہ میں اہواز میں
اپنی ایسی پارونکی ساتھ رہتا تھا کہ قینا اونہیں غور کیا جانی حسن اخلاق ظاہر ہوتا جانی اور ہم میں نئی آرزوئی والا
نازمین جال والا ایک امر و تھا کہ باوجود حسن صورت کی خط نمایان تما زمانی کا اسید گاہ تھا پر ہم ایک صحبت اور
ایک برادری میں پہنچی کہ وہاں کی قاعدی کیونکر رہیں اور وہاں کی بہائی بند کیونکر مضبوط کہیں اور سزا
کسوت سپین پلائیں اور کس طرح دوستی قائم کہیں اور سوغات لیوین دیوین اور اوس مریکی جو جاتا رہا
کیونکر ملا کرین اور شراب کہا نسی الامین اور مجلس کیونکر راستہ کریں۔ فقال اخذنا على البيت

والنمل وقال اخر على الشراب والنقل وقال بعضنا على السماع والجماع وقصنا نجر اذ يال
 الفسوق حتى انسلخنا من السوق فاستقبلنا رجل وطمرين في يمنة عكازة وعلى كتفه
 جنازة فتظيرنا لما راينا الجنازة وتشا منا وارضنا عنها صقيا ووطونا د ونها كشحا فصاح
 بنا صيحا كادت لها الارض تنفطر والنجوم تنكدر المعنى اي في کہا شب گذاری اور جوانان را
 میرا تہی اور دوسرا بولا شراب اور نقل میری سرہی اور تیسرا بولا میں سماع اور جماع کا سامان حاضر کرونگا
 اور ہم فسق پر آمادہ ہوئی اور بار بار سی نکلی کہ ہماری ساسنی دو چادر اوڑھی ہوئی ایک شخص آیا کہ اوسکی ہاتھین
 شیشی کی سنگی کا حصہ تھا اور اوسکی کندھی پر جبارہ تھا تو یہ دیکھ کر اسنی ناکامی پر ہنسی بدغالی اور تشنگی کی
 کہ ہنسی اوس سی سو نہ ہیر اور اوسنی ہایک ایسی چیز ماری کہ زمین ہنسی لگی اور تک سیادہ بن گئے۔ وقال لترونها
 صغرا ولتكنها كرها ما لكم تطيرون من مطية كرها اسلافكم وسيركم ا خلافاً لكم وتعتقدون
 ميري اوطئنا اباكم وسيطوه ابناءكم اما والله لتخلق على هذه العيدين الى تلك الديدان لتقلدن
 بهذه الجياد الى تلك الوهاد وكان قد حان حينه وطلع جبينه ونجى كتم تطيرون كانكم تحيرون
 وتكوهون كانكم منزهون هل تنفع هذه الطيرة يا فجرة الشرح التقدیر گمن آتی ہی سنتی ہو خدا کی قسم
 زمین پر ان کہ اوس میں کچھ نہ ہو المعنی اور کہا کہ اب تم جازیکو بہت حقیر جانتی ہو اور ناچار اسپر سوار ہو گے
 تمہاری بزرگ جو اسپر سوار ہو چکی ہیں اور تمہاری اولاد بھی اسوار ہوگی تم اس سی بدغالی ہی ہو اور اوس زمین
 ویران میں کہ تمہاری باپ دادا آئی ہیں اور تمہاری اولاد بھی آئی ہو الی ہی آئی ہی تمکو گمن آتی ہی سنتی ہو خدا کی قسم
 ان لکڑیوں پر اوٹھا کر ان کپڑوں کی طرف لائی جاوگی اور ان سواروں پر سوار ہو کر ان لکڑیوں میں پہنچائی جاوگی اور وقت
 اوسکا آہنچا کہ پیشانی تو اوسکی نمودار ہی افسوس ہی کیا تمکو کچھ اختیار ہی کہ بدغالی لیتی ہو کیا تم منرہ ہو جو
 ناپسند کرتی ہو ای فاجر یہ بدغالی کیا تمکو فائدہ بخشگی۔ قال عيسى بن هشام فلقد نقص علينا
 ما كنا عقدناه وابطل ما اردناه فملنا اليه وقلنا ما اوجنا الى وعظاك واعشقنا
 للفظاك ولو شئت لزدت المشرح ما اوج وما اعشق فل تعجب المعنى عيسى بنی کہا
 جو کام ہمنی شہر ایتما خراب ہو گیا اور جو ارادہ کیا تھا باطل ہو گیا اور اوسکی طرف مڑی اور بولی کہ ہم تیری
 وعظ کی محتاج ہیں اور تیری کلام کی عاشق ہیں اگر چاہو تو کچھ اور بیان کرو۔ فقال ان وراءكم
 موارد انتم وادوها وقتدسرت اليها عشرين حمزة

وان امر قد سار عشر نجيحة الى منهل من ورحه لقریب

وفوقکم من یعلم اسرارکم ولو شاء لہتک استارکم یعاشرکم فی الدنیا بحلمو ویقض علیکم فی الاخرة بعلم فلیکن الموت منکم علی ذکر لثلاثا تاویبکوفانکم متی ستشعرونہ لم یحجوا ومتی ذکرتموہ لم تمحوا وان نسیتوہ فہوذا کرکم وان کرہتموہ فہوذا کرکم وان غفلتموہ فہوذا کرکم
الشیح وقد سرتم الیہا عشرین حجة معنی درست نہیں ہر تجمع سرکش ہونا المراح اترنا اور واسم ہے اسکے سے درست نہیں ہو سکے ہیں **المعنی** تو کہا کہ تمہارے آگے ایسی جگہ ہے کہ تم وہاں پہنچنے والے ہو کہ بیس برس تک راہ چل چکے ہو اور ہر دمی گوبیس سال کی راہ پر چلا جائے مگر اس گھاٹ پر جانا بہت قریب ہے اور جو تمہارے اوپر ہر تمہارے احوال جانتا ہو اگر چاہے تو تمہارے راز افشا کر دے دنیا میں علم سے تمہارا کتنا بڑا ہے اور قیامت میں اپنے علم سے پتہ حکم کرنا ہر چاہیے کہ موت یاد کرتے ہو تاکہ فعل بدنہ کر سکو موت کو اپنا شعار کرو اور تو سرکشی نہ کرو گے اور اوسکو یاد کرو گے تو نہ اتر او گے اگر تم موت کو بھول جاؤ گے تو وہ خود یاد آنے والی ہر زبان پر آئے گی تو خود پہنچنے والی ہر آدمی غافل سو جائو گے تو خود سیدار کرنے والی ہو۔ قلنا لہ فمأ حاجتک قال طول من ان یجد والا کثر من ان یعد قلنا فساخر الوقت قال رد فانتا لعمرو ودفعہ نازل لا مرقلنا لیس ذلک الینا ولكن ما شئت من متاع الدنیا وزخر فہا فقال لا حاجة لی فیہا قد تقی الیہ فاذا هو واللہ شیخنا الاسکندری **المعنی** ہننے کہا تجھ کو کیا حاجت ہے کہ اس سے زائد اور شے سے باہر ہننے کلام یا نہ کیا امر و پیش ہر کہا عمر گذشتہ واپس ہوئے اور حادثہ مرفوع ہوئے ہننے کہا ہمارا یہ مقدمہ نہیں ہے پر دنیا کی سائش امر آرائش کیا لگتے ہو کہا اوسکی تو کچھ حاجت نہیں ہو میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ ہلکا ہوا بالفتح سکتا ہے

المقام الرابع والعشرون

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال سئیت الا اذا وانا بغد اذ ولیس معی عقد علی نقد فخرجت اخترق محال حتی اخلت لکفر فاذا انا بسوادی برکض بالجھد حمارة ویطرف بالعقد اذ ارہ فقلت ظفرنا واللہ بصید وھی اللہ یا ابنا زید من این اقبلت واین نزلت ومتی وافیت وھلمو الی البیت **الشیح** الا خترق ہوا کا گزندہ نازا ذنوعی جتر سوادی دیاتی اگر کھڑے رہنا **المعنی** عیسیٰ نے کہا جب میں بغداد میں تھا تو ازانکی غنائش ہوئی اور اوسکی منڈیوں میں پھرتے پھرتے کریمین آیا کہ ناگاہ کہیں یاتی آدمی پتا لگا بہت دوڑتا ہوا اور اپنا تہ بند باندھتا ہوا ملا تو میں نے کہا خدا کی قسم ایک

شکار ہاتھ لگا کر بوزید جیتے رہو کمان سے آیا اور کمان ٹھہرا اور پھر کب ملے گا اور میرے گھر تک چل۔
 فقال لسوادی لست بابی زید و لکنی ابو عبید فقلت لعن الله الشيطان انسانك
 طول العهد والبعده فليكبوك اشابك كمدى ام شاب بعدى فقال قد نبت العشب على منته
 فتوجعت واسترجعت وقلت ان الله ولا قوة الا بالله ونفسي في سبيل الله فمدت
 يدا لبدار الى لصدار و احرك زيقه اريد تمزيقه فقبط لسوادی على خصري يجمعه
 وقال نشدتك الله لا تحرقه قلت فهلوا الى لبیت نصب غداً والى لسوق نشتر شواء
 والسوق اقرب وطعامه اطيب فاستقرته حمية القرم وعظفته عطفة اللحم وطمع و
 لم يعلم انه وقع ثم اتينا شواءاً يتغاطر شواءه عرقاً ويتسائل جو ذابيه مرقا فقلت افرز
 لابی عبید من هذا الشواء وزن له من تلك الحلواء واختر له من تلك الاطباق وانضه
 عليها اوراق الرقاق ورش عليه شيئا من ماء السماق لياكله ابو عبید هنيئاً
الشرح الشب گھاس لہ منہ تربا لصدار پیر بن الزرق گریبان آتھرق پارہ پارہ کرنا انھہ کر نہ پیکہ آجھ
 صیغہ جمع مؤنث جمع مراد پنجہ ہر نشہ تک شد اللہ کے واسطے میں ناگتا ہوں نصب نشتر مجزوم جواب ہلم والاعداء
 صبح کا کھانا الاستقر لافراٹھیر ناٹھیر ناٹھیر افعال مبالغہ آجھ ذابہ قسم حلوا جیسا مخزن الادویہ میں کھا کر آلا فرار
 جد کرنا انضہ تہ بہ تہ لگانا آتش چھ کرنا السماق خالص مسکہ یا دودھ الملعنی دہ دیہاتی بولا کہ میں بوزید
 ہوں ابو عبید ہوں میں نے کہا اللہ شیطاں پر لعنت کرے کہ سابقہ ملاقات بھولا دیا تیرا اب سیاہی جوان ہر جوہر
 سامنے ٹھایا میرے بعد بڑھا ہو گیا کہا او سکی تو مٹی پر گھاس بھی جگمگی سو میں زور مند ہوا اور اتا لہ و اتا لہ
 راجھون اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور میری جان بھی اللہ ہی کے لیے ہر اور میں نے او سکی صدیقی
 ہاتھ بڑھایا کہ او سکا گریبان پارہ پارہ کر ڈالوں اور دیہاتی نے میری کمر پر ہاتھ ڈالا اور بولا کہ خدا کے لیے میرا گریبان
 چھاڑ میں نے کہا گھر چل کہ وہاں کھانا ملے گا اور بازار میں چل کہ بھونا ہو گوشت لینگے کہ بازار پاس ہر او کھانا پاک ہو
 او سکو دعوت کی حیرت نے ٹھیر لیا اور غراش طعام و سکو پھیر لائی اور لالچ کیا اور یہ نہ جانا کہ چنس گیا پھر ہم کبابی کے بیان
 کہ او سکی کباب پکتے تھے اور مٹھن کا شور بابتا تھا میں نے او س سے کہا کہ ابی عبید کے لیے یہ کباب دو اور شیرینی تو کہ
 اور ان رکابیوں سے بھی مے اور سپر وٹیاں رکھ دے اور خالص مسکہ او سپر چھ کرے کہ اچھی طرح تناول فرمائے
 قاضی الشواء بساطورہ علی زبدۃ تنورہ فجعلھا کالکحل سحقا وکالطین دقا وقلت للجلس

ثُمَّ جَلَسَ وَمَنْبَسٌ وَمَنْبَسٌ حَتَّى اسْتَوْفَيْنَاهُ وَقُلْتُ لَصَاحِبِ الْحُلُوءِ أَزْنَ لَا بِيْعِيدَ
مِنَ اللَّوْنِ فَجَرَّ طَلَيْنَ فَإِنْ أَجْرِي فِي الْحُلُوقِ وَأَمْرِي فِي الْعُرُقِ وَلِيَكُنْ لَيْلِي الْعَمْرُومِي الْمُنْشَرِ
دَقِيقَ الْقَشْرِ كَثِيفَ الْخَشَوِ لَثِي الدَّهْنِ كَوَكْبِي اللَّوْنِ يَذُوبُ كَالصَّمْغِ قَبْلَ الْمَضْغِ لِيَأْكُلَهُ
أَبُو عَبِيدٍ هَنِيئًا قَالَ فَوَزَنَهُ ثُمَّ قَعَدَ وَقَعَدَتْ وَجَرَدَ وَجَرَدَتْ حَتَّى اسْتَوْفَيْنَاهُ
الشرح النفس الكلام المعنى كبابي فی اپنی خالص نخت کی چو سیسی جدا کی اور ایسا پیسا کہ باریک سر کیا
اور مین فی اوسکو کہا بیٹھو وہ بھی بیٹھا اور مین بھی بیٹھا نہ وہ کچھ بولا اور نہ مین کچھ بولا یہاں تک کہ ہم کہا چکے
پھر حلوائی سی کہا کہ ایک سیر بادامی حلوا تولدی کہ وہ حلق مین نرم اترتا ہی اور گوشت مین خوب پھیلتا ہی تاکہ رات
عمر بھر کی ہو وی اور دن قیامت تک کا چمکا پتلا ہو اور اندر بہر اہو ہو موتی کا تیل ہو ستارو کا رنگ ہو عجیبی
پہیلی گوند کی طرح گہبائی تاکہ ابو عبیدہ تناول فرمائی تو اوسنی تولدی یا ور وہ اور مین بھی اور ہتھیا کر لو کہنا کہا یا
ثُمَّ قُلْتُ يَا أَبَا عَبِيدٍ مَا أَحْجَاكَ إِلَى مَاءٍ يَشْتَعِبُ بَشَلْ لِيَقْصَعِ هَذِهِ الصَّارِقَ وَيَفْتَأَ هَذِهِ الْقَعْوَالَةَ
اجلس يا أبا عبید حق انتك بسقاء يحيينا بشربة من ماء ثم خرجت وقعدت بحيث لا
ولا يراني انظر ما يصنع به الشرح الشبعة شراب مین بانی ملا الشرج برف انقصع پیاس جہاں آفتاب
توڑنا المعنى بہر مین فی کہا ای ابو عبید اب ہو کو بانی کی حاجت ہی جسمین برف ملا ہو تاکہ اس غذا کی نصرت
اور حرارت کو توڑی تو یہاں بیٹھا کہ مین سقا بلاؤں کہ وہ پانی پلائی سو ٹکڑ مین سیسی جگہ بیٹھ گیا کہ وہ چھٹی
اور مین اوسکو دیکھوں کہ اوسپر کیا معاملہ گذرتا ہی — فلما أبطأت عليه قام السوادى الى حمام
وتعلق الشواء بعد امره وصاحب الحلو بازاره وقال لا این غن ما أكلت فقال أكلت ضيفاً
فلكمه لكمه وثقی عليه باطمه ثم قال الشواء واک متى دعونا ذن يا أخا القبة غشترين
والاذق ثلثه وتسعين الشرح اللکک کہو نسامنا المعنى جب مین فی دیر لگائی تو دیہاتی اپنے
گھس کی طرف اوٹھا کبابی فی اوسکا کلام پڑا اور حلوائی فی اوسکا کمر بند اور کہا کہ جو تو فی کہا یا ہی اوسکی نیت
کہاں ہی کہا مین تو حمان آیات اب و سیر گونسی اور تپڑ پڑنی لگی اور کبابی فی کہا مین فی تھک کو ب عوت دی تھے
اوتھسکی بھائی تیس درہم دی ورنہ ترانوئی گونسی کہا — فجعل السوادى بيكى ويحل عقد باسنا
ويعيم دمعا بارحانه ويقول لم قلت لذلك القربان انا ابو عبید وهو يقول انت ابوزيد فانشدت

اعمل لوزنك كل آله	لا تقعدن لكل حاله	وانهض لكل عظيمه	فالمرء يعجز لاصحاله
-------------------	-------------------	-----------------	---------------------

الشرح

الشرح الاول جمع من سنین المعنی ابیہاتی روتا تھا اور اپنی باؤں گھلیاں چاہتا تھا اور آستین آستین چھتا تھا یہ کہتا تھا کہ کوئی بند کر دے کہ میں کو عبیدہ بن ہونی تو مجھ کو ابو زید کہنا تاجب میں نے شعر عربی اپنی رزق کی ایسی ہر سبب ہو گئی اور کسی حال میں بیٹھنا چاہی اور ہر کام عظیم کیا وہ ہونا چاہی اور انسان بیشک عاجز بھی ہو جاتا ہے

المقامة الخامسة العشرین علی لسان العربیاء

حدثنا عیسیٰ بن عیسیٰ بن ہشام قال بینا نحن بمرحان فی مجتمع لنا فنحدث بمعنا یومئذ رجل العرب حفظاً ورویة عیسیٰ بن بدر الغزالی فأضی بنا الکلام الخ فک من اعرض عن خصی حملاً و عن اعرض عن احتقار حتی ذکرنا الصلتان للمعبود واللعبین المنفری وماکان من احتقار جویر والفرزدق طعماً المعنی بمقامہ ثم یث عربی زبان محاور و غیر ہی - عیسیٰ فی کہا جب میں جرجان میں اپنی یاروں کیساتھ رہتا تھا اور ہر قسم کی باتیں کہتا تھا تو وہاں ایک شخص عرب عیسیٰ بن بدر الغزالی بھی تھا جو گو گو کا کلام یاد کرتا تھا اور روایت کرتا تھا یہاں تک کہ وہ گو گو کا بھی ذکر کرتا کہ اپنی دشمن ہی چلتا یا تجارت اعراض کرتی ہیں چنانچہ جرجیر اور فرزدق فی جو صلتان معیدہ اور عین بن نفیر کی تجارت کی ہی اوہ بھی کر آیا فقال عیسیٰ بن بدر سأحدثک بعاشد تہ عینہ ولا احد شکو عن غیرہ بینا انا انسینو فی بلاد بنی تمیم ثم ریحلاً انجیبت وقائد اجنیبة اذ عن لی راكب علی ورق جعد اللغام فصاد منی حتی اذ اصاب الشبیخ بالشیخ فمضوا بالسلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ فقلت وعلیک السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ من الراكب المجید الکلام بتحیة الاسلام الشرح الاول رقی اور بنیہ کہ سیاہی ہی جھلکتی ہو اللغام جگال جعد اللغام بہت جگال والا شیخ الجعد المعنی عیسیٰ بن بدر ابو الکلام بن جواہری الکلمہ سی ویکھا ہی کہتا ہوں اور کسی کا سنا ہوا بیان نہیں کرتا ہوں کہ میں اپنی اونٹنی پر سوار اور اپنے گھوڑے کو پی ہوئی بنی تمیم کی بلاد میں پرتا تھا کیا ایک شہسوار میری سامنی آیا کہ گویا مجھ سے بڑگیا تو السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ میں نے سلام کا جواب دیا کہ یہ سوار کون ہی جو ایسا چیخ کر سلام کرتا ہی - فقال انا غیلان ابن عقبہ فقلت مرحباً بالکریم حسبہ الشہید حسبہ السائر منطقہ فقال رجب اذ یاک وعزنا دیک فمن انت فقلت عیسیٰ بن بدر الغزالی فقال حیالک اللہ نعم الصدیق والصاحب والرفیق و سرنا فلما ہجرنا قال لا نقول یا عیسیٰ وقد صهرتنا الشمس فقلت انت وذاك فسلنا الی شجرات الکاکھن عذاری متبرجات وقد نشرن غدا ثم هن لا تلاتی تجاھمن

الشرح الالاء ایک درخت کڑوا قاموس میں لکھا ہے کہ معروف ہے المعنی کہا میں غیلان عقبہ ہوں بیٹے
 کہا مہر جہا حسب بزرگ ہے نسب مشہور ہے کلام اوسکا جاری ہے کہانتاری ہرز میں آباد ہے اور تہمارے مجلس
 باغرت ہی تو کون ہی مین نی کہا عصمتہ بن قرار ہے کہا اندر جھکوزندہ رکھی بہت اچھا دوست ہے بہت اچھا
 رفیق ہے اور آگے چلی جبے و پھر ہوئی کہا اسی عصمتہ ہم دسوپ مین جگہ کسی غار مین جلیں مین نی کہا بہتر ہم
 درخت الاہ کی نیچی اور تری کہ اوسکی ڈالیاں ایسی تھیں کہ جوان عورتیں اپنی سینڈ تھیاں کھولی ہوئی کٹری ہرین کو
 سامنی جھاو کی درخت تھی۔ فحطنا من رحالنا و نلنا من طعامنا و کان ذوالرمتہ زھید
 الاکل فصلینا و وائل کلا لحد منا الی ظل اثلہ یزید القائلۃ واضطج ذوالرمتہ و ادرت ان اصنع
 بنفسی مثل صنیعہ فولیت الارض ظہری و عینای لا یملکھما غمض فنظرت غیر بعید
 الی ناقتہ کوماء قد ضحیت و غبطھا ملق و اذا رجل اخرنا ثم یکلأہ اخرنا عسیف و اسیف
 فنہیت عنہا و انا و السوال عما لا یعینہ و نام ذوالرمتہ غرا ثم انتبه و کان ذلک فی
 ایام مہلجائہ لذلک الموضع عقیرتہ و انشد الشرح ناقہ کو ما بڑی کو بان الی اوٹنی العبط کجا
 الکلاء الحفاظۃ المعنی ہم اپنی اوٹنیو نہی اوتری اور کہا ناگیا یا اور ذوالرمتہ بہت کم خوراک تھا پھر مہنی نماز پڑھ
 اور پھر شخص جہا کی سایہ مین سوئی چلا گیا اور ذوالرمتہ ہی لیتا اور مین نی ہی ایسا ہی ارادہ کیا اور زمین پر
 گر گئی اور ابھی آنکھ کھلی تھی کہ موڑی دو ایک ڈنٹی کٹی ہوئی اور اوسکا کجا وہ گرا ہوا دیکھا تو ایک شخص اور ایک
 اوسکا گھمبان ہی شاید اوسکا خدمتگار ہی یا نگلسا رہی مین چپ رہا کہ پوچھنے سے کیا فائدہ اور ذوالرمتہ خوب
 سویا اور پھر جاگا اور یہ وہ زمانہ ہی کہ ذوالرمتہ نی اوسکی بھجی تھی تو اوسنی ایک چیخ ماری اور یہ شعار پڑھی ۵

الظہر العاصف الراس

امن مية الطلل الدارس

الطلل نشان خانہ دارس شاہوا الظہر بسترہ العاصف کوڑا الراس چپانی والی۔ کیا یہ نشان کسی پرانے
 گھر کی مین جھکوزندہ نے غبار مین چپا دیا۔ فلم یبق غیر شجیم القذال و هو مستوقد مالہ قابس
 شجیم سر ہوا ہوا قذال کو پری مستوقد آتش زدہ قابس قبس آتش چنگاری۔ اور سوائے ہوئی ہوئی کو پریون کے
 کچھ نہ اور مال مین اوکے آگ لگی ہے۔ و حوض تثلوم من جانبہ و مختلف اثر طامس
 تثلوم کبیر الدثور و الطمس المحو۔ اور حوض کے سب کنارے ٹوٹ گئے اور محض ویران و بے نشان ہے۔
 و عہدی بہ وہ سکنت و موتیہ والانس والانس اور و نشان اور سیدہ مشوقہ کے ساتھ کجوتی اور شکین ہے

کائی ہمتہ مستغفرہ غزالہ ترائی لہ عا طس عطا طس صبح روشن۔ میں بسبب صحبت میرے
 ہر ہی مستغفرین جو صبح کے وقت باہر نکلتے۔ اذاجتہا ردنہ عا طس ہر قیبت علیہا لہا حارس
 عا طس ترشہ۔ اگر میں اسکی یہاں آؤں تو قریب ترشہ و اور جو او سپر نگہبان ہے مجھکو نکال دیتا ہی۔
 ستاتی امر القیس ما تورا یعنی لہا الغابر لہا طس تا تورا حادثہ یقینی من العنا یہ رنج او ٹھما ہی الغابر آئندہ
 الہا حاضر۔ امر القیس کو ایسا حادثہ پہونچا سب حاضرین اور آئندگان کو رنج ہے۔
 العز ان امر القیس قد الظبھا دا وھا الناجس ما جس و مرض کہ اچھا نہو۔ کیا تو فی یکما نمیکہ القیس کی
 ایسا مرض لگا کہ اس سے اچھا نہیں ہوا۔ هو القوم لایا لمون الھجا ابو دھل یالم الحجر الیابس
 یہ لوگ ہجو سے رنجیدہ نہیں ہوتے ہیں اور کمین سخت پتھر بھی رنجیدہ ہوتا ہے۔
 ضاحک فی العلی ماکب ہو ما لھم فی الوغا قارہن۔ انکم سنی بزرگی حاصل کی اور نہ جنگ کی فی سوار آیا
 اذ اطمع الناس للمکرمات فطر فھو المطرق الذاعس الطوفانکھ اطراق آنکھہ جھکا نہ بیچے دیکھنا۔
 جب لوگوں کی آنکھ بزرگی پر اوٹھتی ہے تو اونکی چہنہ ہی آنکھیں اونگھتی ہیں۔

یعاف الاکارم اصھا کم فکل ارام لھم عا طس العیافہ الکر اہتہ تھما جمع صہر اما دار ابل نان بیوہ
 بابی مرد عا طس عورت کہ بڑی عمر تک بی مرد رہے۔ بزرگ اپنی داماد کو ناپسند کرتی ہوتی اونکی عورتیں عمر درازی تک بی بی بی
 عمر طہ فی حیاض اللامہ کما د عس اللامہ عس فطر طہ د ائم العس کمال میں کچھ ہرنا۔ ہمیشہ سے
 ملاست میں ہیں جیسا کمال میں کچھ ہر کر گڑتی ہیں۔ قال فلما بلغ هذا البيت تنفض ذلك النائم
 وجعل عیس عینیہ ویقول ذوالریمۃ یعنی النوم بشعر غیر ملتفق ولا ساثر فقلت یا غیلان
 من هذا فقال الفرزدق یحیی ذالمتقال واما عجاشع الارذلون فلو یسوق منتہم راجس
 سبیلھم من مساعی الکرام عقال یحبسہم حابس الشیح ملتفق غیر فرین نادرست تجاشع من
 راجس برابر ان تجابی واما عجاشع الارذلون کی واما المجاشع والارذلون درست ہی۔ المعنی جب شعر چڑھا
 تو وہ سونی والابیدار ہو اور اپنی آنکھیں پوچھتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ ذوالریمۃ اپنی ایسی شعر سی جو نامر بوطہ ہی اور
 نامشہوری محبی سونی نہیں بتا ہی میں نے غیلان سی پوچھا کہ یہ کیوں ہی کہا فرزدق ہی اب ذوالریمۃ فی جوش میں اگر
 یہ شعر کہا تو دل میں مند لوگوں کی پیدائش اب پاک باران سی نہیں ہی جٹان بزرگ بزرگی کی لمبی سے
 کرتی ہیں ان جانی سی وہ لوگ رکی ہوئی ہیں۔ فقلت لان یسوی وینو ویغتم هذا لو فضلت با لھجاء

فوالله ما زاد الفزدق على ان قال فتجاءل العباد الرميعة ان تعرض لثلى بقال منخل شرعاً ودمق
كان لمسمع شيئاً وسارخ والرمته وسهرت واني لا رى فيه انكساراً حتى افرقنا
الشرح السور والثور اليجان جوش مارنا احتمال دوسر کا کلام اپنی نام پر جاری کرنا المعنی میں نی کہا
اب جوش میں آتا ہی اور غمگین ہوتا ہی اور میں نی سچو کہنی میں او سکوفضیلت ہی ہی تو قسم ہی خدا کی فرزدق نے
اس سی زیادہ کچھ نکلا کہ امی ذوالرمہ تیرا بھوکہ تو اور کی کلام سی مجبسی تعرض ہوتا ہی وہ پرسو فی چلا گیا کہ گویا
کچھ سنای ہی نہیں اور میں اور ذوالرمہ دو لون چلی گئی اور بیتک کہ ہم جدا ہوئی او سمین نیاز مندی پاتا رہا

المقامة السابعة والعشرون

حدثنا عيسى بن هشام قال لما جهز ابو الفتح الاسكندر مولد التجارة اقدع يوصيه فقال
بعد ما حمد الله واتى علي وصلى على رسول الله صلى الله عليه وآله يا بنى انا وان وثقت بمتى
عقلك وطهارة اصدك فاني شفيق والشفيق بسوء الظن مولع وليست ام عليك النفس سلطانها
والشهوة وشيطانها فاستعن عليها نهارك بالقوم وليك باليوم انه لبوس طهارته
الجميع وربا انت الهجوع واللبس اشتر الا لانت سورة افهمتها يا بن المشومة وكما احتسب عليك
ذاك فلا امن عليك لصدين احدهما الكرم واسم الاخر القرم الشرح مولى
حارث بن قماره ابره بظانه ستر اشتر كرش السورة الغلبة القرم كمانا المعنى عيسى كمانا ہی جبا ابو الفتح اسكندر ہی
اپنی بیٹی کی امی تجارت پر جانی کا سامان کر دیا تو بعد حمد و ثنا اور درود رسول خدا کی یہ کہا کہ امی بیٹی تیری بدستی عقل پر اور تیر
پاکیزگی اصل پر کو مجھ کو عمار ہی پر میں تیرا شفقت فرما ہوں او شفقت والا ہر وقت بداندیش ہوتا ہی نفس ہی اور او کے
غلبی ہی اور شہوتی اور او کی سرکشی سی بھگوان اور اطمینان نہیں ہی تو دن بھر روزہ کرنا اور رات بھر سوتی رہنا اس
لباس کا ابرہ پہنوک ہی اور استر نیند ہی جو سرکش یہ لباس پہنتا ہی او سکا زور و شور جاتا رہتا ہی ای بد بخت کی بیٹے
میں نی مجھ کو سمجھایا جیسا بھگوان سکا ڈری اور ہی دو چور ونسی ڈرتا ہوں ایک کرم ہے اور دوسرا کمانا ہی —
فاياك واياهما ان الكرم اسرع في المال من السوس وان القرم اشأم من البسوس ودعني
من قوطم ان الله كريم انها خدعة الصبي عن اللابن بلى ان الله لكريم ولكن كرم يزيدنا ولا ينقصنا
ويبغضنا ولا يبغضه ومن كانت هذه حال فلتركهم خصاله فاما كرمك لا يزيدك حتى ينقصنا
ولا يريك حتى يريني الشرح السوس انمين جو کڑا پیدا ہوتا ہی اور وہ او سیکو کمانا ہی البسوس

بنی اسرائیل میں ایک عورت کا نام تھا کہ اوسکی خاوند کو یہ حکم ہوا تھا کہ تیری تین عاقلین قبول ہیں جو چاہو سو مانگو اور
جورونی کہا ایک عاقلی یہی ایک کہ میں سب بنی اسرائیل کی عورتوں کی خوبصورت ہو جاؤں اوسنی دعا کی اور وہ
سب سے زیادہ خوبصورت ہو گئی اب اسنی چاہا کہ اس خاوند سے جدا ہو وی جب اوسنی یہ ارادہ دیکھا تو دعا کی کہ عورت
گتیا ہو جای وہ گتیا ہو گئی اب اوسکی بیٹیوں نے اپنی باپ سے کہا کہ ہم کو سب عیب لگاتی ہیں ہماری ماں اپنے
اصل صورت پر ہو جای اوسنی دعا کی وہ اصل صورت پر ہو گئی تو یہ عورت ایسی بد بخت تھی کہ تینوں عاقلین قبول
اسی کی تفسیر میں تمام ہو گئیں اگر ارادہ پرورہ یعنی باسا مان ہونا اگر ارادہ شک میں اگر انسا اسکی معنی بہت نہیں ہوتی
المعنی ان دنوں ہی بچہ نہ کہ کرم تو مال میں گویا اونکا کثیرہ ہی اور بہت کہنا ہوسوس ہی زیادہ بد بخت کام ہی اور
یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کریم ہی کہ یہ بچہ بگودہ وہی دہو کا دیکر کہتا ہی اللہ کہیم ہی اوسکا کرم کہو یا دہو کہتا ہی اوسکا نقصان
نہیں ہوتا ہی اور بکوفہ دیتا ہی اوسکا زیان نہیں ہوتا ہی جسکا یہ حال ہو تو یہ محصل ہونا چاہی یہ تیر کرم کہو یعنی یہاں
بلکہ کہو کہ گتیا ہی اور بکجہ باسا مان نہیں کرتا ہی بلکہ بکجہ شک میں ڈالتا ہی — فجدایان لا اقول عبقری لکن
بقری افصمتہا یا بن الحبیثہ انما تخرج للتجارة وتنبط الماء من الحجارة و بین الاکل والاکلة
ایح البحر بیدان لا خطر والصيد غیر ان لا سفر افتقر کہ وہو معرض لثو طلبہ وہو معنی
الشرح لان لا اقول عبقری لکن بقری کی معنی درست نہیں ہو سکتی بین الاکلہ بالفتح لہو کہنا ان الاکلہ بالضم کہنا
دبیہ وغیرہ یعنی واحد الغوز شوار المعنی میں تجکو سمجھا چکا ہوں تو تجار کی یہی نکتہ ہی کہ تیر میں ہی بانی کجکا
اور کر دی کہانی میں اور کہانی میں بہت فائدہ ہیں پر خطر کچہ نہیں ہی اور شکار ہی پر کچہ سفر نہیں ہی کیا اسلی کی کہ
فائدہ روگردان ہی تو چوڑ دیکھا پراو سکو طلب کر گیا کہ پروہ ملنا تو بہت شوار ہی — افصمتہا لا اقل انہ
لما لا تنفق الا من الریح وعلیک بالخیر والمجد الذی فی الخلد البصل خصہ ما لم تذمہ ما لم تجع
بینہما واللحم لحمک وما اراک تأکلہ والحواء طعام من لا یبال علی ای جنبیہ وقع والو حبا
عیش الصالحین واکل کل علی الجوع مصححہ علی الشبع داعیۃ الموت ثم کن مع الناس کلا
الشریح تأخذ کل معہم واحفظ کلمہا معک یا بنی قد اسمعت وابلغت فان قبلہ فאלلہ
حسبک وان ابیت فاللہ حسبی الشرح الوجہۃ بالحاء لغت نہیں ہی الوجہۃ بالجمیم نقطہ
معنی درست نہیں ہیں الوجہۃ الوضیفہ مقدار مقرر معنی مناسب اور درست ہیں المعنی تیری ماں مرے
میں تجکو سمجھا چکا ہی فائدہ مال بہت خرچ کر صرف روٹی لکین کہنا اور سر کی اور پیاز کی بھی اجازت ہی مگر وہاں

اور انکو اکٹھا کرکھانا اور گوشت سی گوشت آہی پر میں نہیں جانتا کہ تو کہا ایگا اور شیون اوس شخص کا کہنا ہی کہ دیکھو
 یہ غم نہیں کہ انجام کیا ہوگا اور مقدار مقرر کرکھانا صاحبک عیش ہی اور ہو کہ کرکھانا خیر خواہی ہی اور پیٹ بھری کرکھانا پیغام
 موت ہی اور لوگوں کی ساتھ طرح پر کہ شطرنج بازی اونکی مال کی لہجی اور اپنی مال کی نگہبانی کا خیال رہی اسی شے کے
 میں فی خوب سنایا اور خوب سبھا دیا اگر قبول کر گیا تو اللہ کافی ہی اور اگر نہ مانیکا تو اللہ حساب لینی والا ہے

المقامة الثامنة والعشرون

حدثنا عيسى بن هشام قال اتفق لي نذر نذرتي في دينار اصدق به علي اشحنه جل
 ببغداد وسالت عنه فدلوني علي ابي الفتح الاسكندر ي فضيت اليه لا تصدق عليه
 ووجدته في رفقة قد اجتمعت عليه في حلقة فقلت يا بني ساسان ايتكم اعرف بسلعة
 واشحن في ضيعته فاعطيه هذا الدينار المعنى عيسى بن هشام كساي کہ میں فی اتفاقاً یہ
 نذر مانی کہ بغداد میں جو شخص بہت تیز زبان ہوگا او سکوا یک دینار دو گسا و ایسی آدمی کی تلاش میں تھا کہ
 لوگوں فی مجھ کو ابو الفتح اسکندر یکا بہتہ دیا میں ہاں گیا کہ او سکودینار دون میں فی دیکھا کہ وہ اپنی یارون پڑ
 ایک حلقی میں بیٹھا ہی تو میں فی کہا کہ ای بنی ساسان تم میں سی اپنا سامان کون خوب پچا تا ہی اور فن صنایع
 و ہر اہم میں کون تیز و چالاک ہی کہ میں یہ دینار او سکودون۔ فقال الاسكندر ی انا وقال الاخر من الجا
 لا بل اننا نناقشها وشا حتي قلت ليشتم كل منكما علي صاحب فمن غلب سلب من
 الشرح التناقش باہم متوجہ ہونا و التمارش گفتگو کا آپس میں لڑنا اکثر غالب ہو کر لینا المعنى اسکندر
 بولامین ہوں اور دوسرا بولا بلکہ میں ہوں و لون آپس میں لڑنے لگی میں فی کہا چاہیے کہ گالی گلوچ لڑیجی غالب ہو
 فقال الاسكندر یارب العجی یا کرب تموزیا و سخانی الکوزیا درهما لا یجوز یا فسوة النذین یا خجاء
 العنابین یا حدیث المعنین یا سنة البوس یا طر العروس یا کوب النخوس یا وطاة الکابوس یا تخمة علی الزوس
 یا امحبین یا رمد العین یا غداة البین یا فراق المحبین یا ساعة الحین یا مقتل الحسین
 یا نفل المدین یا سمة الشین یا برید المشوی یا ثرید النوم یا طرید اللوم یا دبة الزقوم یا منع
 الماعون یا سنة الطاعون یا نسی العید یا آية الوعید یا کلام المعید یا اقبح من حتی فی
 مواضع شتی یا دودة الکینف یا فرة المصیف یا تنخم المصیف اذا کسر الرغیف
 یا حبش المصوب یا طبع المصوب یا نكحة الصقوب یا وتلد وری یا خذ روف القدر یا اربعاً

لا تدس را بخور النسيان يا بول الحصى ان ياست الصبيان يا مأكلة العسيان يا دفع النعيان
 يا صناعة العريان يا كتاب المتغازي يا بخل الاهوازي يا فارقة الخايزي يا فصول الرائي
 والله لو وضعت احكم جليتك على الرند الثانية على نيا وند اخذت بيدك قوس قزح
 وندفت الغيم على جنب الملا ثكة ما كنت الا حلاجاً الشرح تموز دہو پکی شدت الوسخ
 میل گوز آنجورہ فسوہ پھسکی تنین اثر دہا شرطہ پاد کا بوس ایک مرض ہی کہ انسان نیند میں ایسا پڑتا ہی ہو سکی جو
 دہجاتی ہین اور وہ بل نہیں سکتا ہی التخمہ الحود حیدین ہوٹا بندر شین عیب خرید روٹی جو شور بی مینگی ہو بہان
 کہانا مرادی ادب شربت ماعون اگل اور پانی وغیرہ جو عا ونا سبذول ہی دعیہ خوف حتی شراب پیدا الکئیف یا یحنا
 جشہ جمالی اقصو الصقر جرج جانور شکاری الوند کہوٹی الخذروف کہد کہد کی آواز القدر ہانڈی انجمنگی دل
 السبت نیند انجناب جنب و پہلو اندف و الخرج روئی دہنکنا الاہواز جمع ہوز الخلق الناس اور بصری یونج علی ہین
 المعنی اسکندری بولا ای بڑھیا کی سردی اور ای دہو پکی شدت ای آنجورہ میل یاد رہم غیر مرقع ای ناز دہی
 چسکی ای نامہ کی شرمندگی ای لوگوں کی کہانی ای سال قضا ای دولہن کی پاد ای نخوس ستاری ای کا بوس کی تکلیف
 بالکے دس کی حدود ای سبذ کی مان ای آنکھ کی میل ای جدائی کی صبح ای دوستوں کی فراق یا توئی گھری یا حسین
 علیہ السلام کی قتل گاہ ای قرض کا بوجہ ای عیب کی علامت ای بیخبری کی قاصد ای انہن کا کہانا ای ملامت کے
 بڑاری ہوئی ای ناگہانی کی شربت ای ناگ پانی کی منع کرنیوالی ای طاعون کی سال ای عید کی روز خبر مرگ دینی وائے
 ای خوف کی آیت ای اوس شخص کی کلام جو ایک ہی کلام بار بار کہی ای وہ کہ چند جا شراب پی آئی ای پانچانی کی کڑے
 ای جائز کی چادر ای صاحبانہ کی آنکھ مار جب روٹی کم ہو جا یا نشی والی کی انگڑائی ای جو امار ہی ہو سکی اسیدای چرخ
 سانس ای گھومیں کی کہوٹی ای ہانڈی کی کہد کہد ای جسکی چارون ہاتھ پائون نہیں ہتی ہین یا بھولنی کی تکلیف
 ای خفی کی پیشاب ای بچوں کی نیند ای اندھو کا کہانا ای آنکھ سے دیکھ کر ہانڈی والا ای تنگی کی بیچانی ای جہاد کی نصیبت
 ای لوگوں کا بخل ای رسوا کا ہنگنا ای مصیبت زدہ کی بیہوشی خدا کی قسم اگر ایک پائون رو نہیر کہی اور دوسرا دنیا وند
 اور قوس قزح پر قبضہ کر لی اور فرشتوں کی بازو پر بردہ تنگی تو ہی تو دہنیا ہی ہی — فقال الاخری اقداد القرد
 بالبوہ الیہو یا فسوق السوق یا نکھت الاسوق یا صرطۃ فی السجود یا عدمافی الوجہ یا کلبا فی
 المراسش یا قرد فی الفراش یا قرد عینہ عا ش یا اقل من لاش یا دخان النفط یا صنان الابط
 یا زوال الملک یا ہلاک الہلاک یا بذل الطلاق و منع الصداق یا وحل الطريق یا ماء علی الوبق

یا حُرَّکَ العِظَمِ یا مَجْلَ الحُضَمِ یا مَجْلَ المِصْبِیا مَجْلَ المِلْحِ یا قَلَمَ الاسنانِ یا سِیَّحَ الاذانِ یا اَخِرَ
 من قلسِ یا اقلَ من فلسِ یا اَفْضَحَ من عِبرَةٍ یا ابغیَ من اَبْرَةٍ یا مَهَبْتَ الخَفِّ یا مَدْرَجَةً الاکفِ یا
 رَدِجَ ادرجِ یا دَخَلَ اُخْرَجَ یا کَلِمَةً لَمِیتَ یا وَکَفَ البیتَ یا کَیْتَ وکَیْتَ واللّٰهُ لَوْ وَضَعْتَ اسْتَکَ
 عَلَی النجومِ و دَلِیتَ رِجْلَکَ فِی النجومِ و التَّخَذْتَ الشَّعْرَی حَفًّا و الثَّیَّادَ قَا و جَعَلْتَ السَّمَاءَ
 مَنَواکِلًا و حَکْتَ مِنَ الهَوَاءِ مَرًّا لَافْسِدَیْتَهُ بِالنَّسْرِ الطَّائِرُ و اَلْحَمْدُ بِالْفَلَکِ الدَّائِرِ و اَکُنْتُ اَلْاَسْجَادَ
 مَعْنٰی لغوی لکننا بہر حاصل مطلب لکننا طوالت ہی ترجمہ میں بیان لغت ہوجاتا ہی المعنی دوسرا بولا
 ای بندر پنجانی والی یا بنو کی پوستان ای جیشیو کی ٹھسکی یا شیر کی سانس یا سجد کی پاد یا موجود کی مین نابود
 ای کتھی سنکارنی کی ای فرش پر بندر کی تصویر یا انگور کی موسم کی سردی ای لاشی ہی بھی کتر ای ال کی پتوں
 ای بنل کی بدبو ای سلطنت کی زوال ای ہلاک ہونی والی ای ہال بوجض طلاق ای ہر سی محروم ای اسی کی کچڑ
 یا تھوک کی بانی ای ہڈی کہانی والی ای جلد بھضم کرنی والی ای شرمندگی جلع کی ای نمک کی خمال کرنی والی
 ای دانتوں کی زردی ای کان کی میل ای تھی سی ہی رہا پیس ای ریسی سی ہی کتر یا رونی سی بھی زیادہ بروائی والی
 ای سوئی سی زیادہ گھسنی الی ای جوتی کی جگہ ای دھڑل پڑنی کی جگہ ای ہیشنی باہر نکل ای فسا و عقل و در
 ای آرزو کی کلی یا گھر کی ٹنگی ای اسی تھی خدا کی قسم اگر تو اپنی چوڑ ستار و منسی لگا دی اور اپنی ٹانگہ مین کی چری
 انگادی او شعری ستاری کو کپڑی بیٹگی نلی او شریا کو دھن بنا دی اور آسمان کو نمونہ ٹھہرا دی اور ہوا کا پانجامہ بناو
 کہ باا اوسکا اسطر طائر ہو اور تانا اوسکا آسمان از رہہ تو ہی توجولا یا ہی ہو۔ قال عیسیٰ بن ہشام فواللّٰہ
 ما علست ائی الرجلین او ثمرنا ما و ما منھا الا شدید الکلام حسن المقام الذل لخاصہ و فخر
 والدینا کرمشا عابینھما و انصرف و ما ذکر ما صنع الہرھما المعنی عیسیٰ کہتا ہی اکی قسم میں جہر ہوں کہ
 کسکو ترجیح دوں کہ وہ انوکھا کلام مضبوط و دھوکا مقام بہر بھی جگہ تھیوالی ہرین زیادہ و نو نہیں شکر کہ یا اور جلیں یا اور بن خیر نہی کہنا

المقامۃ التاسعة والعشرون

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال لما اقلعت من الحج فبین قفل و نزلت حلوان مع من نزل قلت لفلان
 اجد شعری طویلا و قد اثنیٰ بدنی قلیلا فاختر لنا حماما ندخل و حجاما نستعملہ ولیکن الحجام
 خفیف المید حدیث الموسیٰ نظیف الثیاب قلیل الفضول ولیکن الحمام نظیف البقعة
 واسع الرقعة طیب الهواء معتدل الماء فخرج صلیتا و عاد بطیئا و قال قد اخترتہ کما رسمت فاخذنا

وتوجھنا الی الحکام و دخلنا فلم اذقوا مہ لکنی دخلتہ و دخل علی اثری رجل عمدا الی قطعہ طین
 فاطمہ یہا جبینی و وضعہا علی راسی ثم خرج و دخل اخر فجعل ید لکنی دکا یکدۃ العظام و یغمر غنی
 یحدک الوصال و یصف صغیرا یرش البزاق ثم عد الی راسی یغسلہ و الی الماء یسبل الشرح
 الغلام یعنی غلام محاورہ نمین ہی المعنی عیسی کہتا ہی کہ جب میں حج سی بہر کر آیا اور صلوات میں وتر اتوں اپنے
 غلام کو میں نے کہا کہ میری بال بڑھ گئی ہیں اور میری بدن پر میل جم گیا ہی تو کوئی حمام پسند کر کہ وہاں چلینگے او
 حمام لاکر اس سی حجامت بنوائینگے پر چاہی کہ اسکا ہاتھ ہلکا ہو استرو تیرے ہوا کینہ و لباس سے بیہودہ بات کہم کر رہا ہو اور
 حمام پاکینہ کشادہ ہو ہواوسکی خوب پانی معتدل ہو سو جلد گیا اور درمیں آیا اور کہا جیسا آپنی فرمایا ویسا ہی حمام
 پسند کر آیا ہوں میں نے وہاں سکا راستہ لیا اور حمام میں گیا حجامی تو تنہا پر میں حمام میں گیا سیری سچی ایک شخص یا کہ میر
 ماتمی کو توڑی مٹی تھیر دی اور سر پر ہی گر ڈی و چلا گیا پہر کیا کر آیا اور ایسا گر کہ گڈیان کچلتا تھا اور ایسا دبا تھا کہ جوڑ
 توڑا تھا اور ایسا کھسکا تھا کہ تھوک اوڑتا تھا پر میرا سر دھونے لگا اور اوپر پانی بہانی لگا۔ و مالبث ان دخل
 الاول فمنا اخذع الثاني بضمہ و قال یا لکع مالک و لهذا الراس و هو لی ثم عطف الثاني علی
 الاول فجموعہ فقعت انیابہ و قال بل هذا الراس حق و ملک و فی یدی ثورتا کما حتی عیبا
 و تحاکما لما لقیانا تیا صاحب الحما م فقال الاول انما مالک هذا الراس لانی لخصت جبینہ
 و وضعت علی طینہ و قال الثاني بل انما مالک لانی دالک دکت کا ہلہ و غمرت مفصلہ
 الشرح الاخذع خسارہ التقعع وقت کہانیکہ یا اور وقت دانستو کی آواز المعنی اتنے ہی میں شخص اول ہی
 آگیا اور دوسری گردن ہاتھ سی پکڑ کر ڈھکیل دی اور کہا کہ اسی حق تجکو سر پر کیا حق ہو چٹا ہی یہ سر تو میرا ہی پر شخص ثانی نے
 اول کو ہٹا دیا اور اپنی دانست چابی اور کہا یہ سر تو میرا حق ہی میری ملک ہی میری قبضی میں ہی پھر اسقدر رات گئی کہ
 کہ تھک گئی اور اپنی جگہ پر کی ای حاکم کی یہاں چلی کہ حجامی کی پاس آئی اور اول نے کہا کہ میں اس سر کا مالک ہوں کہ
 میں نے اوسکی ماتمی کو گر ڈا اور اوپر مٹی لگائی اور دوسرا بولا کہ میں مالک ہوں کہ میں نے اوسکو بھی ملا ہی اور سکا
 کندہ بھی ملا ہی اور اوسکی اعضا بھی دبا ہی بہن — فقال الحما می اتونی بصاحب الراس حتی استغل اللک
 هذا الراس امر لہ فاتیانی و قال لنا عندک شہادۃ فنجشہ و فقممت و اتیت شئت او ابیت
 فقال لحما می یا رجل لا نقل غیر الصدق ولا تشہد بغیر الحق و قل لی لا ینجھ هذا الراس
 فقلت یا عافاک اللہ ہوں صحنی فی الطريق و طاف معی بالبيت العتیق و ما شککت انہ

فقال اسكت يا فضول ثم مال الى احد القيمين وقال يا هذا كم هذه المناقشة مع الناس بذلك
 الياس تسئل عن قليل خطره الى احنة الله وحر سقره وهب ان لك الدراس ليس ان انا ان هذا لتيس
الشرح انتم تكلف كرا لتيس ونبه ادي شخص هي تسئل عن قليل خطره الى العنتاسد وحر سقره اس عبا ركة
 معني درست نمين ہو سکتی ہیں **المعنى** حامی بولا اس سر والی کو میری پاس لاگو کہ میں دریافت کروں کہ یہ کس کا
 وہ دونوں میری پاس آئی اور کہا گو ای کی ای تکلیف کر میں خواہ مخواہ اوٹھا اور آیا حامی فی کہا کیج بول اور حق
 بیان کر کہ یہ کس کا ہے میں فی کہا اسد سلاست رکی میرا ہی راستی میں ہی اور طوافت کمی میں ہی میری ہی سہا
 کہا او یہ وہ چپ ہو اور ایک سی کہا اس سر کا جگر لوگو نمین کب سی ہی اسکی قیمت دریافت کرو اور فرض کرو
 یہ سر نمین ہی اور یہ شخص نمین ہا۔ قال عیسی بن ہشام ففقت مر ذلک المقام فجلا ولبست الشیئا
 وجلا وانسللت من الحمام فجلا وسببت الغلام بالعصا المصل ودقته دق البصم قلت
 لا خرا ذهب فأتنی بحجام محیط عنی هذا الثقل فجاء فی رجل نظیف البنية ملیم الحلیة کتفوا الذممة
 فارقت البیة دخل فقال السلام علیک ومن اتی بلد انت فقلت من قور فقال حیاء الله
 من ارض النعمز والقامة وبلاد السنة والجماعة ولقد حضرت فی شهر رمضان جامعها
 وقد اشعلت فیہ المصابیح واقیمت الترابیع فما شعرنا الا بعد النیل وقد اتی علی تلك القنا ^{دیل}
 لكن صنع الله لی نجف كنت لبستہ رطباً فلم یحصل طرازه علی کمره وعاد الصبی الی امه
 بعد ان صلیت العتمة واعتدل الظل علی الرعقة ولكن کیف کان تجاء هل قضیت
 مناسکد كما وجب وصاحوا العجب العجب فظرت الی المسارة وما اھون علی النظارة فوجاہ
 الھریسہ علی حالها وعلمت ان الامر بقضاء من الله وقد مر متی الیوم وغد السبت و
 الاحد ولا اھیل وما هذا القال والقلیل کئی احببت ان اعلم ان المبرج فی الفصح حدید الملو
 ولا یقل بقول العامة فلو كانت الاستطاعة قبل الفعل لکنتم قد خلقت اساک فل تری ان تبتدئ
المعنى عیسی کہتا ہی میں مانسی شرمندہ ہو کر اوٹھا اور ڈرتی ڈرتی کپڑی پہنی اور حجام میں سے جلد نکلا اور غلام کو
 گالیان میں اپنی باجہ ذکر جا بیا رہا اور اپنی ناکی فرج چوستا رہا اور دھمس کی طرح سین او سکوتا اور دوسری غلام سے
 یہ کہا کہ حجام لا اصلاح بنادی تو ایک شخص بال صورت تمکین وضع آیا گو اسنگ مرمر کی پتلی ہی اب میں اسکی پاس آیا
 اور وہ میری پاس آیا اور سلام کیا اور کہا تو کس شہر سی آتا ہی میں فی کہا تم سی کہا اللہ زندہ کہی وہ شہر تو نعمت

اور رفاعت کا ہی اور اہل سنت و جماعت رہتی ہیں کہ میں رمضان میں ہانگی جامع مسجد میں گیا تھا تو دیکھا کہ چراغ روشن ہیں اور تراویح پڑھ رہی ہیں (اور فاشغراسی آخر تک سب فقر و نامر یوں ہیں اور غیر مفید معنی ہیں مگر ترجمہ نقل کیا فائدہ ہی اور اوسمیں بعض فقر و بحث منہی ہیں — قال عیسیٰ بن ہشام فبقیت متحیراً من بیانہ فی ہذا یانہ و خشیت ان یطول مجلسہ فقلت لی غدا ان شاء اللہ وسألت عنہ من حضر فقالوا ہذا رجل من بلاد الاسکندریۃ لم یوافقہ ہذا الماء فغلبت علیہ السوداء و هو طول النہار یحذی کما تراه و رآہ فضل کثیر فقلت سمعت و عز علی جنوۃ انشاءً یقول

انا اعطى الله عهداً | محکماً فی النذر عقداً | لا حلفت الیاسطعتم | ولو کانت جہداً

المعنی عیسیٰ بنی کہامین اوسکی بیانیسی اور کلام نذیر بنی حیران ہو گیا اور ڈر کہ بات بڑھ جائے میں نے کہا حجامت کل بنیگی اور لوگو کو نسی ہو جا کہ یہ کہوں ہی کہام بلاد اسکندریہ کا ایک شخص ہی کہ یہاں کی آب ہو اوافق نہیں ہو اور سودا و سپر غالب ہو گیا و ہر کتا رہتا ہی ہر اوسکو علم و فضل بہت ہی میں کہامین بنی ساسی ہا و اسکا جنون ناگوار ہی ہوقت میں یہ شعر کہامین اسکے ہم کرتا ہوں اور نیز دانتا ہوں جب تک کہ حجامت نہ ہوا و گا اور یہ تکلیف نہ اٹھا و گا

المقامۃ الثلاثون

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال کان بشر بن عوانۃ العبدی صعلوکاً فاعار علی ركب فیہم امرأۃ جمیلۃ فخلابھا و قال ما رأیت کالیوم فقلت

اعجب بشراً حورنی عینے | و ساعداً بیض کالجمین | و دونہ مسیح طوفالین | خصانہ تر فل فی جملین
احسن من عیشی جلین | ان ضم ثغرہا وینے | ادا مہجرتی اطال بینی | و لو تقیس زینہا ہرینے

لا سقر اصغر لذن عینین الشرح الصعلوک نفس الخور سیاہی و سفیدی و چشم الکجین سونہ آسج کشاؤ و انحصار تلخی کمروالی انزل التبحر الجمیل بازیب المعنی عیسیٰ کہتا ہی بشر بن عوانہ عبدی مفلس تھا او نے ایک قافلہ لڑا و سہین ایک عورت خوبصورت تھی اوس سی صحبت کی تو کہل آج کا سا لطف کہی نہیں پایا تو عورت نے یہ شعر کہامیری آنکھوں کی شدت سیاہی و سفیدی نی اور میری بازو سہین نی بشکر و فریفتہ کیا ہی ہر اوسکی بہانہ ایک بڑی آنکھ والی بتلی کمروالی ہی جو بازیب ہنر کرتی تھی ہی اور سب آدمیوں سی خوبصورت ہی اگر مجھ کو اور اوسکو اکٹھا کر تو مجھ کو پیشہ جگر دی و میری اور اوسکی خوبی کا مقابلہ کری تو ہر آنکھ والی کیلی گویا صبح روشن ہوئے قال بشر و من عنیت فقال بنت عمار فقال اہی من الحسنی صفت و صفت قالت انید فانشاءً یقول

وحيك يا ذات الشنايا البيض	ما خلطني منك بمستعيض
فالآن اذ لوحث بالتعريض	خلوت جفًا فاصفرى في بيض
لا ضم جفناي على تقييض	ما لولاه لعل عرضي من الخفيض

الشرح الشول الرفع المعنى بشرنی پوچھا کسکا ذکر کرتی ہی بولی تیری چچا کی بیٹی کا کہا کیا وہ ایسی حسین لڑکی جیسی تو کہتی ہی کہا اس سے ہی زیادہ تباہ و برباد ہوئی یہ شعر کہی اسی سپیدہ انتون الی تیرے چچے جس سے ہی پاکش کی زبان تو فی تعریف کے اشارہ کیا میں اس عالم سے ہی گذر گیا تو زہر ہوا گورہی جب تک کہ میں اپنی آبرو کو بستی نہیں نہ نکال لیا میری گندہ تیرے ہم کی گئی دقالت

کو مخاطب فی امر ہا کذلک	وہی الیک ابنہ عسیر محبا
-------------------------	-------------------------

الشرح ان خطبہ پیغام نکاح میں آیا تھا کہ گزرا نا تھا چھٹنا اور یہ منصوب ہی ابنہ عسری حال ہی اور ابنہ عم مفعول مالم یسم فاعلہ نسبت کا ہی المعنی بہت سنگینی اور پیغام والوں نے اوسکی باب میں الحاح کیا ہی اور وہ تو تیری چچا کی بیٹی ہی کہ نسب ثابت اور متحقق ہی — ثور اسل الی عمہ یخطب ابنہ ومنعہ الحم امنیتہ فالایرعی حل احد منہم ان لم یزوجه ابنہ ثم کثرت مضراتہ فیہم واتصلت مضراتہ لیہم فاجتمع رجال الحی الی عمہ وقالوا کف عنا جفونا کف فقال لا تلبسون عارا واهلونی حتی اہلکم ببعض الحیل فقالوا لہ انت وذاک ثم قال لہ عمہ انی الیت ان لا زوج ابنتی ہذہ الا من یسوق الیہا الف ناقۃ مہرا ولا ارضکھا الا من نوق خراعتہ **الشرح** المعرفۃ الشر والشرع الا لیسم کہنا المعنی بہر اوسنی اپنی چچا کی پاس پیغام نکاح کا بھیجا چچا نے انکار کیا تب اسنی یہ قسم کھائی کہ اگر میرا چچا اپنی بیٹی مجھے نہ بیاہے گا تو میں اوسکی قبیلہ میں کسی رعایت نہ کروں گا اور پی در پی ضرر اور شر پہنچانی لگا اب سب قبیلہ والی اوسکی چچا کے پاس آئی کہ اپنی دیوانی بہتجی کو ضرر سانی سی روکی اوسکا چچا بولا کہ میں اوسکو کسی جلی ہی ہلاک کروں تو تم مجھ کو عیب نہ لگانا وہ بولی کہ تم کو اختیار ہی تھا اوسکی چچا نے اوسکو کہہ مینی قسم کھائی ہی کہ میں اپنی بیٹی اوس سے ہی بیاہوں گا کہ بنی خراعت کی ایک ہزار اونٹ ہر مین دیگا — وغرض الحرحرکان ان یسلک بشر الطريق بینہ وبن خراعتہ فیفرسہ الاسد لان العرب قد کانت تحامت عن ذاک الطريق وکان فیہ اسد یسقی ذلذا حویۃ یدعی شجاعتا یقول فیہا ما قالہم

افتک من داذ ومن شجاع	ان یاک داذ سید الشجاع
----------------------	-----------------------

فانہا سیدۃ الکافعی المعنی اور اس سے اوسکی چچا کی یہ غرض تھی کہ بشر اوس سے جانیگا کہ وہ ان کی

سٹی وادی اور ایک اردو ماسٹی شجاع ہی اور عربوں نے وہ راستہ چوڑ کر کہا ہی تو شیر اور سکو پہاڑ الیگنا کچھ سیک
یہ شعر ہی کہ واد اور شجاع سی ہی زیادہ خونریزی اگر واد سب شجاع کا سر واری ہی تو یہ سب اردو ہونکا سر واری
نثر ان بشر اسلک ذلک الطريق فما نصفه حتی لقی الاسد وقصص مهم قنزل وعقود
نثر آخر ط سیفہ الی الاسد واعترضه وقطع کتب بدم الاسد علی فیصد الی ابنہ عمہ
الشرح القصص کہنا اور توڑنا المہر عظم الصدر العرق القطع والذبح القطع عام المعنی ابشر اوس
راستی چلا اور قریب نصف راہ کی شیر ملا اوسکی ہڈیاں توڑ دیں اور اوپر کر فوج کر ڈالا اور اپنی تلوار اوس ہی پونچھ
اور چھوڑ کر ٹکڑی ٹکڑی کر دیا اور اوسکی اوس ہی اپنی کرنی پر یہ شعر لکھ کر اپنے چچا کی بیٹی کے پاس بھیجے۔

افلم لو شہد بطنی	وقد لاقی الحزیرا خادبیا	الشرح انجبت زمین گیستان انہر بردلیست شیر
اذ لرأیت لیثا ذار لیثا	حزیرا اغلبا لاقی حزیرا	المعنی اے فاطمہ جو تو اس میں رگیستان میں

موجود ہوئی کہ تیرے بشر سے شیر کی ملاقات ہوئی تو دیکھتی کہ ایک زبردست شیر نے شیر سے ملاقات کی ہے۔

بہنس کف اجم عندہ	محاذرة فقلت حضرت ہر	الشرح بہنس شیر بہاری ہو کر آیا اجم عندہ کف عندہ
بہنس اذ تقاعس عنہ	فقلت لہ عرفت الیوم ہر	الشرح محاذرة احتراز تقاعس تاخر المعنی

جو بہت بھاری بن کر آیا کہ اوس سے ڈر کر میں نے اپنی ہڈیاں بچالیں اور میں نے اوس کی ہڈیاں توڑ ڈالیں۔

انل قدی ظہر الارض اذ	وجدت الارض ثابت منک	المعنی میرے پاؤں زمین پر ٹکنے سے کہ نسبت
تیری پشت کے زمین بہت قرار والی ہے۔	وقلت لہ وقد لبدی فصلک	محمد شہ ووجہ مکفہ

یدل بمخلوب بحد ناب	وبالحظان تجسہن جرا	الشرح انصال جمع فصل رجھی یا تیری بہال مرادوات
--------------------	--------------------	---

الاکفہ ار ترش رو ہونا الخلفہ نگاہ اجمرہ چنگاری المعنی جب اوسے اپنے تیز دانت اور روی ترش ظاہر کیا

تو میں اوس سے یہ بولا کہ تو اپنے چنگل اور اپنے تیز کچلی اور اپنی دیکھتی ہوئی نگاہ سے اپنی ذات بتلاتا ہے۔

وفی یمنا میاضہ لحد نفی	بمضیہ قواع الحور ابنا	المعنی میرے ہاتھ تیرے ہاتھ کے جس میں انی دود کر دیتا ہوں
الویلک ما فعلت ظبا	بکاظمہ غدا لغیت عمرا	الشرح الظبا تلوار کی دھار جمع غلبہ کا ظمہ نام مقام

المعنی کیا تجکو یہ خبر نہیں پونجی کہ کاظمہ میں جب میں عمرو سے لڑا تھا تو میری تلوار نے کیا کام کیا۔

وقلبی مثل قلبک لست	مصابا لہ فکیف یخاف دعدا	الشرح الذعر الفساد المعنی میرا دل بھی
--------------------	-------------------------	---------------------------------------

تیرا ہی سا ہے کہ حملہ آوری سے میں نہیں ڈرتا ہوں فساد سے کیوں ڈرنے لگا۔

وانت تروم للاشبال قوتاً * واطلبك بنبه الاعمار هرا
اور میں اپنے چچا کی بیٹی کے لیے مہر لینے جاتا ہوں۔
فقیہ شیعہ مثالی ان تولی * و یجعل فی یدیک النفس قہرا

الشرح کتاب میں تولی ہی لکھا ہے صیغہ مخاطب مگر یہ صحیح نہیں ہو سکتا ہے یوں نے جہول غائب صحیح معلوم ہوتا ہے۔
المعنی تو کس لیے یہ قصد کرتا ہے کہ مجھ جیسا تیرا مغلوب ہو جائے اور اپنی جان عاجز ہو کر تیرے قبضہ میں دیرے۔

فصحتك فالتبس بالکث غیری * طعاما ان نمی کان هرا * المعنی میں تجھ کو سمجھتا ہوں تو کسی اور کو کہا نیکی دے دہونے
کیونکہ میرا گوشت تو کڑوا ہے یعنی دشواری سے میسر ہوگا۔ فلما ظن ان النفس نضی * وخالفنی کافی قلت هرا

مشی ومشتب من اسین لاما * مرأما کان اذ طلبا هرا * الشرح الودع دشوار الفش ناموافق الہجر کلام سے فائدہ
جیسا بیماری میں بکتا ہے۔ المعنی میری یہ نصیحت اس کو پسند نہ آئی اور جانا کہ میں نے یہی وعدہ کہا ہے

تواب وہ اور میں ووشیر اپنے اپنے مطلب سخت کے حاصل کرنے کے لیے مصروف ہوئے۔

هرزت للحسد فخلت فی ہرزت بملدی الظلم فخرنا * الشرح الہزلنا احساس تلوار للمعنی میں نے اپنی
تلوار جو چلائی تو گویا اندھیری رات میں منجھل آئی۔ وتجدد مجاشة رها بانكذبته مامنغلا

الشرح الجود و بخشش مجاشة و الجور سنہ المعنی میں نے اپنا سینہ اس کے سامنے کر دیا کہ اب اس کا امان دینا یا نکرنا باطل ہو گیا
فخر مجد لا بدم کافی * هدمت ببناء مشغرا * الشرح انحزور مومنہ کے بل کرنا مجد لا حالت جبال

وجنگ اشخر المرتفع المعنی سواربے رتے خون بہتا ہوا زمین پر گر پڑا گویا میں نے ایک بنامی بلند ڈاڈالی۔

وقلت لیر علی انے * قتل مناسی جلدنا فخرنا * الشرح الجلد الجلادة الشجاعة المعنی تو میں
یہ بولا کہ اپنے جیسے بہادر اور فخر والے کو جو میں نے قتل کیا تو مجھ کو بہت ناگوار ہوا۔

ولکن رمت شیئا کرمہ * سوالک فاطم یا لیت صبرا * المعنی تیرا قصد کہ میں جاؤں اور تم میرے کار و شوار کا میرا قصد
مخالول ان تعلیہ فرار * لعمریک قد حاولت نکرا * المعنی تیرا قصد کہ میں جاؤں اور تم میرے کار و شوار کا تو نے قصد کیا

فلنک فقلت فلیس عرا * فقد لا حقیقہ اطرفین حرا * المعنی اگر تو رار گیا تو کچھ عار نہیں کہ تو ایسے شخص سے
لڑا ہو جو نجیب الطرفین ہے۔ فلما بلغت الابیات عمہ ندم علی ما منعه تو و یجھا و خشی ان یغتالہ

الحیة فقام فی اثرہ وبلغہ وقد ملکته سورة الحیة فلما رأى عمہ اخذته حیة الجاہلیة
فجعل یدہ فی فم الحیة وحکوسیفہ فیہا فقال شعری بشرالی الجد بعید ہمنہ * لما رآہ

بالعراء عمہ * قد ثلثتہ بنفسہ وامرہ * جاشت به جاشة تھمہ * قام الی الفلا یامثہ

فغاب فيه يده وكفه + نفسه نفس وسمى سمي الشرح الاغتيال الابلاك المعنى
 جب یہ شعراو کے چپا کے پاس آئے تو اسکو اپنی بیٹی سے نکاح نہ کرنے پر بہت ندامت ہوئی اور ڈر کہ
 اڑدیا اسکو ہلاک کرنے تو اس کے پیچھے چلا اور اسوقت پوچھا کہ اڑدیا او سپر غالب آ رہا تھا یہ دیکھ کر اس کے
 چچا کو غیرت آئی اور اس کے منہ میں اپنا ہاتھ گھسیڑ دیا اور تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا جب یہ شعر کہے بشر کا
 ارادہ بزرگی کے لیے جب اس کے چچا نے اسکو میدان میں دیکھا بہت بڑا تھا اور اسکی مان اور اسکی جان اسکو
 رو چکی ہو اس کے سینہ میں جوش اٹھ رہا ہے جنگل میں اس کے ارادہ پر کھڑا ہوا ہے کہ اوسین ہاتھ آستین تک
 غائب ہو گیا ہے اسکی اور میری جان ایک ہو گئی اور اسکا اور میرا زہر سب ایک ہو گیا۔ فلما قتل الحیة
 قال عمه اني عرضتك ظمعا في امر تدثني الله عناني عند فارجم لارز و جاك ابنتي فلما
 رجع جعل بشر يدا في فخر احتي طلع امره كشق القمر على فرس مذجاني سلاحه فقال بشر
 يا عموا اني اسمع حص صيد المعنى جب اڑدے کو قتل کر چکا تو اسکا چچا بولا کہ میں یہ کام تجکو ایک
 غرض کے لیے کہتا تھا کہ اب اللہ نے اس سے میرا دل پیر دیا تو اب بھول میں تجکو اپنی بیٹی بیاہ دوں گا جب بشر آیا
 تو نخر سے اس کا منہ پھولا ہوا تھا کہ ایک لڑکا چاند کی صورت گھوڑے پر سوار ہتیار لگائے ہوئے آیا اسکا چچا بولا
 اسی بشر ایک شکار کی آہٹ مٹتا ہوں۔ وخرج فاذا الغلام على قيد فقال لكنتك يا بشر ان قنلت
 دودة و بھیتہ تملأ ما ضغياك فخر انت في امان ان سلت عمك فقال بشر من انت لا ام لك
 قال اليوم الاسود والموت الا امر فقال بشر لكنتك من سلحتك فقال يا بشر من سلحتك
 الشرح القيد اس المعنى بشر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک لڑکا گھوڑے پر سوار ہو اسکا چچا بولا اے بشر ایک
 کیرٹھ اور ایک جانور کو قتل کیا تو نخر سے بھریا اگر اس سے اپنے چچا سے صلح کرے تو امان ہو بشر نے اس لڑکے سے کہا
 تو کون ہو کہار و سیاہ اور موت سخت تجکو کسے سلج کیا ہو کہ جس نے تجکو کیا تھا۔ وکر کل واحد منہما على
 صاحبه فلم يتمكن شرمونه وامكن الغلام عشرين طعنة في كلية بشر كما مسه شباة السنان
 حماه عن بدنه اتقاء عليه الشرح الشباة دھار و الکلیہ گردہ و تہیگاہ المعنى اور آپس میں دونو
 حملہ آور ہوئے پر بشر کو اس پر قابو نہ ملا اور اس نے بشر کی کمر میں وار مارے کہ بشر ہر وار سے اپنے سین بچاتا رہا
 شو قال له يا بشر كيف توى اليس الذي لو اردت لا طعمتك ايناب الرحم ثم القى رمحه
 واستل سيفه فضر ب بشر عشرين ضربة بعرض السيف ولم يتمكن بشرون واحدة

الشرح ایس الذی لو اردت الاطمینان انیابارح اس عبارت کے معنی درست نہیں ہو سکتے ہیں **المعنی** پھر وہ بولا اے بشر اب کیا راسی ہے اگر تو چاہے تو میں نیزے کی نوک سے تجکو ماروں پھر اپنا نیزہ پھینک کر تلواریں اور میں اربابے اور بشر ایک اربھی نہ مار سکا۔ ثوقال یا بشر سلم عمتک واذھب فی امان قال نعم ولكن بشریط ان تقول لی من انت فقال انا ابنک فقال یا سبحان الله ما وطئت عقیلة قط فانی هذا المنحة فقال انا من المرأة التي دلتک علی ابنة عمتک فقال بشر تلك العصا من هة العصية هل تذل الحیة الا الحیة وحلف الکرکب حصاناً ولا وطی حصاناً ثور زوج ابنة عمه **الابن الشرح** العقیلة عورت عالی خاندان تزویج کا صلہ لام غلط ہے **المعنی** پھر بولا اے بشر اپنے چچاے صلح کر لے اور اوکلی امان میں رہ بشر نے کہا بہتر یہ تو بول کہ تو کون ہے کہا میں تیرا بیٹا ہوں کہا سبحان الله کبھی کسی عورت سے صحبت نہیں کی یہ داد و دہش کیونکر ہے کہا میں اوس عورت کے بیٹ سے ہوا ہوں کہ جس نے تیرے چچا کی بیٹی کا پتا بتلایا جب بشر بھی قائل ہوا کہ یہ میری ہی شاخ ہے اور سانپ سانپ ہے جتنا ہو پھر بشر نے یہ قسم کھائی کہ اب سے نہ گھوڑے پر سوار ہوں گا اور نہ کسی عورت سے صحبت کروں گا پھر اپنے چچا کی بیٹی کا صلح اپنے بیٹے سے کرادیا۔

المقامة الحادیة والثلاثون

حدثنا عیسی بن هشام قال کنت ببغداد عام مجاعة فملت الی جماعة قد ضمهم سلك التریا اطلب منهو شیئاً وفیهم فتی ذو لشفة بلسانه وقللم باسنانه فقال ما خطبک قلت حالان لا یفلح صاحبهما فقیر قد کدّ الهجوع وغریب لیس یکنه الرجوع **الشرح** شفة تلاتا قلع نزدیکی الکر کوٹنا اور سستی **المعنی** عیسی بن هشام کہتا ہے کہ میں ایام قحط میں بغداد میں تھا ایسے لوگوں کے پس کہ مثل ثریا آپس میں متحد اور ایک جاتھے میں کچھ مانگنے گیا اور وہاں ایک جوان رکنا تھا کہ اوکلی زبان میں لگنت تھی اور اوکے دانت نزد تھے وہ بولا کہ کیا حاجت ہو میں نے کہا دو حال ہیں کہ ایسا آدمی کبھی فلاح نہیں پاتا ہے ایک ضعیف بھوک کا مارا ہوا اور ایک غریب الوطن کہ واپس جانکی طاقت نہ ہو۔ فقال الغلام ای التلین تقدم سدا فقلت الهجوع فقد بلغ منی مبلغه فما تقول فی رغیف علی خوان نظیف وبقل قطیف الی خل ثقیف و لون لطیف الی خرمل حریف وشواء صغیف الی ملحم طریف یقدمه الیک الا ان من لا یملک بوعده ولا یعد یا بصد شمع یملک باقلام ذهبیة من للاح عنبیة اذک احب الیک امر اوساط محشوة والکواب ملوۃ وانقال معد ودة وفرش منضودة وانوار مجودة ومطرب مجید

لہ من الغزال عین وجید فان لم یؤدھذا ولا ذاک فما نقول فی لحم طری وسمک بحر
 ویاذ بخان مقلی وراح قطری وفتح جئی وجمع وطی علی مکان سری حذاء نھر جار
 وحوض ثنار وجنة ذات ازھار الشرح الثلث سورخ القطف بجل توزنا یا چنا خل ثقیف
 سرکہ خالص و تیز اللون نوعی از طعام آنخود را می خوریت تیز المثل ویرا گانا الا علل سیراب کرنا الراج شرب
 القطری نام مقام کہ وہاں شرب مشہور ہوا کبھی میوہ وغیرہ چنا الوطنی درست کرنا السردہ بلندی شربا کہ شرب
 یا نام نہر آنز ہر گلی اور بھول المعنی تو وہ جوان بولا کہ پہلے کس امر کا بند و بست کریں میں نے کہا بھوک کا
 کہ اوں کا بہت غلبہ ہوا (میان قال ضروری) پھر وہ بولا کہ کچھ چپاتی پالینہ خوان پر ہوا اور اسکے ساتھ باقیات کیا
 ہوا سرکہ خالص کے اور قسم طعام پاک مع را می صاف کے اور کباب نمکین کچے کہ ابھی ایسا آدمی حاضر کر دیا
 جو وعدہ کر کے دیر نہیں لگاتا ہوا وروک کر تکلیف نہیں دیتا ہوا پھر کچھ کھانے کے پیالین انگوری شرب
 پلائے گا پسند کیا پھر سے ہوئے برتن اور آنخو رہ اور نقل درست کیے ہوئے اور فرش تہ بہ تہ اور بھولوں کے
 دستے لگے ہوئے اور بہت اچھا گوشت اور کھانے کی سی ہوا اور یہ بھی پسند نہو تو گوشت تازہ
 اور دریائی مچھلی آوی ہوئیں بھونے ہوئے اور قطری کی شرب اور میوے چنے ہوئے اور ستر زم بلند مقام
 پر بھر جاری اور حوض کے سامنے چمن کے اندر مواس میں کیا فرماتے ہو۔ قال عیسی بن ہشام انت
 عبد التلثة فقال الغلام وانا خادمها فقلت لاحتیالك الله احييت شهوات کان
 الیاس اما انتا فقبضت لها تھا حق قضیت او قاتھا فمن ای الخرابات انت فقال الشعر

انا من ذری الاسکندر یثیة

من نبعۃ فیہم ترکیة

من نبعۃ فیہم ترکیة

فوکبت من سخی مطیة

الشرح الذری جمع ذر وہ مراد خاندانہا التبعۃ چشمہ بجائے فہم کے فیہا مناسب ہوا المعنی
 عیسے کہتا ہوں میں تو ان تینوں باتوں کا خواہش مند ہوں وہ بولا کہ میں بھی خادم ہوں پھر میں بولا کہ میں
 وہ خواہشیں زندہ کی ہیں کہ یاس نے اونکو مار ڈالا تھا اب اونپر قبضہ کیا اور انکے اوقات پورے کر دیے
 تو کو نے دیرانے میں سے یہ سب یہ شعر کہا میں اسکندر یہ کے خاندانوں میں سے ہوں اور اس چشمہ میں سے
 ہوں کہ جسمین سے پاک پانی نکلتا ہے زمانہ اور زمانے والے کمینہ میں اسلئے میں کمینگی کا مرکب ہوں
 قال عیسی بن ہشام قلتما حل معقودہ و افاض علینا جودہ واصطحبنا زمانا ثشرق

وغیرت المعنی عیسے نے کہا اس نے بی بی پٹی کو کچھ پچھتیش کی تو کثرت نکاحم دونوں نے سر پہرہ مشرق میں جھانکنا اور غریب

المقامة الثانية والثلاثون في محاكمة الزوج والزوجة

حدثنا عيسى بن هشام قال لما وليت الحكم بديار الشام اختصم الى رجل وامرأتان
احد منهما تدعى صداقا والاخرى تلمس طلاقا وانفاقا فقلت للرجل ما تقول والمثمة
صداقها فقال اعز الله القاضي صداق عماذا وانا غريب من اهل الاسكندرية فوالله ما
انقلت لي وتدا ولا اشبعت لي كبدا ولا عمرت لي خرابا ولا ملأت جربا فقلت قد
تبطنها قال نعم لكن فما غير بارد وند يا غير ناهد وبطننا غير والد وعيبا غير واحد
وريقا غير ريق وطريقا غير ضيق الشرح الوتد مخ اور بيان ذکر مراد ہی التبتن صحبت کرتا المعنی
اس مقدمین خصم اور جو رو کے قفسے کا بیان ہے۔ عیسے نے کہا کہ جب میں دیار شام کا حاکم ہوا ایک شخص
اور او کی دو جو رو دین میرے پاس جھگڑتے ہوئے آئیں ایک مہر مانگتی تھی اور دوسری طلاق اور نفقہ کی
مرعی تھی میں نے کہا کہ اس کے مہر کا کیا جواب دیتا ہو کہ مہر کو نہ کر لازم ہے کہ میں تو غریب الوطن ہوں اسکندر کے رشتہ دار
اس نے میرے ذکر سخت کھنسنے دیا اور میرا جگر سیراب نہ کیا اور میرا ایران گھر آباد کیا اور میرا توشہ دان نہ بھرا میں
کہا تو نے صحبت کی ہے کہا ان پر اسکا منہ تو ٹھنڈا نہ تھا اور پستان بھی نہیں او بھرے اور کچھ بھی نہ بنا اور اور
بہت عیب ہیں اور تھوک ناگوار اور راستہ کشادہ ہے۔ فعدلت الى المرأة وقلت ما تقولین فقال
اید الله القاضي هو اكدب من امله واسم من عمله واكثر في اللوم من حيله واشد
في الشوم من دخله وافسد عشرته من سفله والله لقد صادقت من فيه صقرا ومن
يد صخر او من صدره سم خياط لا يرشح بقيراط ولقد نرفت اليه بدناكا لذي باج
ووجهها كسراج وصينا كعين النعاج وند يا كحق العاج وبطننا كظفر الهالاج
وحصا ضيق الرجاج خشن المزاج حاد المزاج صعب العلاج ولكن كيف الد وهو
لا ينجو ما يبعد وكيف ينجو ما يبعد وهو لا يجيد ويجهد لولم يخنه الوتد الشرح السابرة
رشتی اور زشت ہونا الذغل تباہی وفساد وورکار النعجة بھیرا العلاج گھوڑا الانجاز وعدہ پورا کرنا الرجاج بند
المعنی اب میں عورت کی طرف متوجہ ہوا کہ تو کیا جواب دیتی ہے بولی یہ شخص اپنی امید سے بھی زیادہ جھوٹا
ہو اور اپنے کام سے بھی زیادہ بدتر ہو اور بلاست میں بہت جیلہ جو ہو اور بخشنی میں بہت تباہ کار ہو اور سفلو

زیادہ بوجھت ہو خدا کی قسم اسکا دھن گرم اور اسکا ہاتھ سنگ سخت پایا اور اسکا سینہ ایسا تنگ ہو کہ سوئی کا ٹکڑا
 ہو کہ قیراط بھی اوس میں کبھی نہیں ٹپکا اور جب میں اس کے پاس آئی تھی تو میرا بدن ریشم تھا اور میرا
 چہرہ چلغ روشن تھا اور میں پیش چشم تھی اور مثل ڈبہ علاج کے میری پستان تھیں اور مثل گھوڑے کی
 پشت کے میرا پیٹ تھا اور میرے قلعہ کا دروازہ تنگ تھا راہ سخت گذارتھی میرا مزاج گرم علاج دشوار تھا میں
 کیونکر بچ چکن سکتی تھی کہ جو وعدہ کرتا تھا پورا نہ کرتا تھا اور یہ تو انگوٹھی نہیں ہو اور بہت محنت کرتا ہوں کاش اسکا ذکر
 اس کے موافق ہوتا۔ فقلت للرجل قد مررتك بالعتة ونسبتك الى الابنة فقال اليها وقت ال
 است البائن اعلموا جعل للمستعينك ثلثين الواعرك في ليلة عشرين حتى اسقطت الجنين
 فقالت اشهد القاضي على هذا الاقرار فقال خذ عني ياد فاد **الشرح** است البائن جبار
 درست نہیں اور اعلم بھی مطابق سیاق عبارت کلام نہیں جعل کا صلہ لام نہیں ہوتا ہوا کہ فرگندہ بغل **المعنى**
 میں نے اوس سے کہا کہ یہ عورت تجھ کو نامردی اور اظلام کا عیب لگاتی ہو تو اوسنے عورت سے کہا کیا تو بایں نہیں
 ہوئی تیری عمر نو دہا کہ تیس سالہ قرار نہیں دیا بیسویں راٹکو بیسے محل کا عیب تجھ کو نہیں لگایا کہ تو نے اپنا پیٹ گرایا
 تو اب قاضی سے بولی کہ اس اقرار پر گواہ رہو سو اوسنے کہا کہ او بد بوغل والے تو نے مجھ کو دھوکا دیا۔ وقالت
 الثانية صلح الله القاضي اسئل مساکا بمجروف او سترحيا باحسان فقال الاسكندري
 کو تعجب ہا فی الشہر حتی اقد مہ سلفا فقلت مائة فی الشہر تعینہا علی صروف الدھر
 فقال لعلك قست شہری بشہرك ان امری دون امرک **الشرح** السب شیگی المعنی
 اب دوسری عورت بولی میں یہ چاہتی ہوں کہ یا اچھی طرح رکھے یا اچھی طرح طلاق دے اسکندری بولا
 کہ اے قاضی تم اسکی ماہوار کیا مقرر کرتے ہو کہ میں شیگی دیدون کہا تو دوسرے ہم کہ اپنی اوقات پر خرچ کرتی رہیگی کہا
 اے قاضی شاید تو نے اپنے پر قیاس کیا ہو کہ نسبت تیرے میرا کام بہت کتر ہو۔ فقلت لا انقصها
 عن هذا القدر فقال هي طالق ثلثان لم اعطها نفقة شہرین دون الاجل تضرباہ وقبل الماء
 تشربہ **المعنى** پھر بولا اگر مدت مقرر کرنے سے پہلے اور اس پانی پینے سے پہلے میں دو مہینہ کا نفقہ
 نمودن تو اس پر تن طلاق ہیں۔ فقالت المرأة اتق الله ايها القاضي في بنات صفار ليس لهن
 كادح سواہ ولا كاد الا اياه فامرت بتوفير ذلك على المرأة فعادنا بعد شہرین تلمسنا
 في النفقة فضلا فقلت الطلاق يلزم القاضي ان نظرمينكما فغيبا عينا **المعنى**

تو وہ عورت بولی اسے قاضی خدا سے ڈر کر ان چھوٹی لڑکیوں کے لیے اسکے سوا کوئی نعمت اور کوشش
 کرنا والا نہیں ہوا دیرینے زیادہ خرچ کر کرنا حکم عورت ہی پر لگا دیا اور دو مہینہ کے بعد دونوں عورتیں نفقہ
 کی زیادتی کی درخواست کرنے پھر آئیں تب میں نے کہا کہ اگر قاضی کی رائے میں آئے تو طلاق کا حکم جاری
 کر دیا تم دونوں اب پردہ کیا کرو۔ ثعالبی القاضی یقول **رب قاض علی الودی** **ب**
 جائز الحکم نافذہ **ب** سامنی بذل معوز **ب** نضاعن نواجذہ **ب** ذقن معطیہ بعلہ
 سامنی فی است اخذہ **ب** یہ سب صحیح معلوم نہیں ہوتے ہیں اس لیے بہ تکلف ترجمہ کیا ضرور ہے۔
 فقلت القاضی لا یجمع ما یکو لان احتمل هذا خیر من ان اذن ذاک فانصرفا وخرجتا
 فاتبعتہما من یعرف خبرہما فرجع فقال سالتہ عن اسمہ فقال ابو الفتح الاسکندری
 المعنی میں نے کہا جرات پسند نہو چاہیے قاضی نہ سنے کہ اس کا بوجھ اڑھا تا تو نے سے بہتر جواب دے دونوں نکلے اور ان کے
 پیچھے میں نے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ ان کی خبر لاوے جب وہ آیا تو میں نے کہا کہ تو نے اس کا نام دیا کیا وہی ابو الفتح اسکندری تھا

المقامۃ الثالثة والثلاثون فی المضیرة

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال کنت بالبصرة ومعی ابو الفتح الاسکندری رجل الفصاحة
 یدعوها فتجیبه والبلاغة یأمرها فتطیعه وحضرنا معه دعوة بعض التجار فقدمت مضیرة
 ثلثی علی الحضارة وتخرج فی الغضارة وتؤذن بالسلامة وتشهد لمعویة بالامامة فقصعة
 نزل عنها الطرف ومیوج فیها الطرف فلما اخذت من الخوان مکانها ومن القلوب وظافها
 قام ابو الفتح الاسکندری یلعنہا وصاحبہا ومیقتهما واکلہما ویسلبہا وظانجہما فظننتہا
 یمزح فاذا الامر بالضد واذا المزح عین الجحد وتغنی عن الخوان وتوکل مساعدة الاخوان
 ورفعناھا فارتفعت معها القلوب وسأفوت خلفہا العیون وتلطت لها الشفاه واجتلبت
 لها الافواه واقتدت لها الالکباد ومضی فی اثرها الفواد ولکننا ساعدناہ علی ہجرہا وسالکناہ
 عن امرہا الشرح المضیروہ کما ناکہ چھا چھ سے بناتے ہیں جیسا مارا وار کے ملک میں کھڑی اڑی
 پکار کھاتے ہیں اگرچہ لہذا الغضارة خوش عیشی التلف کھانے کے بعد زبان سے ہونٹ چاٹنا **المعنی**
 اس مقام میں مضیرو کا بیان ہو عیسیٰ نے کہا میں ابھرے میں تھا اور ابو الفتح اسکندری میرے ساتھ تھا
 ایک شخص تھا کہ فصاحت اور سکے پاس ماضی رہتی ہو اور بلاغت اور کی اطاعت کرتی ہو میں اس کے ساتھ

ایک دگر کے یہاں دعوت میں گیا اور مضیرہ کہ حاضرین پر شاخون تھا اور خوش عیشی میں لہرا رہا تھا اور سلائی کی
 خبر اور معاویہ کے امامت کی گواہی دے رہا تھا ایسے طشت میں حاضر کیا گیا کہ نگھ او سپرے اوٹھتی تھی اور برتن
 او سپرے ج زن تھے اور دسترخوان پر لگایا گیا اور دلوین بھی جلے پذیر ہوا ابو الفتح اوٹھ کر اوکو اور اوکے
 صاحب کو لعنت کرنے لگا اور اوکو اور اوکے کھانیوالے پر شور کرنے لگا اور اوکو اور اوکے پکانیوالیکو
 طاست کرنے لگا پہلے تو ہموکان ہوا کہ مینسی کرتا ہے پھر ظاہر ہوا کہ مینسی نہیں ہر اور امیقینی ہر اور دسترخوان
 پر سے اوٹھ کر ہوا اور دوستوں کی رفاقت ترک کر دی اور دسترخوان منے اوٹھا ڈالا اور او سپرے
 دل اوٹھ گئے اور اوکی بیچھے نگاہیں تکیے لگیں اور سب ہونٹ چاٹنے لگے اور منہ سُٹ گئے اور کلیم جل گئے
 اور دل بھرک گئے پھر ہم بھی مضیرہ چھوڑ کر اوکے ساتھ ہو لیے اور اوکا حال دریافت کیا —
 فقال قصتی معها طول من مصیبتی فیہا وان حدتکم بہا لم امن المقت واضعت بسببہا
 الوقت فقلنا هات قال دعانی بعض التجار الی مضیرۃ وانا بعبادہ ولزمنی الی الجیب
 الیہا فقمنا وجعل طول الطريق یثنی علی زوجتہ ویفہیہا بملحمتہ ویصف حد فیہا فی
 طبینہا وتأنقہا فی صنیعہا ویقول یا مولای لورأتیہا والمخرقة فی استہا وہی تدبر
 فی اللہ ورم من التنور الی القدور ومن القدور الی التنور تفت نفیہا بالنار وتدور
 بیدہا لابرار و نورایت اللہ خان قد غیث فی ذلک الوجه الجمیل وافر فی ذلک
 الحد الا سئل لورأت منظرًا تحار فیہ العیون وانا اعشقہا لانہا تعشقنی ومن
 سعادة المرء ان یرتق المساعدا من قرینتہ وان یسعد بظمینتہ لانیما اذا کانت
 من طینتہ وہی ابنة عمی ثم ارمہا ارمیتی وعمومتہا عمومتی وطینتہا طینتی
 ومدینتہا مدینتی لکنہا اوسع منی خلقا واحسن منی خلقا وصد عنی بصفت
 زوجته حتی انتهیت الی محلّته **المعنی** تو کہا کہ میری مصیبت میرا قصہ دراز ہے اگر
 بیان کروں تو خشکی میں نیاؤں گا اور اسی لیے میں نے زما نی سے صلح کی ہر مینے کہا بیان کرو کہا بغداد
 میں ایک سو اگر نے میری مضیرہ کی دعوت کی اور مینے دعوت قبول کی اور چلا سارے راستے
 اپنی جو رو کی تعریف کرتا رہا اور اپنی جان او سپرے قربان کرتا رہا اور نخت میں اوکی حذاقت اور
 ہر کام میں اوکی لیاقت بیان کرتا رہا اور کہتا تھا کہ ایسے میاں کاش تو اوکو دیکھے اور اوکے

چو تڑون پر بھٹا کپڑا دیکھے اور وہ اپنے گھر میں تندور سے دیکھیوں پر اور دیکھیوں سے تندور پر آتی جاتی ہے اپنے منہ سے آگ بھونکتی ہے اور اپنے ہاتھ سے مصباح میستی ہو دھوئیں سے اوسکا چھرہ زریا بگڑ گیا اور اوسکے گال پر دھبہ پڑ گیا تو اوسکو دیکھے تو آنکھیں بھٹ جائیں گی اور میں اوسکا ایسے عاشق ہوں کہ وہ میری عاشق ہے اور بڑی خوش نصیبی یہ ہے کہ عورت اپنے مرد کی مددگار اور تابعدار ہے خصوصاً جبکہ دونو کی ایک اصل ہو میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرا اور اوسکا ایک خاندان ہے اور میری اور اوسکی ایک بستی ہے یہ مجھ سے زیادہ خوشخو ہے اور مجھے بہت خوشرو ہے اور یہاں تک اپنی جو روکا وصف کرتا رہا کہ تمام راستہ کٹ گیا اور اوسکے محلہ میں آ پھونچے۔

ثم قال يا مولاي ترى هذه الحلة هي اشرف محال بغدا تستألف الاخياري في نزلها وتتغير الاحرار في حلوطها ثم لا يسكنها غير التجار وانما المرء بالبحار ثم داري في السطة من قلا دتها والنقطة من دائرتها كما تمقديا مولاي انفق على كل دار منها قل تخميناً ان لم تعرف يقيناً قلت الكثير فقال يا سبحان الله ما اكثر هذا الغلط تقول كثير فقط وتفسر الصعاء وقال سبحان من يعلم الاشياء وانتهينا الى باب المعنى ولكن لگائے میرے میان بغداد کے سب محلوں سے یہ محلہ اشرف ہے اشرف اس میں اپنے رہنے کے لیے رغبت کرتے ہیں اور آپس میں رشک کرتے ہیں اور اس میں سوداگر ہی رہتے ہیں اور عزت انسان کی اوسکے ہمسایہ سے ہے کہ میری حویلی گویا ہار کے بیچ میں اور اوسکے دائرہ کام کر رہے ہیں انھیں ان حویلیوں پر کس قدر روپیہ خرچ ہوا ہے اگر یقیناً نہ کہو تو تخمیناً کہو میں نے کہا بہت کہا سبحان اللہ بہت کہہ دینا بہت غلط ہے اور لمبی لمبی سانس کھینچی اور کہا اللہ حقیقت جانتا ہے اور ہم دروازے پر آ پھونچے۔

وقال هذه داري كما تمقديا مولاي انفق على هذه الطاقة انفق والله فوق الطاقة ووراء الطاقة كيف ترى صنعتها وشكلها ارايت بالله مثلها انظر الى دقائق الصنعة فيها وتامل حسن تعريجها فكأنه خط بالفرجار وانظر الى حذق النجار في هذا الباب هو خليط اساج وعاج قد ازدوجاى ازدواج التحذرة والله في كمال ومن اين اعلم هو ساج قطعة لا مارض ولا عفن اذا

حرك ان وان نقرطن **المعنى** تو کیا میری حویلی ہر اس دروازے پر میں نے کیا خرچ کیا ہو گا خدائی
قسم اپنی طاقت سے زیادہ فاقہ کر کے خرچ کیا ہو اسکے کام اور شکل کو کیا دیکھتا ہو خدائی قسم اسکا مثل تھنے
دیکھتا ہو اسکا باریک کام دیکھو اور اسکا قیام دیکھو گویا پرکار سے بنا ہو اور دروازے کے بنانے میں
برہمن کی کارگیری ہو سال اور ہائی دانت کے دو کیواڑوں کی کیا عمدہ جوڑی ہو کم سے کم کتنے میں اور
کہاں سے آئی ہے سال کو نہ زمین کھاتی ہے نہ سڑتا ہے سال کی لکڑی ہلائی جائے تو
جھن جھن بولتی ہے اور کھود می جائے تو ٹن ٹن بولتی ہے۔

من اتخذ الله اتخذ الله اسحاق بن عجل البصرى وهو رجل نظيف الاسباب بصير
بصنعة الابواب خفيف اليد فى العمل بحياى لا استعنت الابه فى مثله وهذه
الحلقة تراها اشتريتها فى سوق الطرائف من عمران الطائف بثلاثة دنانير مغربية
وكم فيها من الشبه يا سيدي فيها ستة ارطال وهي تدور فى الباب بالله دوورها
ثم انقرها وابصرها وبحياى لا اشتريت الحلق الامنه فليس يبيع الا الاعلاق ثم فرغ
الباب ودخلنا الدلهيز **المعنى** یہ دروازہ کس نے بنایا ہو خدائی قسم اسحاق بن محمد بصری نے
بنایا ہو اسکے اوزار عمدہ ہیں دروازے کے بنانے میں خوب ماہر ہے کام میں سب کاریگروں میں اوکا
ہاتھ بہت ہلکا ہو اسی سے میں نے مدلی ہو اور یہ کٹہہ طائف کے بازار طائف میں تین دینار غری کو مول
لیا ہو اور اس میں تین سیر تیل ہو اور وہ حلقہ دروازے میں کھود کر لگا دیا ہو اس لیے اوسمیں پھرتا ہو اور
اوی سے یہ کٹہہ میں نے مول لیا ہو کہ وہ کٹہہ ہی بیجا کرتا ہو پھر دروازہ کھڑکھڑایا اور ہم دلیز میں گھسے۔

فقال عمر الله يا دار ولا خربك يا جدار فما امتن حيطانك واوتق بنيانك واقطع
اساسك تأمل بالله معارجها ومداخلها وتبين دواخلها وخارجها وسلطنة
كيف حصلتها وكم حيلة اجلتها حتى عقدتها كان والله لى جاري كفى اباسليمان
ليسكن هذه المحلة وله من المال ما لا يسعه الحزن ومن الصامت ما لا يحصره
الوزن مات رحمه الله وخلف خلفا تلفة فى الخمر الزمر ومزقة بين اللبى والقمر
واشفقت ان يسوقه قاندا لا يضطر الى بيع الله ارضيبيعها بين اثناء الضجر ويجعلها
عرضة للخطر ثم ارأها وقد فاتنى شراها فاقطع عليها حسرات الى يوم المسكات

فعلت الی اتواب لا تنص تجارتها فحملتها الیه وعرضتها علیہ وسأومتہ الی ان یشتريها
نسینة والمدبر یحسب النسینة هدیة والمتخلف یعدها عطیة وسألتہ وثیقۃ بأصل المال
فعدھا ثم تغافل عن اقتضائه حتی کادت حاشیة حالہ ترق شراتیہ واقتضیتہ
واستمهلنی فانظرته والتمس غیرها من الثیاب فاحضرته وسألتہ ان یجعل دارہ هربینہ
لدی ووثیقۃ فی یدی ففعل ثم درجتہ بالمعاملات الی بیعھا حتی حصلت لی بجد
صاعد ونجحت مساعد وقوة ساعد ورب ساع لقاعد **الشرح** لا تنص متقی کے
معنی درست نہیں ہوتے ہیں بلکہ تنص کے معنی درست ہیں کہ نقد ہونے کے معنی ہیں اور رب ساع لقاعد
معنی درست نہیں ہیں **المعنی** اور کہا اے گھر اسد تجکو آباد رکھے اور اے دیوار گھبر نہ گرے دیواریں
کیا مضبوط ہیں بنیاد کیا پایداری اور قوت دار او سکے بلند درجے تامل سے دیکھ کر او سکے حقوق داغیہ
اور خارجہ ظاہر ہونگے اور پوچھ کہ میں نے یہ مکان کیونکر حاصل کیا ہے اور او سکے لیے کیا کیا چلے کیے ہیں
ایک شخص اباسلیمان میر پوروسی تھا کہ وہ میں رہتا تھا اور ایسا تو گر تھا کہ خزانے میں او سکے نہ مال سما سکے
اور نہ نقد روپیہ ٹل سکے وہ تو مر گیا اور او سکے پیچھے او سکے بیٹے نے شراب خواری اور فراہم نواری اور گنجہ
اور قمار بازی میں سب اوڑا دیا اور مجکو یہ خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ حالت مضطراب میں حویلی بیچ ڈالے اور
میں دیکھتا رہوں کہ میں خرید سکوں اور مٹے دم تک مجکو یہی حسرت رہے میں وہ عمدہ تھاں لیکر کہ او کی تجارت
نقد ہوتی ہے او سکے پاس گیا اور قرض پر خرید سکے لیے معاملہ کیا کیونکہ بد بخت و متخلف قرض کو تنگہ اور
بخشش سمجھتی ہیں اور میں نے او سے تسک مانگا او س نے لکھ دیا اور میں نے جا کر تقاضا کرنے میں
غفلت کی یہاں تک کہ او کا حال بہت پتلا ہو گیا اب میں نے او سکے پاس اگر تقاضا کیا او س نے ملت مانگی
اور او اسباب مانگا میں نے ملت بھی نہی اور اسباب بھی دیا اور یہ کہا کہ اپنی حویلی مجھے پاس کر دے او تسک میں لکھ سکے
"وسنے یہ بھی کر دیا پھر تدریج نوبت بیع کی آئی سو اس کو شش عالی اور نخت مساعد اور قوت بازو حویلی ہاتھ لگی۔
وانا بحمد اللہ مجد مدنی مثل هذه الاحوال محو د بحسبک یا مولای ائی کنت
منذ لیال نائمًا فی البیت مع من فیہ اذ قرع علینا الباب فقلت من المنتاب
فاذا امرأۃ معہا عقد لال فی جلدۃ ماء ورقۃ ال فرضتہ للبیع فاخذتہ منها
اخذت خلص واشتریتہ منها بثمان بحسن وسیکون لی فیہا نفع ظاہر وریح وافر

بعون الله ودولتك وانما حدثت بك بهذا الحديث لتعلم سعادة جدی فی التجارة
 والسعادة ينبط الماء من الحجارة الله اكبر لا ينبت لك اصدق من نفسك ولا اقرب
 من امسك اشتريت هذا الحصيد من المناداة وقد اخرج من دور الالفرات وقت المصادق
 وزمان الغارات وكنت اطلب مثله منذ الزمان الا طول فاعرجد والليل جلي لا يدري
 ما يلد فاتفق اني خرقت باب الطاق وهذا يعرض في الاسواق فوزنت فيه كذا وكذا
 دينار انا امل بالله صنعته ولبينه ودقته ولونه فهو عظيم القدر لا يقم الا في الندى
 وان كنت سمعت بابن عمران الحصري فهو عمله وله ابن يخلفه الا ان في حانوته لا توجد
 اعلاق الحصر الا عندة بجيا آتى لا اشتريته الا من دكانه فالوم من ناصح لاخوانه
 لاسيما اذا تحرم بخوانه **المعنى** اور من بچا اسکا میاں ہوں اور ایسے کاموں میں بچا اور
 ہوں میان بس کر میں بہت دن تک اپنے گھر میں قیام پذیر رہا ایک وقت دروانے پر دستک دی گئی
 میں نے کہا کون آیا ہو تو ایک عورت ہو کہ پانی کی مشک میں یا گوزن کی کھال میں موتیوں کی ٹری بیچنے
 کے لیے لائی ہو میں نے گویا اوچک ہی لی اور بہت کم قیمت کو خریدی مجھ کو اوسمین نفع ظاہر ہو اور فائدہ
 بہت ہو اور میں نے یہ ذکر اس لیے کیا کہ تم کو تجارتیں میری کامیابی معلوم ہو چکے اور بڑی کامیابی یہ ہے
 کہ تجھ میں سے پانی او بٹنے لگے اور یہ خبر تیرے جاننے سے زیادہ راست ہو اور کل سبزی زیادہ یقین ہے
 اور یہ پوری اسنادات میں آل فرات کے خاندان سے مصادرہ اور لوٹ کے وقت خریدا تھا اور میں
 بہت دنوں سے اسکی تلاش میں تھا پر ملا نہیں تھا اور کیا معلوم ہو کہ رات کو جو حمل ہا تو کیا خنے گی اور
 اتفاقاً یہ دریکچ بازار میں سے لے لیا ہو کہ اسکی قیمت اتنے دینار تول دے اسکی کاریگری وزری او بارکی
 اور رنگت کو ملاحظہ کرو بڑی قدر کی چیز ہے اور نادر ہو اور ابن عمران الحصري کا یہ بتایا ہوا ہو اسکا ذکر
 نے سنایا ہو گا اب اسکی دوکان میں اسکا بیٹا کام کرتا ہے اعلاق حصری وہیں ملتے ہیں میں بھی وہیں سے
 لایا ہوں مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا خیر خواہ ہے خصوصاً جب کہ اسکی یہاں دسترخوان پر کھانا کھایا ہو —
 ونعود الی حدیث المضیرة فقد حان وقت الظهيرة یا غلام الطست والماء
 فقلت الله اكبر ربما قرب الفرج وسهل المخرج وتقدم الغلام فقال ترے
 هذا الغلام روحي الاصل عراقي النشوتقدم یا غلام واحسر عن رأسك وشعر

عن ساقك وانض عن ذراعك وافتر عن سنانك واقبل بيدك وادبر بر ياك ففعل
 الغلام وقال التاجر لله من اشتراه اشتراه ابو العباس من محلة النخاس ضع الطست
 وهات الابريق فوضعه الغلام وانذ التاجر فقلبه ونقره واجال فيه نظره فقال انظر
 الى هذا الشبه كأنه جذوة الذهب او قطعة الذهب شبه الشام وضمنه العراق
 ليس من خلقان الا علاق وقد عرف دور الملوك وذراها احرز بالله ونز وتاقل حسنه
 ومثنه وسلسه متى اشتريته اشتريته والله عام المجاعة وادخرته هذه الساعة يا غلام
 الابريق فقد م الغلام واخذ التاجر فقلبه ثم قال وانبوتنه وقال لا يصلح هذا الابريق
 الا له الطست ولا يصلح هذه الطست الا مع هذه اللست ولا يحسن هذا
 اللست الا في هذا البيت ولا يحمل هذا البيت الا مع هذا الضيف ارسل الماء
 يا غلام فقد حان وقت الطعام يا لله ترى هذا الماء ما اصفاه ازرق كعين السؤل
 صاف كفضيب البلور اسقم من الفرات واستعمل بعد البيات فجاء كلسان
 الشمعة اصغ من الدمعة وليس الشان في الماء ولكن الشان في السقاء **الشرح**
 الرب بذران **المعنى** اب من مضيره كاقصه بيان کرتا ہوں کہ دوپہر کا وقت ہوا تو بولا او غلام سیلاچی
 اور پانی لا تو میں بولا کہ اب رہائی قریب ہے اور نکلتا آسان ہے اور غلام آگے آیا تو کہا اس غلام کی اصل روم
 ہے اور نشوونما عراق میں ہو او غلام آگے آگے اپنا سر کھول اور پینڈلی پر پانچہ اور اپنی بانہر پر آستین چڑھالے او
 اپنے دانت دکھلا اور اپنا چاند سا چہرہ سامنے کر اور پیٹھ پھیر کر ان دکھا غلام یہ سب کام بجالایا تو یہ غلام
 نخاس سے میرے لیے ابو العباس خرید کر لایا یہ سیلاچی کو رکھ دے اور آفتاب لے آؤس نے رکھ دیا
 سو آگے سیلاچی ہاتھ میں لیکر بجائی اور غور سے دیکھا اور کہا اسکا پیل آگ کا ڈلا ہی یا سو نے کا ٹکڑا ہی
 شام کے ملک سے لایا گیا ہے عراق میں بنایا گیا ہے پورا یا نہیں ہے بادشاہوں کے محل سراؤں او ڈیوڑھیوں
 میں رہ چکا ہے اور اسکا وزن اندازہ کرو اور اسکی خوبصورتی اور مضبوطی ملاحظہ کرو اور پوچھو کہ کب
 خرید اسے قحط سالی میں مول لیا تھا اور آج کے لیے بچا رکھا تھا او غلام آفتاب لادہ لایا سودا کرنے آؤ کو
 لیا اور اوٹ پٹ کر دیکھا اور کہا کہ اسکی ٹوٹی اس سے الگ نہیں ہے ایسے میں کی ہے اور یہ آفتاب اس
 سیلاچی کے لیے اور سیلاچی اس صدر خانہ پر اور یہ صدر اس گھر میں اور یہ گھر اس همان کے لیے زیبا

اور موزون ہو اور غلام پانی ڈال کہ کھانے کا وقت آیا ہو یہ پانی کیا صاف ہو جیسے پانی کی آکھ سبز ہوتی ہے
وہی سبز ہو اور جیسا بلور کی شاخ صاف ہوتی ہو ویسا صاف ہو فرات سے یہ پانی آیا ہو اور باری بڑا گیا
مشاجہ مرغ کی کوکے روشن و شفاف ہو اور مثل آنسوؤں کے پاک و صاف ہو اور یہ سب خوبی پانی ہی کی نہیں ہے
بلکہ سفاکی خوبی ہے۔ لایدک علی نظافة اسبابہ الانظافة الثوابہ و هذا المندیل سلط عن
قصته فهو نعيم جرجان و عمل ارجان و قمع الی فاشتریتہ و اتخذت امرأتی بعضہ سر او یلا
و اتخذت بعضہ مندیل او دخل فی ہر او یلا عشر و ن ذرا عا و انتزعت من یدھا کھاہ القد
انتزاعا و سلمتہ الی المطر زحی صنفہ و صففہ و طرہ ثم رجعتہ من السوق و خزنتہ
فی الصندوق و اخرتہ للظرف من الاضیاف لمرئۃ لہ العامة بایدہا ولا النساء
لما فیہا فکل علق یوم و لکل الہ قوم **المعنی** اسباب کی پاکیزگی کپڑوں کی نظافت پر
موقوف ہے اس مندیل کا یہ قصہ ہے کہ وہ جرجان کا بنا ہوا ہو اور ارجان کی بناوٹ ہے میرے پاس آیا
تو میں نے خرید لیا اور میری عورت نے اس میں سے پانچ جامہ بنایا باقی کی میں نے مندیل بنالی اوسکے
پانچ جامہ میں بیش گز لگا ہی باقی اوس سے میں نے چھین کر چھپی کو دیکھ اوس نے درست اور صاف
کر کے چھاپا ہی اور میں نے وہاں سے لاکر صندوق میں رکھ لیا ہی اور ظرفیہ مہمانوں کے لیے کھچھڑا
ہے عوام کے ہاتھوں میں نہ تے نہیں گئے اور غورتوں نے بھی اوسکو نہیں بڑا اور سرکار بستہ کے
لیے ایک دن ہی اور بہتیار کے لیے قوم متعین ہے۔ یا غلام الخوان فقد تطاول الزمان
والقصاع فقد طال المصاع والطعام فقد کثر الکلام فانی الغلام بالخوان و قلبہ التاجر
علی المکان ونقرہ بالبکان وعجمہ بالاسنان وقال عمل اللہ بغدا اذ قما اجد متاعہا
واظرف صناعہا تامل هذا الخوان وانظر الی عرض متنہ وخفۃ و نر و صلابہ عودہ
وحسن شکلہ فقلت ہذا الشکل فمتی الہ کل فقال لان عجل یا غلام الطعام لکن
الخوان قوائمه من اصلہ الشرح المصاع اضطراب و ہيجان العجم دانٹون سے کاٹنا
المعنی اے غلام خوان لاکہ دیر بہت ہو گئی ہے اور رکابیان لاکہ بھوک کی شدت ہے اور کھانا
کہ باتیں بہت ہوئیں غلام خوان لایا کہ اوسکو سودا گرنے اولٹا پلٹا اور اوٹکلیوں سے بجایا اودانٹون
پر مارا اور کہا کہ اسے بغداد آباد رکھے اوسکا سامان کیا عمدہ ہے اور اوسکے کارگر کیا نایاب ہیں پر خوان کچھو

مضبوط ہے اور ہلکا ہے اور لکڑی پختہ ہے اور خوبصورت بنا ہوا ہے میں نے کہا اب یہ شکل تو ہر
 پرکھنا تک مٹے گا کہنا ابھی غلام کھانا جلد لا پر خوان کے لیے اسی میں کے ہیں۔ فقال ابو الفتح فحسبت
 نفسي وقلت قد بقي الخبز وصفاته والخباز واللاته والحنة من اين اشتريت اصلاً
 وكيف اكرت ليها حملًا وفي اي رحى طحن واطحانة عجن وای تئور سحر وخباز استوجدر
 وبقی الخطب من اين احتطب ومتی جلب وكيف صقّف حتى جفّف وحبس حتى يابس
 وبقی من شقه وكيف قضينا حقه وبقی الخباز ووصفه والتاميد ونعته والدقيق ومدحه
 والخمير وشحم والملح وملاحة والبيع ومباحته وبقی السكرجات من اتخذها وكيف
 انفذها ومن عملها ومتی حملها والخل كيف انتق عنبه واشترى رطبه وكيف صهرت
 معصرته واستخلص لبه وقير حبه وكمر لیسای ودنه وبقی البقل كيف احتيل حتى اقتطف
 وفي اي صقله رصف وكيف قطف وكمر تأنق حتى نظف وبقیت المضيرة كيف اشترى لحمها
 ووفر شحمها ونصبت قدرها واجت نارها ودقت ابزارها حتى اجيد طبخها وعقد
 مرقها وهذا خطب يطم وشی لا يتم **الشرح** الدجاجة بانی العجم كونهما الصخرة حوض بھرنا
 الرصف تبرتجھا اور لگانا التأنق پسند آنا التمر بترتہ یار دی پررد لگانا المعنی ابو الفتح نے کہا میں نے
 دل میں خیال کیا کہ اب روٹی اور اوسکا وصف اور نان بانی اور اوسکے ہتیار کا بیان اور گیہون کا بیان اور
 کمان سے خریدے گئے اور کیونکر کرایہ دیکر لائے گئے اور کس جگہ میں پیسے گئے اور کیسے پانی سے آگاہ ہو گیا
 اور کون تندور گرم ہوا اور کون نان بانی پکانے آیا تھا اور لکڑیوں کا ذکر کہ کمان سے آئین اور کیونکر
 لائے اور کھانے کے لیے کیونکر گھنٹیں کہ سو گھنٹیں اور کس نے اوسکو جیرا اور کیا اوسکا حق ادا کیا اور نان بانی
 کی تعریف اور اوسکے تناگر کی توصیف اور آٹا اور اوسکا وصف اور خمیر اور اوسکا بیان اور نمک کی نمکینی کا
 ذکر اور بیج کے بیاج ہونے کا بیان باقی رہا ہے اور رکاہون کا بیان کہ کس نے بنائیں اور کیونکر آئین اور
 کب اور کون اٹھا لایا اور سر کے کا ذکر کہ اوسکے انگوڑیوں کو گرچنے گئے اور تازہ انگوڑیوں کو خریدے گئے
 اور اوس کا رس کیونکر حوض میں بھر گیا اور شراب خالص کیونکر بنی اور اوسکے بیج کیونکر کھائے گئے اور
 اوسکا گھر کس قیمت کا ہو اور باقلا کا بیان رہا کہ کیونکر چایا اور کس کھلیان میں ڈھیر لگایا گیا اور کیونکر باقلا
 نکالا گیا اور صاف کیا گیا اور مضیرہ کا ذکر رہا کہ گوشت کیونکر لایا گیا اور چربی کی طرح جدا ہوئی اور دیگی

چولہ پر رکھی گئی اور آگ سلگائی گئی اور مصائب پیا گیا کہ خوب پکایا گیا اور شور باد رست ہوا اور یہاں بہت جا
ہوا کہ تمام ہوگا۔ فقلت فقال ابن ترد فقلت حاجة اقصية فقال يا مولاى تریہ کنیفا
یزدی بریعی الامیر و خریفی الوزير قد حصص اعلاه و صهرج اسفله و سطح سقفه و فرش
بالممر رارضه یزل عن حائطه الذر فلا یعلق و یشی علی ارضه الذباب فیزلق علیہ باب و یخلط
عاج و ساج مزدوجین احسن اذ و اجر یقنع الضیف ان یا کل فیہ فقلت کل انت من هذا
الجرب و لم یکن الکئیف فی الحساب و خرجت فحو الباب و اسرعت فی الذهاب و جعلت
اعد و یتبعن و یصیح یا ابا الفتح المضیرة و ظن الصبیان ان المضیرة لقب لی فصاحوا صیاح
فرمیت احدہم باطجر من فرط الزجر فلقی الطجر بعامته فغاض فی هامته فاخذت من النعال
بما قدم و ما حدث و من الصفع باطاب و ما خبت و حشرت الی المحبس و بقیة عامین فی
ذلك النفس فذرت ان لا اکل المضیرة ما عشت ۶ فهل انانی ذایا الہمدان ظالم

الشرح الکئیف یا نجانہ الذر چنوٹی اس مصرع میں یا زار اند معلوم ہوتا ہے ورنہ وزن درست نہیں ہوتا
ہے **المعنی** تو اب میں کھڑا ہو گیا کہا کیا ارادہ ہے میں نے کہا حاجت ادا کرو گا کہا سیان دکھو کیا پانچا
بادشاہ کے چمن بریعی کو اور وزیر کے چمن خریفی کو عیب لگاتا ہے اس پر چونچ لگایا اور نیچے حوض بنایا
گیا ہے اور چھت برابر کی گئی ہے کہ مہمان وہاں کھانا کھا سکتا ہے میں نے کہا تو اس توشہ میں سے کھانا ہوا
پانچا کا شمار کبھی نہوا اور میں نے ٹھکنے میں اور چلنے میں بہت جلدی کی میں بھاگنے لگا کہ وہ میرے پیچھے
ہوا اور یہ چیخنے لگا اے ابو الفتح المضیرہ اور لڑکوں نے جانا کہ یہ میرا لقب ہے وہ بھی ہی پکارنے لگے میں نے
غصہ سے ایک کے پتھر مارا کہ اس کے سر میں لگا اب میں جوتیوں سے پٹنے لگا اور دھولیں پڑی لگیں
اور قید خانے میں جھکولے گئے اور دو برس تک اس نحوست میں مبتلا رہا اس لیے میں نے یہ نذر
مانی ہے کہ جب تک جیون مضیرہ نہ کھاؤں تو لے آں ہمدان کیا میں اس باب میں قصور وار ہوں۔
قال عیسی بن ہشام فقبلنا عذرا و نذرنا نذرہ و قلنا قد یمאجت المضیر
علی الاحرار و قدمت الانذال علی الاختیار **المعنی** عیسی نے کہا
ہم نے اس کا عذر قبول کیا اور وہی نذر ہم نے بھی مان لی اور ہم بولے کہ مضیرہ اشرا فون پر ہمیشہ
سے زبان بھونچاتا ہے اور کہنے اشرا فون پر ترجیح پاتے ہیں۔

المقامة الرابعة والثلاثون

حدثنا عيسى بن هشام قال لما قفلنا من تجارة ارمينية اهدتنا الفلاة الى اطفالها
وعثرنا بهم في اذيالها فاناخوا بارض نعامه حتى استنظفوا حقائبنا وازاحوا ركائبنا
وبقينا بياض اليوم في ايدي القوم قد نظم القدا جزاءنا وربط الخيل اعضاءنا حتى
اردف الليل اذنا به ومدا النجوم اطنابه ثم انتحوا عجز الفلاة واخذنا صدها وهلم جرا
حتى طلعت جبين الفجر من نقاب الحشمة وانتفض سيف الصبح عن قراب الظلمة فما طلعت منا
شمس النهار الا على الاشعار ولا بشار ومازلنا بالاهوال والاوهال نندرا عجزها وبالفلوات
نقطع لجهتها حتى حللنا بالمرغة فكلنا انتظم الى رفيق واخذ في طريق الشرح
القد جمل الخشمة حيا الا على الاشعار كمنعني ورست نهين هو الويل الغفلة المعنى عيسى كمنعني
جب ارمينية كمنعني ورمس ارمينية كمنعني ورمس ارمينية كمنعني ورمس ارمينية كمنعني
هم گرفتار هو كمنعني ورمس ارمينية كمنعني ورمس ارمينية كمنعني ورمس ارمينية كمنعني
سواريان چھین لین اور سارے دن ہم اونہیں گرفتار رہے کہ جنگل میں گھرے رہے اور سواروں نے ہماری
مشکین باندہ لین اتنے میں رات ہو گئی اور سارے پھیل گئے اور ہم اوس میدان کے شروع پر پھونچے کہ فجر نے
پردہ حیا سے اپنی پیشانی نکالی اور تاریکی کے میان سے صبح کی تلوار چلی اور آفتاب نے خوشنودی پر طلوع کیا اور ہم
دہشت اور غفلت کا روز دور کرتے تھے اور جنگل کی سختی کا ٹٹو تھے اور ایک سبز زمردین بھونچے اور
ہر شخص نے اپنے اپنے دوست کے ساتھ راول۔ وانضمر الی شتاب يعرفه صفار و يعاصوه
في اطراف يكتفي ابا الفتح الاسكندر ي وسرنا في طلب ابى جابر فوجدناه يطعم من ذات لظى
تسبح بالفضا فهدى الاسكندر الى رجل فاستماحه كفت مله وقال للخباز اعزني رأس
النور فاني مقرر فلما فرغ سنامه جعل القوم يحيدونهم بحاله وينخبونهم باختلاله
وينشر المسلم في النور من تحت اذياله يوهمهم ان اذى بنيا به الشرح
او جابر روي التام كومان مكرهان سينه و دل مراد في فرغ غين مجرب مناسب هو المعنى او
ايك شخص جوان زرد چادر اوڑھے ہوئے میرے پاس آیا اور اوسے کینت ابو الفتح اسکندر ی ہوا اور
ہم دونوں کی تلاش میں چلے دیکھا کہ تدرین سے جس میں جھاوہل رہا ہر وٹیاں نکل رہی ہیں او

اسکندری نے ایک شخص سے نمک مانگ لیا ہی اور نان بانی سے کہا کہ جکو تندر پر پڑھنے دے کہ مجکو سردی
لگ رہی ہے جب اسکا سینہ دل سردی سے تہا لوگون سے اپنا حال پر اختلال کئے لگا اور اپنی داس سے
نمک تندرین جھاڑ دیا کہ لوگون کو یہ گمان ہوا کہ اپنے کپڑو نمین سے مجوین جھاڑتا ہے —
فقال الخباز مالک لا ابالك اجمع اذيا لك فقد افسدت الخبز علينا وقام الى الرغفان
فرماها وجعل الاسكندر ييلقظها ويتا بطها فاعجبني حيلته فيما فعل وقال اصبر
على حتى احتال في الادم ولا حيلة مع العدم فصار الى رجل قد صفف اواني نظيفة
فيها انواع من الالبان فسأله عن الاثمان واستأذنه في الذوق فقال افعل فادار في
الانية اصبعه كما يطالب شيئا ضيعه ثم قال ليس معي ثمنه فهل لك في الحجامة
فقال قبحك الله وانت حجام قال نعم فعمل اعراضه ليس بها وال انية يصيرها **المعنى**
نان بانی بولایہ کیا کرتا ہی اپنے کپڑے سمیٹ لے کہ ہماری روٹیاں خراب ہوتی ہیں اور وہ روٹیاں بھینکتا
تھا اور اسکندری چٹتا تھا اور بغل میں چھپاتا تھا تو اسکے اس حیلہ سے بہت تعجب آیا اور کہا ٹھیکر کہ سالن
کے لیے بھی کوئی حیلہ کرتا ہوں اور ناداری کے ساتھ کوئی حیلہ نہیں چلتا ہی سو ایک شخص کے پاس آیا کہ برتنو نمین
دودہ لیے بیٹھا ہی اوس سے پوچھا اور کہا کہ ہم کچھین اوس نے اجازت دی یہ اپنی انگلی اسکے برتن میں طرح
پھیرنے لگا کہ گویا کچھ ڈھونڈتا ہی اور کہا کہ میرے پاس تو دامنہیں ہی تو مجھے حجامت بنوالے وہ لایا برابرو
تو حجام ہر کہا ہاں وہ اوسکو گالیان دینے لگا اور برتن بھینکنے لگا۔ فقال الاسكندر ي اترني على
الشیطان فقال خذها لا بورك لك فيها فاخذها واوينا الى خاوة فاكلناها بركة
وسرنا حتى اتينا قرية فاستطعمنا اهلها فبادر من بين الجماعة فتى الى منزله جاءنا
بصحفة قد سد اللين انفسها حتى بلغ رأسها فجعلنا نتحسها حتى استوفيناها و
سالناهم الخبز فمنعونا الالبان فقلت الاسكندر ي ما لكم تجودون باللبن وتبيعون
الخبز بالثمن فقال الغلام كان هذا اللبن في غصارة فوقعت فيها فارة فنحن نتصدق
به على السیارة **المعنى** اسکندری نے کہا یوں بھینکنے سے شیطان کے پالے جاتا ہی مجھی کو
دیدو اوس نے کہا کہ تجھے مبارک نہو سولیا اور ایک طرف جا کر کھالیا اور وہاں سے چلے اور ایک گاون میں
اے اور گاون والوں سے ہم نے کھانا مانگا ایک جوان لڑکا اپنے گھر دوڑ کر گیا اور ایک کالی دوڈ

اتنا بھرا ہوا لایا کہ پھلکتا تھا تو ہم نے لیکر سب پی لیا اور اونسے روٹی مانگی اونھوں نے کہا مولیٰ ہی اسکنڈ
 نے کہا کہ تم دودھ تو مفت دیتے ہو اور روٹی قیمت سے تو وہ جو ان بولا کہ یہ دودھ میدان میں بکھا تھا کہ اس میں
 چوہا گر گیا اس لیے ہم نے مسافروں کو صدقہ دیدیا۔ فقال الاسکنڈی ان الله واحذ الصخرة
 فکسر ففصاح الغلام واحزنه واخره فافشعرت منا الجدة وانقلب علينا المعدة
 ولفظنا ما كنا اكلناه وقلت هذا جزء ما بالامس فعلناه المعنى اسکنڈ نے
 اناشد واتا الیہ راجعون کہ کمر کا پی بھوڑ دی غلام ہائے ہائے کہ کرجی کہ ہمارے جسم پر روگئے کھڑے ہو گئے
 اور ہمارا لچہ متلایا اور جو کھایا تھا گر گیا میں نے کہا یہ اس کام کی سزا ہے جو ہم نے کل کیا تھا۔ وانشا ابو الفتح
 يقول يا نفس لا تغثي فالشهم لا يغثي من يصحب الله يأكل فيه سميذنا وغنا
 فالبس ليوم جديدا والبس لا خدرنا الشرح الانفاث دبلہ ہونا لا تغثی صیغ صحیح
 نہیں ہے الشهم رمل ذکی لغثی والغثیان والغثی شوریدن المعنى ابو الفتح نے شعر پڑھو ایسے میری جان
 دہلی نہو کہ مردانا پریشان نہیں ہوتا ہے جو زمانے میں رہتا ہے وہ قرب گوشت بھی کھاتا ہے
 دبلہ گوشت بھی کھاتا ہے ایک دن نیا کپڑا پہنو دوسرے دن پرانا۔

المقامة الخامسة والثلثون في قصة ابي العنبر الصمى وفيها الحذر من اخوان الزمان وترك الثقة بالندمان

قال محمد بن اسحق المعروف بابي العنبر الصمى ان فيما تزل من اخوان الذين اصطفيتهم
 وانتخبتم واخترتم للشدا ئد ما فيه موعظة وعبرة لمن اعتبر وتذكرة لمن ذكر
 وذلك اني قدمت الصيرة الى مدينة السلام ومع جراب دنان ذرو من الخرفي ولا لہ وغیر
 ما لا احتاج معه الى احد فصحبت من اهل البيوتات والكتاب التجار وجوه الشاء من
 اهل الثروة واليسار والجدة والعقار جماعة اخترتهم للصحة واخترتهم للنكبة
 فلم نزل في صبور وغبوق نتغذى بالجداء الرضع والجمالان والطيا هجات الفلاسية
 والمدققات الابراهيمية والقلايا الخرفات والکباب الرشیدی والجمالان الراعية
 وشرايينا نبيذ العسل وسما عنا من المحسنات الحذاق والموصوفات في الافاق ونقلنا
 اللوز المقشر والسكر الطبرزدور بجانبنا المخذل المورح وطيسنا المورح ونجونا الند الشرح

العنبر شیر آضر اب بصر الصیرہ ایک گاؤں ہے دیور کے پاس جہاں کی مشاد علو سرگرم و خوشستان ہیں قہمت الصیرہ
 الی مذیتہ السلام کی عبارت صحیح نہیں ہے یا بجائے الی کے سن چاہیے یا من الصیرہ چاہیے آخر قی اناث البیت
 الغیوق شراب شام تجد ارجحہ شیر خوار و احملاں کیسا لہ الطباہجہ تعرب تباہہ گوشت پسندہ یا قہمہ کیا ہوا
 نہ چند و این خوشبو کی مرکب کر کے کوئی قرص اور کوئی لمبی تہی بناتے ہیں اور اسکو خوشبو کے لیے جلا تہ ہیں
 اگر کی تہی کہتے ہیں **المعنی** یہ مقامہ ابی العنبر الصیری کے بیان میں ہے جس میں ذکر ہے کہ انبار زمانے سے
 پرہیز کرنا اور صاحبوں پر اعتماد نہ کرنا۔ اسحاق بن محمد معروف بابی العنبر الصیری کہتا ہے کہ میرے اون وستون
 جگہ میں نے اپنی مصیبت کے لیے چھانا تھا مجکو جو تکلیف پہونچی ہے اس سے نصیحت اور عبرت حاصل ہوتی ہے
 اور قصہ یہ ہے کہ میں مذیتہ السلام سے صیرہ میں آیا اور میرے پاس ایک ہیمانی دیناروں کی اور اثاث البیت
 اور سامان اتنا بہت تھا کہ مجکو کسی کی حاجت نہ تھی اور اہل خاندان اور اہل قلم اور اہل تجارت اور اہل و بھت
 و ثروت اور تو نگری والے اور فراغت اور املاک والے میں نے اپنی صحبت کے لیے اور اپنی تکلیف کے
 لیے منتخب کیے تھے اور ہمیشہ صبح و شام شراب پیتے تھے اور گوشت شیر خوار اور گوشت یکسالہ اور پسند
 اور ابر اہمی کوفتہ اور خوشبودار قلیہ اور رشیدی کباب ہم ناشتہ کرتے تھے اور کھجور شہد میں بھگی ہوئی
 ہماری شراب تھی اور خوبصورت عورتوں سے گانا سنتے تھے جو بہت حاذق اور دنیا میں مشہور تھیں
 اور بادام قشر اور شکر طبرزد نقل کرتے تھے اور گلابی رخسائے بجائے پھول کے تھو اور گلاب اگر کی خوشبو تھی
 فکنت عندہم اعقل من عبد اللہ بن عباس و اظہر من ابی نواس و اسخ من حاتم
 و ادھی من قصیر و اشعر من جریر و اسجج من عمر و و ابلم من سبحان و اعذب من ماء الفرات
 و اطیب من العافیة ببذلی و مرقی و اتلاف ذخیرتی فلما خفت المتاع و انقضت الشراعی
 و فرغ الجواب تبأدر القوم الباب لما احسوا بالقصة و صریت فی قلوبہم الغصۃ
 و وددعونی رصة تعبوا للفرار کرمیة الحجار و اخذتہم الفاترة فانسأوا قطرۃ قطرۃ
 و تفرقوا ائمة و یسر الشرح قصیر بن سعد صاحب جزیمۃ الایرش ایسا سخت تھا کہ کوئی
 اسکی اطاعت نہ کرتا تھا التشرع گھاٹ کا پانی رصہ کے معنی درست نہیں ہیں بجائے اس کے رخصہ
 درست معلوم ہوتا ہے تباہی آمادہ ہونا اور پر واکرنا **المعنی** اب میں اوکے نزدیک عبد اللہ
 بن عباس سے بھی زیادہ عقل مند تھا اور ابو نواس سے زیادہ ظریف اور حاتم سے زیادہ سخی اور قصیر سے

زیادہ سخت اور جریر سے زیادہ شاعر اور عمر سے زیادہ بہادر اور سبحان سے زیادہ طبع اور آب فرات سے
 زیادہ شیرین اور عافیت سے زیادہ پسند تھا کیونکہ میں مروت سے پیش آتا تھا اور اپنا ذخیرہ خرچ کرتا تھا
 جب میرا سرمایہ کم ہو گیا تو گویا گھاٹ کا پانی گھٹ گیا اور ہمیانی خالی ہو گئی سب دروازے کی راہ لی اور انکو
 حال معلوم ہو گیا اور انکو مجھ پر غصہ آنے لگا مجھ کو چھوڑ کر بھاگنے کے لیے ایسے تیار ہوئے کہ جہز کے کنکریں
 ہاتھوں سے بھاگتے ہیں کچھ سست ہو گئے اور ایک ایک شک گئے کوئی دہنی طرف گیا اور کوئی بائیں طرف۔
 وبقيت على الاخرة قد اور ثوني الحسرة واشتملت من فعلهم على الفتوة لا اسأوى بعرة وحيدا
 فريدا كالبوم للموسم بالشوم واقعد واقوم كان الذي كنت فيه لم يكن وندمت حين
 لم تنفعني الندامة قبلت بعد الجال وحشة وصارت يضرب بي طرشه اقبم من رهطه
 المنادي كاني راهب عبادي قد ذهب المال وبقي الطنز وحصل بيدي ذنب العاز
 وحصلت في بيتي وحدي متفتة كبدي بتعس جددي قد اقرحت دموعي خذي اعسر
 منزلة درست ظلوله وعفت معاملة سيوله فاضحه وامسه بربعه الوخوش وتجول
 فيه وتنوش قد ذهب جاهي ونفدت صحاحي وقل مراحي وسلحت في احوال فضيلة
 النداء والاخوان القلاء لا يرفع لي رأس ولا اعد من الناس ارجح من قريع اهراس وزين
 الرواس اتورد على الشط كاني راعي البط امشروا نالها في اتبع الفيا في عيني سخيصة ونفسي
 رهينة كاني مجنون قد اقلت من ديراو عير يد في الحيد ارشد حزنا من الخنساء على
 منحرو من هند على عمرو وقد تاه عقله وتلاشت صحبه وفرغت صبرتي وفرغ غلامي وكثرت
 احلامي وجزت في الوسواس المقدار صرت بمنزلة العمار وشيطان الدار اظهر بالليل
 واخفي بالنهار اسنام من حفار واتقل من كرى الدار ارجع من طيط القصار واحرق من
 داود العصافير جالفتني القلة وشملتني الذلة وخرجت من الملة وابغضت في الله
 وكنت ابا العنيس فصرت ابا عقلس و ابا عقس قد ضللت الحجة وصارت
 على الحجة لا اجد ناصرا ولا فلاس اراه حاضرا الشرح
 الاخرة بالفتح وكسر الخاء انجاء و آخر كارا طرشة بئر ابن اقبج من ربه بضمير غائب مع نسين ہر اگر ضمیر
 شکم ہو تو صحیح معلوم ہو تا ہے واسد اعلم تا شئی لاشے ہونا بجائے صحبی کے صحتی بہتر ہی العزیمت ہو یا بھڑ

البعس وہ اونٹنی کہ دودہ نہواور بہت بڑھی ہو آنوش الرجوع اور سلحت کے معنی درست نہیں ہیں سلخ
 بانخاء المعجم درست معلوم ہوتا ہے اور اس کا صلہ فی نہیں ہے اگر اس درخت یا خار آلو اس برحایت فقہ روہی
 کی یاد و کر دی گئی ہے سخناے لطیف اور حدیثاے ظریف افلات بی تردید نکال جانا الدیر الذی گھر العیض
 وحشی التحیر بحیرۃ خفساء اور سخن بن عمرو و نوہن بھائی بن اور ایسے ہی ہند اور عمرو اس کا شومہ ہی العارچہ
 وغیرہ جو گھر و زمین رہتے ہیں عقلس لغت عرب نہیں ہے **المعنی** اور انجام یہ ہوا کہ سوائے حسرت
 کے اور کچھ نہ ہو اور انکی اس حرکت سے مجبوریہ ذلت ہوئی کہ اونٹ کی منگنی سے بھی بدتر ہو گیا مثل اُو
 کے جو موسوم بدشوم ہے تنہا رہنے لگا کبھی بیٹھتا تھا کبھی اٹھتا تھا میں ایسا ہو گیا کہ گویا نہیں ہوں اور
 وقت پشیمان ہو کہ پشیمانی کام نہ آئی خوش چشتی کے بدلے وحشت ہوئی اور میرے بھی کان بہرے ہونے
 لگے اور میں اپنی قوم میں بہت برا ہو گیا میں گویا یہ پکار کر کہنا تھا کہ میں راہب عابد ہوں ہال جاتا ہا تسخیر گیا
 اور گویا بھیڑ کی دم میرے ہاتھ میں رہ گئی اور اپنے گھر میں اکیلا رہتا تھا الجگر بارہ بارہ تھا کوشش بیفائدہ تھی
 میرے آنسوؤں سے میرے گال پر زخم ہو گیا تھا جس گھر کے آثار ویران اور پانی کی رو سے اس کے نشا
 مست چکر او کو آباد کرتا ہوں جو وحش کا رہنے بن گیا ہے کہ اوسمیں بار بار دوڑتے پھرتے ہیں اور آتے جاتے
 ہیں عزت جاتی رہی اور مال خرچ ہو گیا اور راحت کم ہو گئی اور ہاتھ مٹا رہا تھا مصاحبوں نے اور قسیم
 بھائیوں نے مجھ کو چھوڑ دیا اب میں اپنا سر نہیں اٹھا سکتا اور نہ آدمیوں میں میرا شمار ہے درخت خاردار کی
 آواز اور مفت کے قصہ کے سوائے اور کچھ فائدہ نہ تھا ندی کے کنارے پر ایسا پھرتا تھا کہ گویا بچہ چلنے
 والا پھرتا ہے ننگے پاؤں جنگل میں پھرتا ہوں انگھیں گرم ہیں میری جان گرفتار ہے اپنی گھر سے ایسا بے تحاشا
 بھاگا کہ دیوانہ یا وحشی گدہا حیران ہو کر بھاگتا ہے اور جیسا خفسا کو اپنے بھائی صخر پر اور ہن کو اپنے شومہ عمر کو
 غم تھا میں بھی ویسا ہی غمیں تھا عقل جاتی رہی صحبت معدوم ہو گئی ہمیانی خالی ہو گئی غلام بھاگ گیا خیالات
 بہت ہو گئی اور دوسو سوہ مقدار سے زیادہ ہو گیا اور بجائے گھر کے جو ہا یا گھر میں بھوت ہو گیا رات بکھٹا ہوں
 اور دن کو چپتا ہوں گور کنوں سے بھی زیادہ بخت اور گھر کے کرایہ سے بھی بہت بھاری طیلی دھوئی سے
 بھی زیادہ رعوت اور داد و تیلی سے بھی زیادہ حماقت والا ہو گیا قلت اور ذلت میرے شامل حال ہو گئی
 اور ذات برادری سے نکل گیا اور لوگ بغض شدہ کرنے لگے یعنی اب انہیں تھا اب اب عقلس اور اب عقلس ہو گیا
 سب اسے کم ہو گئے سب مجھ پر غالب ہو گئے کوئی مددگار نہ رہا اور مغلسی کے سوا کچھ نہ رہا

فلما رأيت الأمر قد صعب والزمان قد كلب التمسست الذل لهم فآذاهم مع النسرين وعند
 منقطع البحرين وابعدهم من الفرقدين فخرجت اسيم كاني المسير فجولت خراسان الخراب منها
 والعمران الى كومان وسجستان وختلان الى طبرستان وثمان الى جرجان والنوبة والقطب
 والسند الهند اليمن والحجاز ومكة والطائف والطرا ارجول البراري والقفار واصطط
 بالنار واوى مع الحما حتى اسودت وجنتاي وتقلصت خصيتاي الشرح الكلب شد
 نسركر في فردين دوستانى نديك قطب شمالى تقص سمنا **المعنى** میں نے جو کام کی دشواری اور
 زمانے کی سختی دیکھی تو روپیہ کی خواہش ہوئی پر وہ ایسا نایاب ہے کہ جوڑ اگر گس کا اور شاید وہاں ہوں کھای
 اور میٹھے دریا تھے میں اور یا فرقدین کے پاس ہوں اب مثل مسیح علیہ السلام کے میں پھرنے لگا خراسان
 آباد اور ویران نکلون میں سے کرمان تک اور سجستان اور ختلان سے طبرستان اور عمان سے جرجان تک
 اور نوبہ اور قطب اور سند اور ہند اور میں اور حجاز اور مکہ اور طائف اور طراز کے جنگلوں میں اور چٹیل
 میدانوں میں پھر اس روی میں آگ سے سیکتا تھا اور وحشی گدھوں کے پاس ٹھکانا پاتا تھا میرے گلے سیاہ گئی
 اور میرے فوٹے مٹ گئے۔ فجمعت من النوادر والخبار والاسمار والفوائد والاثر
 واشعار المتطرفين وبنخف المتلهفين واسمار المتيمين وعلم المتفلسفين وچیل المشعبين
 ونواميس المحرقين ونوادير السناد مبین ونزق المنجمين ولطف المتطببين وکیاد
 المخاننة وخمسة الجرازة وشیطنة الالباسة وما قصر عنه فتيا الشعب وحفظ
 الصب وعلام الکلبى فاکسترفدت واجتديت وتوسلت وتحدثت ومدحت ما حجت
 حجة تکسبت ثروة من المال واتخذت من الصفائح الهندية والقضب اليمانية
 والذرع السابرية والذرق التبتية والرماح الخطية والحرب البربرية والخیل
 العتاق الجزرية والبغال الامرينية والحديد المرسية والذیابیح الرومية والخزف
 السوسية وانواع الطرف واللطف والهدايا والتحف مع حسن الحال وكثرة
 المال الشرح النوادر الاجاز بدل ومبدل منه ہو تو بہتر ہو و اعطف سے کچھ فائدہ
 نہیں ہے التلطف غمزہ ہونا التیم دل ربودہ ناموس کرو حیلہ التحرقہ جھوٹ بولنا تحدی تعذر القضب
 القوس السابری لباس لطیف وباریک وغوب وخمسة الجرازة کے معنی درست نہیں ہو سکتی الکلبی

راوی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ عنہما المعنی تو اب میں نے نادر اخبار اور کہانیاں اور فائدہ
 اور نشانیاں اور عمدہ لوگوں کے اشعار اور غزذوں کی تکلیف اور عاشقوں کے قصے اور فلسفیوں کے
 علوم اور شعبہ ہائے ہنر کے حیلے اور تجربوں کے فریب اور مصاحبوں کے نادر حالات اور نجومیوں کے دھوکے
 اور نیم طیب کی مہربانی اور نازنینوں کے ناز اور شیطانوں کی شیطنت اور امانت بخشی کے فتوے سے جو بچ
 گیا تھا اور بچیں کا حافظہ اور کلمی محدث کا علم یہ سب سامان اکٹھا کیا اور بھیک مانگنا اور لینا شروع کیا اور وسیلہ
 ڈھونڈ کر ہر طرف چلا کسی کی مدد کی اور کسی کی بھوک تو گری حاصل ہوئے اور ہندی قابین بنوائیں اور پین
 کی کمائیں اور ساری باریک کپڑی اور تبت کی گھڑی اور خط عربی نیز اور بربر کے ہتیار اور ہزیروں کے
 پاکیزہ گھوڑے اور آرمینیہ کے خچر اور مدیسہ کے گدھے اور روم کی دیبا اور روس کے نشینی کپڑے اور
 ہر طرح کی عمدہ اور لطیف چیز اور تحفہ اور سوغاتیں مع درستی حال و کثرت مال کے یہ سب سامان فراہم کیا
 فلما قدمت بغداد ووجد القوم خبری ومارزقته من سفری ستر ابقدمی و ساروا
 باجمعہم الی شکون ما عندہم من الوحشة لفقدی وماناظم لبعدی و شکواشد
 الشوق ورنء التوق وجعل کل واحد یعتذر مما فعل ویظہر الندم علی ما صنع فاقہم
 انی قد صفحت عنہم ولم اظہر لہم اثر الموجد علیہم بما تقدم فطابت نفوسہم وسكنت جوارحہم
 وانصرفوا علی ذلك وعاذوا الی فی الیوم الثانی فحبستہم عندی ووجہت وکیل السوق
 فلم یبدع شیئا تقدمت الیہ بشرائہ الا انا بہ وکانت لنا طبایخ حاذقة فاتخذت
 عشرين لوناً وقلایا مخرقات واللوان طیاً حجات ونواد مر مستعدات فاکلنا وانتقلنا
 الی مجلس الشراب فاحضرت لہم زہرا خندریسیۃ ومغنیات محسنات الوقت فاکلنا
 فی شانہم المعنی اور بغداد آیا لوگوں کو میرے آنیکی اور اس سفر میں میرے کما نیکی خبر ملی میرے
 آنے سے خوش ہوئے اور سب میرے یہاں آئے اور میری غیبت میں ان کو جو تکلیف اور وحشت ہوئی
 اور کالگہ کیا اور غلبہ شوق ظاہر کیا اور اپنے افعال اور احوال پر پشیمان ہوئے پین نے ان کو یہ جتلا دیا
 کہ میں نے ان کا قصور معاف کیا اور غصہ ہرگز ظاہر نہ کیا تو ان کو تسلی اور تسکین ہوئی تو چلے گئے اور دو
 دن پھر آئے میں نے ان کو جانے نہ دیا اور اپنے کارندے کو بازار بھیجا کہ جو کچھ اس کو ملا خرید لایا اور مجھے
 یہاں ایک عورت روٹی پکانی والی بہت عمدہ تھی کہ اس نے بیس طرح کی روٹیاں اور مصالح دار قلیہ اور

طرح طرح کے کباب اور نادر چیزیں تیار کیں یہ کھا کر ہم پہچانے میں گئے پرانی شراب بہت روشن و شفاف
 حاضر کی گئی اور اچھی اچھی گھائیوالیان بھی موجود ہوئیں سب اپنے اپنے کام میں لگے فلما مضی لیلۃ
 احسن یومہ و کنت قد استعددت لهم بعدد خمسۃ عشر طنًا من طنان البیاض نجان
 کل طنّ باربعة اذان واستاجر غلامی کلّ واحدًا لایبدلہمین وعرف الغلام الخمالین
 منازل القوم وتقدم الیہم بالسوا فاة عشاء الاخرۃ وتقدمت الی غلامی فکان
 داهیۃ ان یدفع الیہم بالطنّ والرطل ویضربہم وانا الخمریین ایدیم النذ والعود
 فہا مضت ساعة الا وہم من السکراموات لای عقلون ووافانا ہم غلمانہم
 عند غروب الشمس کل واحد بدلّۃ او حمارا وبغلة ففرقہم انہم عندی اللیلۃ
 یبیتون فانصرفوا ووجهت الی بلال المزین فاحضرته وقدمت الیہ طعامًا فاکل و
 سقیته ثلثا قنطار وجعلت فی فیہ دینارین احمرین وقلت شأنک والقوم فخلق فی
 ساعة خمس عشر لمحیۃ فصار القوم جردًا کما کاهل الجنة وجعلت لمحیۃ کل واحد
 منہم مصدرة فی ثوبہ ومعہا رقة فیہا من اضم لصدیقہ غدرا وترک الوفاء
 کان ہذا مکافاتہ والجزاء وجعلتہا فی جیبہ وشدّ ثاہم فی الطنان ووافی الخمالین
 عشاء الاخرۃ فحملا وہم الی دارہم بکرة خاسرة فحصلوا فی منازلہم الشر
 ووافاہم غلامانہم عبارت غلط ہے الکرة واپس ہونا المعنی جب یہ دن گذر گیا تو میں نے اونکے
 شمار کے برابر پندرہ تھیلی بگین لائی تیار کیے کہ ہر تھیلی کی چار موٹھ تھیں کہ اونکو پکڑ کے اوٹھاتے تھے اور
 میرا غلام اتنے ہی پلے والے لایا کہ ہر ایک کی مزدوری دو دو درہم تھری اور اونکو ہر ایک کا گھر
 دکھلا دیا اور یہ گھر کہ پچھلی رات انکی گھر بھونچا دینا اور میں نے غلام کو آگے بڑھ کر یہ سمجھا دیا کہ سیر
 یا آدہ میرا نکو شراب پلاتا رہے اور میں انکے آگے اگر اور عود خوشبو کے لیے جلاتا رہتا ہوں
 ایک گھڑی بھی نہ گذری کہ اونکو ایسا نشہ چڑھ گیا کہ گویا مردہ ہو گئے کچھ ہوش نہ رہا اور دہنوتے ہوئے
 اونکے غلام گھوڑے پر اور کوئی گدھے پر اور کوئی حجر پر سوار ہو کر آئے میں نے اونسے کہنا
 کہ یہ سب رات بھر میرے یہاں رہیں گے وہ اونٹے چلے گئے اب میں اپنے تائے مسمی بلال پر توجہ
 ہوا اور اونکو گھانا کھلایا اور تین گلاس شراب پلائے کہ وہ بھی بیہوش ہو گیا اور دو دینار سرخ

او کوٹھن میں ڈال دے اب میں نے اوس سے کہا کہ تو انکو سمجھ لے اوس نے اوس وقت سب کی ڈاڑھی موڑ لی
 تو وہ ایسے ہو گئے کہ جیسے اہل جنت نہ ڈاڑھی نہ مچھڑ سب کی ڈاڑھی ایک چٹھڑے میں لپیٹ کر اوروں کے
 ساتھ ایک رقعہ میں لکھ کر جو اپنے دوست سے بعد ہی کہے او کی ہی سزا ہوئے جیو نہیں ڈال دیا اور ان
 سب کو تھیلیوں میں باندھ کر کچلی رات حائلوں نے اونکے گھر بھونچا دیا کہ یہ واپس جانا بہت خسارہ ہوا
 فلما أصبحوا راوا فی انفسہم ہما عظیمایا یبرح اذ لا یخرج تاجر منہما الی دکانہ ولا کاتب
 الی دیوانہ ولا یظہر لا خوانہ مکان کل یوم یأتی خلق کثیر من حوٹھم من نساء و رجال و
 غلمان یشتقونی ویزنوننی ویستحکمون اللہ علی وانا ساکت لا ارد علیہم جوابا ولا اعبا
 بمقالمہم وشاء الخبر بدینۃ السلام یفعل بھم ولم یزل الامریزداد حتی بلغ الوزیر
 ابا القاسم بن عبید اللہ وذلک انہ سأل بعض کتابہ و سأل عنہ عند افتقاده فقیل لہ
 فی منزلہ لا یقدر علی الخرج قال ولم یقل من اجل ما صنع بہ ابو العنابس لانہ کان
 امتحن بعشرۃ و منادمتہ فضحک حتی کاد یبول فی سر و یلہ و بال واللہ اعلم **المعن**
 جب صبح ہوئی تو اپنا نوکرو حال دیکھ کر ایسا غم ہوا کہ نہ ٹل سکے نہ سوداگر اپنی دوکان گیا اور نہ منشی کچھری گیا
 اور نہ اپنے بھائیوں کے سامنے آیا اور ہر روز اونکے یہاں ہمایر مرد عورتیں لڑکے آتے تھے اور مجھو
 گالیاں دیتے تھے اور شتمت لگاتے تھے اور کہتے تھے کہ اتنے ہی اوس سے سمجھ اور میں جب بنتا تھا
 کچھ نہ کہتا تھا اور اونکے کہنے کی کچھ پروا نہ کرتا تھا اور خیبر مدینۃ السلام میں پھیل گئی ابو القاسم بن عبید
 وزیر کو بھی اس طرح معلوم ہوئی کہ اوس نے ایک منشی کو جو چند دن پنا یا پوچھا کہ وہ کہاں ہے لوگوں نے
 عرض کیا کہ وہ اپنے گھر سے باہر نہیں نکل سکتا ہے کہا کس لیے نہیں نکلتا ہے عرض کیا کہ ابو العنابس نے او کی
 صحبت اور دوستی کا امتحان کر کے جواب دیا کہ ساتھ معاملہ برتا وزیر سے سکر اس قدر ہنساکہ او کا پیشاب نکل جائے
 یا نکل گیا ہو و انت اعلم۔ ثم قال واللہ لقد اصاب وما اخطأ فیما فعل ذرۃ فانہ اعلم الناس
 بھم ووجہ الی خلعة حسنۃ وقادر ساوم کبا و حمل الی خمسین الف درھم
 لا استحسانہ فعلی و مکنت فی منزلی شہرین انفق واکل واشرب ثم ظہرت بعد
 الاستتار فضاٹختہ بعضہم وخاصم فی بعضہم واستعدی علی بعضہم الی صاحب
 المجلس فما اعدا لعلہ بما صنع الوزیر وحلف بعضہم بالطلاق التلت وعتق غلمان

وجواریہ اللہ لایکامنی من راسہ ابدًا فلا واللہ العظیم شانہ العلی مکانہ ما اکثرث
 لذلك ولا بالیت ولا حاک اذنی ولا اوجر بطنی ولا ضررتی بل سرتی وانما کانت حاجتہ
 فی نفس یعقوب قضاها **المعنی** پھر بولا خدا کی قسم اوس نے یہ کام تو بہت خوب کیا اوسکے
 درپے ہو کہ وہ لوگوں کے حال سے خوب واقف ہو اور میرے لیے خلعت فاخرہ اور ایک گھوڑا اور نوٹ
 اور پچاس ہزار درہم بھیجے کہ اوسکو میرا یہ کام بہت پسند آیا اور دو مہینے تک میں اپنے گھر پر ناخوب نہ رہا
 کرتا تھا کھاتا تھا پیتا تھا پھر میں باہر نکلا کسی نے تو مجھے صلح کر لی اور کسی نے مجھے دشمنی کی اوسپا لاکر
 پاس ناشی گیا پر وزیر نے جو میرے ساتھ اس کام کے لئے سلوک کیا اور اوسکو معلوم ہوا اس لیے اوس نے
 اوسے سے عداوت کی اور کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں اس سے کلام نہ کروں گا ورنہ میری جو رو کو طلاق
 ہو اور میرے غلام اور لونڈیاں آزاد ہیں سو خدا کی قسم مجھکو اسکی کچھ پروا نہ ہوئی نہ میرے کان پر جون
 چلی اور نہ کبھی پیٹ دکھا اور کچھ نقصان نہ ہوا اور بہت خوش رہا کہ گویا حضرت یعقوب کی یہی حاجت تھی جو پوری ہوئی
 وانما ذکر ت هذا وبہمت علیہ لیوخذ الحذر من ابناء الزمان ویترک الثقة بالانحوان
 الاندال السفلی بفلان الوراق الثمام الوراق الذی ینکحق الادباء ویستخفہم
 ویستعیر کتبہ ثم لا یردھا علیہم واللہ المستعان **وعلیہ التکلان المعنی**
 میں نے یہ قصہ اس لیے کہا ہے کہ ابناء زمانہ سے پرہیز واجب ہے اور بھائیوں پر اعتماد نہ کرنا چاہیے
 کہ نہایت رذیل و کمینہ ہیں اور فلان ناشی سے بھی بچنا ضرور ہے کہ جعل خور ہے مکاری اہل ادب کا
 حق ٹھاتا ہے اور ہلکا پین کرتا ہے اور اسی کتابین عاریت لیکر واپس نہیں دیتا ہے اوسکو گائی اور اسی پر بھروسہ ہے

المقامة السادسة والثلاثون

حدثنا علی بن ہشام قال اضللت ابلا لی فخرجت فی طلبہا فخلت بواحد خضر فاذا انہار
 مطر حة واشجار باسقة واثمار یانعة وازہار منورة وانما ط مبطوطة واذا
 شیخ جالس واعنے منہ ما یروع الوحید من مثله فقالت لا علیک وامری بالخلق
 فامثلت وسلنے عن حال فاخبرت فقال لی اصبت دالتک ووجدت ضالتک
 فهل تروی من اشعار العرب شیئا قلت نعم فانشدتہ لامرئ القیس وعبید
 ولبلید فلم یطرب لشیء من خلک وقال لشدک من شعری فقلت ایہ فقال

سہ بان الخلیط ولوطوعت ما بانا | وقطعو من جبال الوصل اقتلنا

حتی انتہی الی آخر القصیدۃ فقلت یا شیخ ہذا قصیدۃ جری قد حفظہا الصبیان و عرفہا
الناس ومن تحت الاخبۃ ووردت الاندلیۃ فقال دعنی من ہذا اوان كنت
تروی لابی نواس شعرگ فانشدنیہ فانشدتہ شعر المعنی عیسیٰ نے کہا میرا اونٹ
کھویا گیا میں اسے ڈھونڈ رہے تھا اور ایک بزرگ بچہ لڑکھل میں بھونچا کہ وہاں نہر بہت تھیں اور
بڑے بڑے درخت تھے اور گدے ہوئے پھل تھے اور سب سے کلیان تھیں اور فرش بچھا ہوا تھا اور
ایک بزرگ اوپر بیٹھا ہوا تھا میں اس سے ڈرا کہ کیا آدمی اکیلے سے ڈرتا ہے اس نے فرمایا ڈرو نہیں اور
بیٹھنے کا حکم دیا اور میرا حال پوچھا میں نے بیان کر دیا اور یہ دعا فرمائی کہ تجھ کو بتا گجائے اور تیرا اونٹ
مل جائے تو عرب کے کچھ شعر بیان کر سکتا ہوں میں نے کہا ہاں امرو لقیس اور عبید اور لبید کے شعر پڑھے
تو کچھ خوش ہوا اور کہا میں اپنے شعر پڑھتا ہوں میں کہا بہتر تو یہ شعر پڑھا دوست جدا ہو گیا اور کاش
میں بھی اوکی اطاعت کرتا اور دوستوں سے رشتہ ملاقات قطع کیا قصیدہ تمام پڑھا میں نے کہا ای بزرگ
یہ قصیدہ جبریکامی بچوں کو یاد ہے اور سب لوگ جانتے ہیں اور ہر شخص کی بغل میں ہے اور مجلسوں میں مذکور
ہے کہا یہ ذکر چھوڑ دو، اور ابو نواس کے شعر یاد ہوں تو پڑھو میں نے یہ شعر پڑھے —

لا اندب الربیع ففرغ غیر مانوس | ولا اصبت الی محادین بالعیس

الشرح لاحرف نفی تحسین کلام کر لے ہر نفی کر لے اور صبر کر لے الی صدہ نہیں ہر اگر علی ہو تو مناسب ہر
المعنی میں اس گھر پر جو خالی اور غیر مانوس ہے و تاہوں اور اس قاف پر کہ سفید اونٹ ہانکے لینگے آنسو بہاتا ہوں

احتم نزلۃ بالہجر منزلہ | وصل الحبيب علیہا غیر ملبوس

المعنی وہ گھر چھوڑنے کی لائق ہے زمین وصل صیبیہ — یا لیلۃ غیبت ما کان اظیبہا
والکوس تعمل فی اخوان الشوس الشرح الشوس ترجمہ بیٹھ رہی یا کن انکھیں سے
دیکھنا المعنی کیا خوب رات تھی جو گزر گئی اور شبی نجی نگاہ والوں میں بیان چل رہا ہے

وشاد نطق بالسم مقلتہ | من تر حلف تسیم و تقدیس

الشرح الشادن البادن جوانی میں اور بھرے جسم والے اکثر زقوت والے المعنی
بہت جوان لڑکے ایسے ہیں کہ انکی آنکھ بادل بھری ہوئی طاقت دار ہیں سچ و تقدیس والے ہیں —

نارعتہ الکاس فی رفق احدثہ	فی زئی قاض ونسک الشیخ ابلیس
المعنی میں اونسے ایک می ہو کر اوکو بیان کرتا ہوں مٹھی کی لباس اور شیخ ابلیس کی عبادت میں جام می پر جھگڑا کیا	
لما ثملنا وکل الناس قد ثملوا	وخفت صرعتہ ایاى بالکوس
المعنی میں اور سب لوگ بیہوش ہو گئے اور میں ڈر کر نشہ سے بچھڑ جاؤنگا۔	
غططت مستنفساً طرفی لانفسہ	فاستشعرت مقلتاہ النوم من کیسے
الشرح کیس سے مراد آنکھ پر المعنی میں نیند میں اپنی آنکھ سے بند کر لی کہ کوئی آنکھوں پر بھی آنکھ نہ بند بھر گئی۔	
وامتد فوق سریر کان ارفق بے	علی تشعبہ من عرش بلقیس
الشرح بجائے تشعبہ کے تشبہ بنا سب المعنی اور میر تخت پر لیٹ گیا کہ نہایت نرم تھا اور تخت بلقیس کے مشابہ تھا	
وزرت مضجعه قبل الصبح	دلت علی الصبح اصوات النواقیس
المعنی میں اسکی خواب گاہ پر صبح سے پہلے آیا اور صبح ہونا ناقوسوں کی آواز سے معلوم ہوتا ہے	
فصرت امشوق فی قسطاسہ بید	خطا طۃ ما تعایا فی القراطیس
المعنی میں اسکے کاغذ پر ایسے خط سے مشق کرتا تھا کہ اور کاغذوں پر اسکا ہونا چارمی تھے	
فقال من ذا فقلت النفس زارک لا	بدل لیک من تشیس قسایس
المعنی وہ بولا کون پر مینے کہا قسایس ہوں تیر بیان آیا ہوں کہ تیر و مند پر قسایس کی آفتاب پستی ضرور ہے	
فقال بلئس لعمری انت من رجل	فقلت کلا فانی لست بالبلیس
المعنی کھا قسم ہے تو بُرا آدمی میں نے کہا میں بُرا آدمی نہیں ہوں —	
قال فطرب وشهق وزعق فقلت قبحک اللہ من شیخ لا ادری انت حالک شعر جریر	
استخف ام بطربک من شعرا بی نواس وهو فو یسق عیار فقال دعنی من هذا	
وامض علی جہک فاذا القیت فی طریقک رجل الحی معہ مصرور یدہ فی الدوا	
حول القدریزھی بجلیتہ ونحی بلحیتہ فقل لہ دلتی علی حوت مصرور فی بعض	
البحور مخطف الخصور یلدغ کالزنبور ویعتم بالتور ابوہ حجرو امہ ذکر وراسہ	
ذهب واسمہ لہب وباقیہ ذنب لہ فی الملبوس عمل السوس وهو فی البیت افنہ	
الزیت شرب لا ینقع اکول لا یشبع بذل لا یمنع ینفی ال صعود ولا ینقص مالہ	

من جود لیستوك ما یسرہ وینفعاك ما یضرہ وكنت اكمل حلالی واعیش معك
 فی رخاء لكنك ابیت فخذ الان ما احدث من الشعراء الا ومعہ معین من انا
 املت علی جریدہ القصیدۃ وانا الشیخ ابو مرہ **الشعر** الشوق چھاتی میں رونا بھر آنا
 الرعق فریاد کرنا ابو مرہ کنیت **المعنی** عیسیٰ نے کہا بہت خوش ہوا اور چھاتی بھرائی اوچھوٹا
 میں نے کہا تیرا بڑا ہو جہریر کا شعر اپنے نام سے پڑھنا اور ابو نواس کے شعر پر خوش ہونا کیا بے عقلی ہے
 ابو نواس تو ایک فاسق چالاک ہے کیا قصہ چھوڑو اور سامنے اپنے چلا جا کہ راستے میں ایک شخص نے گا
 کہ اوسکے پاس درہم کی تھیلی رہتی ہے گھروں میں ہاتھیوں کے گرد بھرتا ہے یعنی صورت سے فریب دیتا ہے
 اور اپنی وجاہت سے حمایت کرتا ہے تو اوس سے کہنا کہ مجھ کی کاپڑے جو کسی پانی میں سر دھو کسی فرا کو
 اوچک لیا ہو بھڑکی طرح سے ڈنگ مارتی ہے اور آستین کی طرح سے جھپٹی رہتی ہے اوس کا باپ تہر سچا اور مرداؤلی
 مانجھ اور اوس کا سر سونیکا ہے اور نام اوس کا انگار ہے اور باقی دُم کی کٹروں کو اونی کٹری کی طرح کھاتا ہے
 اور گھر و زمین تیل پر آفت ہے پتی ہے سیراب نہیں ہوتی ہے بہت کھاتی ہے پیٹ نہیں بھرتا ہے بہت خرچ سے باز نہیں
 آتی ہے بلندی پر چڑھتی ہے بخشش سے کم نہیں ہوتی ہے خوش معلوم ہوتا ہے مجھے ناگوار معلوم ہوتا ہے اور جو کچھ نفع
 دیتا ہے او کو ضرر دیتا ہے اور میں نے اپنا حال تجھ سے چھپایا اور میں نرمی سے تیرے ساتھ گزارتا ہوں پر تونے
 انگار کیا قبول کرے خبر نہاں ہے جسے مذہباتی میں جریر کو مینہ قصیدہ لکھ دیا ہے اور میں ابو مرہ شیطان ہوں
 قال علی بن ہشام ثم غاب ولم ارہ ومضیت لوجہی فلقیت رجلا فی یدہ نذبة فقلت
 هذا والله صاحبی وقلت له ما سمعت منه فناولنی مسجۃ واما الی غار فی الجبل مظلم
 وقال ونك الغار ومعك النار قال فدخلته فاذا انا بابل قد اخذت سمته
 فلویت فی وجهها ورج دھما و بینا انا فی تلك الغیاض اذ بل الحمر اذ انا بابل الفتح
 الاسکندی تلقانی بالسلام فقلت ما احداک و یحاک الی هذا المقام قال جور
 الا یام فی الاحکام وعدم الکرام فی الانام قلت فاحکم حکمک یا ابا الفتح قال
 احملنی علی قعود وارقل ماء فی عود فقلت لك ذلك فان شأی قول
 نفسه فداء محکم کلفته شططا فاستحج - ما حکم لحیة ولا - مسجہ الحائط ولا تنحن
 ثم اخبرته بخبر الشیخ فلوما الی عمامته وقال هذه ثم ریدہ فقلت یا ابا الفتح شحذت علی

ابلیس اناک لشعناذ المعنی عیسی نے کہا وہ تو غائب ہو گیا کہ پھر نہیں دیکھا اور میں آگے بڑھا
ایک آدمی ملا کہ اس کے پاس لکڑی تھی میں نے کہا قسم یہ وہ شخص ہی ہے اور میں نے جو سنا تھا وہ سب اس کو
کہہ دیا اس نے مجھ کو ایک چراغ دیا کہ اس پہاڑ کے اندھیرے کھوہ میں چلا جا اور اپنے ساتھ آگ بھی لیتا
جا میں کھوہ میں گیا تو وہاں اونٹ مل گیا میں اس کی طرف گیا اور اس کی گردن پر کڑک لے آیا اور اس سبز زار میں
آگ لگا رہا تھا کہ کیا ایک ابولفتح آنکلا اور سلام کیا میں نے کہا تجھ کو یہاں کون گھسیٹ لایا ہے کہ امانے کے
حکام کا ظلم اور خلقت میں بزرگوں کا ہونا میں نے کہا اب کیا حکم کرتے ہو کہا باوجود میری پست ہمتی کے
مجھ کو بگینہ کر اور مجھ کو پانی سے سیراب کر میں نے کہا بہتر تو اس نے شعر پڑھے میری جان او سپر فدا ہو کر
بار بار تکلیف نہی ہے سو آسانی کرو نہ دارھی چلی ہے نہ سوئی چھپی ہے اور ست کھنگھار دیکھ میں نے اس سے
شیخ ابلیس کا بیان کیا اس نے اپنی ٹپڑ سی پر اشارہ کیا کہ یہ اوسی کے ہاتھ کی بنی ہوئی ہے
میں نے کہا اے ابولفتح تو بڑا چالاک ہے کہ تو نے شیطان پر بھی چالاکی کی ہے ۔

المقامة السابعة والثلاثون

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال كنت اقممت بمال اصبته فهمت على جى هار با حى ايت
البادية وادتنى الهية الى ظل خيمة فصادفت عند اطنابها فتى يلعب بالتراب مع
الاخواب وينشد شعرا تقتضيه حاله ويقتضيه ارتجاله واددت ان يلحى نسيجه
فقلت يا فتى تروى هذا الشعر ام تغرمه فقال بل اعزمه فانشد الشعر
الحام پورا کرنا بھیج بناوٹ **المعنى** عیسی نے کہا مجھے اوس مال کی تمت لگی جو میں نے پایا
تھا اس لیے میں پریشان ہوا اور بھاگ کر جنگل میں پھونچا اور اس سرگردانی میں ایک خیمہ پر آیا تو اس کی
طنابوں کے پاس ایک لڑکا دیکھا جو اپنے ہم عمر نوین منی سے کھیل رہا ہے اور غیر اپنے حال کے موافق
فی البدیہہ پڑھتا جاتا ہے اور میں نے یہ چاہا کہ یہ اپنے شعر پورے پڑھے میں نے پوچھا کہ تو یہ
شعر کسی کے پڑھتا ہے یا خود تو ہی کہتا ہے اس نے کہا میں نے ہی کہے ہیں

اتى وان كنت صغير السن

وكان فى المين بنوع

الشعر النبوا كمنه كمننا المعنى میں اگرچہ کم عمر ہوں اور انکھوں میں کھٹکتا ہوں ۔

يد هبى فى الشعر كل فن

فان شيطانى امير الجن

المعنی پر میرا شیطان سب جنوں کا سردار ہو کر فتنہ تمام و کمال مجھ کو دے گیا ہے۔

حتیٰ پر د عارض التظنّے

فامض علی رسالتک وان غریبتی

الشرح الظنّی المعنی اس طرح کے گمان دور کرتا ہے تو اپنی راہ چلا جا اور مجھ سے دور ہو۔

فقلت یافتی العرب اذنی الیک خیفۃ فهل عندک امن او قوی قال بیت الامن

نزلت وارض القرى حلت وقام فعلاق کئی ومشیت معہ الی خیمۃ قد اسبل سترها

ثم نادى یافتاۃ الحیّ هذا اجاز کنت به اوطانہ وطلبہ سلطانہ وحادۃ الیناصبت

سمعه او ذکر بلغہ فاجیر یہ فقالت الفتاة اسکن یا حضری فانیت الاسود بن قنان

المعنی میں نے کہا اے میان میں ڈر کر تیرے پاس آیا ہوں تیرے یہاں امان ہے یا مہمانی کہا خاندان

امان ہے اور سرزمین مہمانی ہے جو تو آگیا ہے وہ اٹھا اور میری استین بکری اور خمیر میں میں اس کے ساتھ گیا

کہ اس کے پردے چھوٹے ہوئے تھے اور باندی کو پکارا کہ یہ مہمان آیا ہے تو میں رہنا موافق نہواؤ

بادشاہ نے مطالبہ کیا اور ہمارا آوازہ اور ذکر سن کر ہمارے یہاں آگیا ہے خوب نباہ دینا چاہیے باندی

بولی اے شہر والے یہاں رہو کہ اسود بن قنان کے خاندان میں آگیا ہے۔

اعتر بن اسنۃ امن معد و یعرب

واوفاہم عہدا بکل مکان

الشرح ابن اسنی سے مراد اولاد ہی المعد بن عدنان ابن کنانہ ابن قیدار ابن اسماعیل

علیہ السلام عرب مستعربہ و ابو الیمین یعرب بن قحطان ابن ارفخشذ ابن مالک ابن نوح عرب العرب

المعنی معد اور یعرب کی اولاد سے زیادہ عزت والا اور مہر جائے عہد پورا کرنے والا۔

واضر بہم بالسیف من دون جارہ

کان العطایا والمنا یا بکفہ

وابیض وضاۃ الحبین اذا انتم

المعنی اپنے ہمسایہ کی مدد پر تلوار مارنے والا اور بر چھپی چھپانے والا گویا بخشش اور موت دونوں کی ہاتھیر

ابراہیم بن اور گوری کشادہ پیشانی عیض بن امیہ بن عبد شمس الکبریٰ اولاد ہی یمنی روشن چہرے والا۔

ودونکہ بیت الجوار وسبعة

الشرح اشفع زیادہ کرنا اور ملانا **المعنی** سناہ والی گھر میں گھر کو کہیں یا کوئی پہلے اور تین یا چھوٹا یا ہے۔

فاخذ الفتي بيدي الى البيت الذي اومأت اليه فظت فاذا سبعة نفر فيه فما
اخذت عيني الا ابا الفتح الاسكندري في جملتهم فقلت ويحك باي ارض انت فقال
المعنى وہ لڑکا میرا ہاتھ پکڑ کر اوس کو ٹھہری میں لے گیا کہ باندی نے بتلائی تھی تو دیکھا کہ اوس میں
سات آدمی ہیں اور ابو الفتح اس کے ساتھ بھی اور میں نے کہا تیرا برا ہو تو یہاں کہاں آ نکلا تو یہ شعر کہے۔

ترلت بالاسود في دارها | اختار من طيب اثمارها

الشرح الاسود کی طرف ضمیر مناسب نہیں **المعنى** میں سو کی جوئی میں اور ترکہ ہاں اچھی چھو پھل لون

وقلت اني رجل خائف | هامت لي الخيفة من تارها

حيلة امثال على مثل | في هذه الحال واطمارها

حتى كساني جابرًا خلعت | وما حياء بين اثارها

المعنى اور یہ عرض کیا کہ میں کہینہ و دشمنی کے خوف سے پریشان ہوں ایسا ہی ان صاحبزادوں کا
بھی حال ہے میرے خلون کی رخنہ بندی اور اسکے آثار مٹانے کے لیے مجھ کو لباس بھنایا۔

فخذ من الدهر و نسل ما صفا | من قبل ان تنقل عن دارها

المعنى جب تک دنیا میں رہنا ہے جو چیز کہ اچھی نظر آوے وہی لیتے رہو۔

اياك ان تبقي امضيّة | اوت كسع السول باغبارها

الشرح كسع الضرب بجمع غابرو غمرا **المعنى** سے پچھا ضرور ہو کہ باقی کی آرزو اور خواہش کرتا ہے

قال عيسى بن هشام فقلت يا سبحان الله العظيم ائى طريق الكدية لم تسلكها

ثم عشنا زمانا في ذلك الجنب حتى امنا وراح مشرقا ورحنا مغربا **المعنى**

عيسى کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ سبحان اللہ مفلسی کا کون کون راستہ ہر کہ تم نے اختیار نہیں کیا

پھر مہینے مدت تک وہاں زندگی بسر کی اس جہل ہوا پھر وہ تو مشرق کی طرف گیا اور میں مغرب کی طرف چلا گیا

المقامة الثامنة والثلاثون

حدثنا عيسى بن هشام قال طفت الا فاق حتى بلغت العراق وتصفح دواوين

الشعر حتى ظننتني لم ابق في القوس منزعة ظفروا حلتني بغداد فبينما انا على الشط

اذعن لي فتى في اطمار يسأل الناس ويحرمونه فاعجبني فصاحته فقمت اليه

اسأله عن اصله وداره فقال انا عيسى الاصل اسكندر بنى الدار فقلت ما هذا
اللسان ومن اين هذا البيان فقال من العلم رضت صعباه وخضت بجاراه فقلت
بائى العلوم تحلى فقال لى فى كل كنانة سهم فايها تحسن قلت الشعر قال هل
قلت العرب بيتا لم يمكن حله وهل نظمت مدحا لم يعرف اهله وهل لها بيت
سبح وضعه وحسن قطعه واى بيت لا يرقأ معه واى بيت يشقل قعه واى بيت
يشجر عروضة ويسوك ضربه واى بيت يعظم وعيلة ويصغر خطبه واى بيت هو
اكثر مالا من يبرين واى بيت كاسنان المعلوم والمنشار المعلوم واى بيت يستر
اوله ويسوك آخره واى بيت يصفيك باطنه ويخدعك ظاهره واى بيت لم يمكن
لمسه واى بيت يسهل عكسه واى بيت هو اطول من مثله وكانه ليس من اهله
واى بيت هو رهين مجرى ومهين بحذف الشرح السبع لقيح آيبرين نام موضع
بمرو السن المعلوم وه دانت كه او سپر ميل جامهوا هو انتشار در نتي ياره مشوم كنده المعنى
عيسى كتمانى بين شهر و فمين بھرتے بھرتے عراق ميں آيا اور شاعرون كے ديوان پڑھے يہاں تك كے مجبوبات
ہوا كه اس كمان ميں اب چكى كپڑى كى جائے نہيں ہي اور بغداد ميں آيا دجلے كے کنارے پر بھرتا تھا كه
ايك لڑكا چادر اوڑھے ہوئے بھيك مانگتا ہوا آيا اور لوگ اوسكو كچھ نہيں ديتے تھے پر مجبوا اوسكى
فصاحت پسند آئي ميں نے اوشكر اوسكى اصل اور اوسكے گھر كا حال پوچھا كہا ميں بنى عبسے ہوں
اسكندر مير گھر ہي ميں نے كہا كيا اچھي زبان اور كہا ميں سے يہ بيان آيا ہي كہا علم كے سخت مقامات
ميں نے مشق كيے ہيں اور اوسكے گھرے دريا ميں گھسا ہوں ميں نے كہا كون سے علم سیکھا،
كہا ہر ترش ميں ميرے تير ميں بچكو كونساعلم پسند ہي ميں نے كہا شعر كہا عرب كا كوئى ايسا شعر بھي ہے
جو اوسكے معنى بيان نہو سكين يا ايسے شخص كى مدح كى ہو كہ معلوم نہو يا اوسكى وضع بُرى او قطع اچھي ہو
يا اوسكے آسنو نہم سكين يا بہت ناگوار ہو يا اوسكا عروض شكستہ ہو اور قسہم ناپسند ہو يا اوسكا در بڑا ہو
او كام كہ ہو يا اوسكا ريت بھر سچ زيادہ ہو يا انتون كا ميل ہو يا در نتي كندى ہو يا اوسكا شروع
پسند آئے اور اوسكا آخر ناپسند ہو يا اوسكا باطن صاف ہو اور ظاہر دموك ہو يا اوسكا چھوٹا ہو
يا اوسكا عكس سہل ہو يا ايسا دراز كہ او شاعر كے قابل نہو يا اوسكے حرف آسان ہوں قابل حذف ہوں

آٹکھ سے پانی بہتا اس لیے ہے کہ پانی یا پیشاب آٹکھ کا بہنا ہی یا اس کے ساتھ تشبیہ ہے
یا مشک کی موٹھیا یا وسین چھید یا وسین پانی کا رسنا واما البیت الذی یثقل وقعه فمثل قول الرومی

ع اذا من لم یمن بن یسہ وقال لنفسه ایہا النفس امھل

المعنی جب احسان کرتا ہے تو احسان نہیں کھتا ہے اور اپنے نفس کو کہا کہ مہلت دے اس لیے
بجائے نفسی کے نفس بہتر معلوم ہوتا ہے واما البیت الذی یثقل عروضه ویسئول ضیہ فمثل قوله

ع دلفت له بأبيض مشرقی کما یدنو المصباح للسلام

المعنی میں وہ تلوار لیکر اس کے سامنے ایسا آیا کہ مشرقی ہے یعنی دیہات سرزمین بلند کی
بنی ہوئی ہے کہ مصافحہ کر نیو الاسلام کے لیے جھکتا ہے واما البیت الذی یثقل عیدہ ویصغر خطبہ فمثالہ

قول عمرو بن کلثوم ع کان سیوفنا مٹنا ومنہم ع مخاریق یا یدی لا عینا

المعنی ہماری اور انکی تلوار بن کھینچنے والوں کے ہاتھ میں کوڑی ہیں واما البیت الذی
ہوا اکثر ملا من یدین فمثل قول ذی الرمة ع مغرور یار مض الرضراض یرکضہ

والشمس حیری لہا فی الجودت ویم ع الشرح تدویم گیتی ہانڈی کا جوش تھم جانا

المعنی مغرور زمین سنگریزہ گرم میں دوڑتا ہے اور آفتاب حیران ہے اور اوکی گرمی کم ہے
واما البیت الذی کا سنان المطوم او المنشار المثلوم ع قول الاعشی

ع وقد غدت الی الحائق یتبعنی شاو مثل شلول شل شول

الشرح کلمات یہودہ جمع کرنا اعشی کا خاصہ ہے واما البیت الذی یھرب اولہ یسوک
آخرہ فقول امرئ القیس ع مکر مفر قبل مدبر معاً ع کجاسود صخر حطہ

السیل من عل المعنی حملہ کرنے والا بھاگنے والا آگے آنے والا پیچھے جانے والا ایک

جیسے بھاری پتھر کو پانی کے ردنی بلندی سے پھینک دیا ہو واما البیت الذی یخلف
سامعہ حتی تذکر جو امعہ فمثل قول طرہ الشرح اور وہ بیت کہ جب تک تمام کر نیو جامع

خلاف سمجھ گیا کہ کس کا قول ہے جو مقام میں نہیں ہے قول طرفہ سولے و تجلید کے شاعر امرو نقیض کا ہے

کہ او کے شعر میں و تجلید ہے وقوفاً ہما صبی علی مطہم ع یقولون لا تھلک اسی و تجلید
المعنی میرے دوست اپنی سواریاں ٹھرا کر مجھ کو یہ کہتے تھے غم سے مت ہلاک ہوا ورنہ کو تھام

اور دیری کرو فان السامع یری انک تنشد قول امرئ القیس **الشرح** سامع خیال
 کرتا ہے کہ تو قول امرئ القیس پڑھتا ہے کہ اوسکے قول میں و تجل یز اور قول طرفہ میں و تجل ہے اما
 البيت الذی یصفیک باطنہ و یجدک ظاہرہ فکقول القائل عاتبتہا
 فبکت و قالت یا فتنۃ * نجات رب العرش من عتبی **المعنی** میں نے اوسکو
 عتاب کیا تو رو کر بولی اے میان خدا نے تجکو میرے غصہ سے نجات دی و اما البيت الذی
 لا یمکن لمسہ فکقول بعضهم تقشع غیلمہ الجدر عن قمر المحب
 و اشرق نور الصبر عن ظلمة الغیب **الشرح** تقشع ابر کا ہوا سے پھٹ جانا **المعنی**
 جدائی کی گھٹا جو محبت کے چاند پر چھائی تھی پھٹ گئی اور صبح کا نور تاریکی غیب سے روشن ہوا
 و کقول ابی نواس نسیم عبیر فی غلالة ماء و قتال عود فی ادیہم **المعنی**
 اور قول ابو نواس عبیر کی خوشبو پانی میں ہو اور عود کی خوشبو ہوا میں ہو و اما البيت الذی
 یسهل عکسہ فکقول حسان بن ثابت انصاری بیض الوجوہ کریمۃ احسابہم
 شم الانوف من الطراز الاول **المعنی** گورے چہرے حسب اونکے بزرگ
 اونچی ناک والے سب پہلا نقش و اما البيت الذی هو اطول من مثله کقول المستنیر
 عیش ابق اسم سدا قد جد مرانہ رف اسر نکل غیظ ارم صی احب
 اغر اسب روع غ د ل اثن نکل **الشرح** ریف سر سبز ہونا زمین کا نیل لینا **المعنی**
 زندہ رہو باقی رہو بلند رتبہ ہو سردار ہو تاج کرو بخشش کرو حکم کرو منع کرو سر سبز ہو سراپت
 کرتے رہو لیتے رہو غصہ ہو تیر اندازی کرو برستے رہو حمایت کرو جہاد کرو قیدی لاؤ ڈراؤ
 متوجہ ہو دو تہمت ہو مائل ہو عطا کرو و اما البيت الذی هو مہین بحر مہین بحر فکقول بنو نواس
 ان کلاما تراه مدحا کان کلاما علیہ ضاء **المعنی** جس کلام کو موج جاتے ہو روشن ہوتا ہے

المقامة التاسعة والثلاثون

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال ملت مع نفر من اصحابی الی فناء خیمۃ القیس من اهلہا
 قوی فخرج علینا رجل خزقة فقال من انتم قلنا اصفیاء لم یذ قوا منذ ثلث
 عذ و قال فتحتہ ثم قال فمارا یکم یا فتیان فی غیۃ فرق کھامۃ الا صلح فجعفۃ

روحاً مکملۃ بجملة خیر من ابکار جبار ربوض الواحدة منها قلاً الفوم من جملة
 خض عطش خمس یغیب فیہا الضرس کان نواھا السن الطیر لا یحجون بہا النہیدۃ
 مع اقعب قلاحتا بن من الجلاذ الہرمیۃ الربلیۃ تشہونہا یا فتیان الشرح بریغ
 جو تفسیر لکھی ہو اسکے وافق ترجمہ کیا جاتا ہو اس لیے اب تفسیر کا ترجمہ دوبارہ کیا ضرور ہے جو لغت
 زیادہ ہو گا اوسکی شرح کیجا ئیگی اگر وہاں گھر او والا مکملۃ تاجدار انمض بھوکی لعطش پیاسی انمض
 ہلکی المعنی عیسیٰ کتاب میں اپنے چند یاروں کے ساتھ ایک خیمہ گاہ پر کھانا لینے گیا ایک نا
 آدمی باہر آیا کہا تم کون ہو مینے کہا ہم ہمان بن تین دن سے ہننے کھانا نہیں کھایا پس نہ کھنکھارالے میان
 بکر کیا مسکہ کہ گنجے کی گھوہری چلتی ہے ایک گھر کے کمرے میں ہے جس پر کھجور خیر کے رکے ہوئے ہے جو برس
 اوپنے درختوں کا پھل ہے ایک کھجور بھو کے پیاسے ہلکے لوگوں کا منہ بھر دیتی ہے دائرہ اوس میں ہیں
 چھپ جاتی ہے کہ اوسکی گھلی ہے جو پرند نہیں کھاتے ہیں اور مسکہ جو قلعو بن ہے وہ بڑی اونٹنیوں کا دوڑ
 دوہا گیا ہے جو کھٹا درخت اور وہ کھانس کہ موسم گرما کے بعد اوستی ہے کھاتے ہیں اسے میان نکھو خوش ہے
 فقلنا ای واللہ نحن نشہہا ففہقہ الشیخ وقال وعلمکم ایضاً شہہا ثم قال فصار ایکوفی
 درمک کا نہ قطع السبا ناک میجر ثم علی سفرۃ جرشیۃ بہار یح القظ فیتب الیہ منکم فی
 رفیف لبق خفیف فیجئہ من غیر ان یرجفہ او یخشنہ ویزیلہ دون ملک ناعیم
 ثم یلئہ بالسمار والمذق لثاغیزاً ثم یعد الیہ فیلوئہ ویدعہ فی ناحیۃ الصیلۃ حتی
 اذا تم من غیر ان یرقہ عمد الی قصر الغضا فاشعل فیہا النار فلما خبت نارہ مہد
 لقمی موصہ ثم عمد الی عجینہ ففرطحہ بعد انعم تلویۃ ثم دحابه علیہا ثم خمرہ
 الشرح اللبق مردہوشیار الدوحہ چھانا پھیلانا انخبوا لکابجنا الغضا جھاوا الغراۃ اکثرۃ
 القرموص زمین کھود کر تندر بنا تا جرش میں میں موضع ہے القرموص لکیر کے پتے المعنی ہم بولے
 ہم بھی وہی چاہتے ہیں ہونہر کر بولا کہ تمہارا بچا بھی یہی چاہتا ہے پھر کہا چاہتو نہیں تمہاری کیا ہے
 ہے کہ گویا سونے کے ٹکڑے ڈھلی ہوئے ہیں تہہ تہہ جرشیمہ دسترخوان پر رکھی ہوئی جسمیں لکیر کے
 پتوں کے خوشبو ہے اب تم میں کوئی جوان ہلکا پھلکا اس طرح گوندھے کہ بگڑنے پاوے اور نرم نرم
 لگی دیکر اوسکو پروردہ کرے پھر وہ دودھ کہ اوس میں پانی بہت ہو یا تھوڑا ہو اوس میں ملا دیوے

اور خوب مٹی دیوے پھر پتھر پر اتنی دیر چھوڑ دیوے کہ کھٹاس آجاوے اور سوکھنے پاوے پھر چھوڑ
 کی لکڑیاں جلاوے جب آگ ٹھنڈی ہو جاوے تو اوس تندور میں اوتار دیوے پھر گندہ ہوتے
 آئے کو پھیلا دیوے اور پیڑے بناوے پھر روٹی بنا کر ڈھانک دیوے — فلما وقف
 وقت اجل علیہ من الرصف ما یلتقی به الاوار حتی اذا غطاها علی الملة المشاکمة
 تطبق وتغلغ شقاوا وحک قشرها رقا قافا حمرارها احمر اسرار الحجاز المشهور بام الجردان
 او عذق ابن طاب یشن علیہا ضرب بیضاء کالتیلالی او ان رشوخها فی خلال الدها
 وتشرب لب الدملک ما علیہ من الضرب قدمت الیکم قتلقومها لقمح حین
 اوزن کل افلتتهو نهیا یفتیان الشرح المشاکمة دشوار ہونا اور شباب ہونا قلعح سحر کھانا
 محلی صحیح نہیں ہر حک صحیح ہر تشرب پلانا **المعنی** جب سوکھ جاوے تو اوس پتھر گرم اس قدر
 ڈالے کہ گرم ہو جاوے اب اس گرم زمین میں دبا کر طباق میں پارہ پارہ کرے اور سحر کو وقت
 کھائے ایسی سرخی ہوگی جیسے حجاز کے گدرائی ہوئی کھجور ہوتی ہے جس کو ام جردان اور عذق
 بن طاب کہتے ہیں اور اس پر سفید شہد گویا برف ہو اوسکے پیسید آنے تک مع روغن کے چھڑکے اور
 روٹی پر جو کچھ چیز ہو اوس کو شہد سے لتھیر دے اب اس کو تم کھاؤ جیسا بہت کھانیولے دشمن حین
 اور شکل کھاتے تھے اے صاحبو تم اسکی خواہش کرتے ہو قال فاشرب کل منالی وصفه
 وتحلب ريقه وتلمظ وتطوق قلنا ای واللہ نشتهیہا قال ففقهه الشیخ وقال عظم
 واللہ لا یبغضہا ثم قال فما اریکم یا فتیان فی عناق نجدیة علویة بریة قد اکت
 البرم والشیخ النجدی والقیصوم والہیشوم وتبرضت الجمیم وملاآت
 من القصص فوری شحمہا وزہمت کسہا بشیخ مغتبطہ ثم تنکس
 فی وطیس حتی تنزع من غیر امتحاش او انہا ثم تقدم الیکم وقد عطاها بها
 عن شحمة بیضاء علی خوان منضد بصلائق کانہا القباطی المنشرا والقواہی المصہر
 قد احبہا نقرات قصاع فیہا صباب واصباغ شتے فتوضع بینکم تہادیر عرقا
 وتساءل مرقا فتشتہونہا یا فتیان الشرح اشرب مال کسی کی طرف شتاق
 اور متوجہ ہونا تلمظ کھانے کے بعد زبان سے چاٹتے رہنا تطلق چکھنا عناق بکری کا بچہ العالیہ

نجد سے تھامہ اور مکہ تک اشج گھانس قیوم گھانس آلیشوم الشیم سوکھی گھانس تبرض تھوڑا تھوڑا
 لیا آلو طیس تندور و قد عطر درست نہیں غلط بالغین المعجمہ صحیح معلوم ہوتا ہی القوا ہی قہوہ سبز عرق
 لزم وقام بکائنہ مصریح نہیں ہی کمر صحیح معلوم ہوتا ہی ہر دار المعنی عیسیٰ نے کہا ہم ب
 او سکے بیان سے مشتاق ہوئے اور سب کے منہ میں پانی بھرا آیا اور زبان چاٹنے لگے اور چکھنے لگی
 اور بولے قسم یہ خدا کی ہم اسکے خواہش مند ہیں بڑ ہا ہنسا اور کہا یہ تمہارا چچا بھی او کونا پسند نہیں
 کرتا ہی پھر کہا اے صاحبو ایک بکری کے بچے کے لیے تمہاری کیا رائے ہے جو نجد کا ہو اور حجاز کی گھانس
 چرا ہو اور جنگلی ہو اور ریگستان کے بڑے درختوں کے پھل کھایا ہو اور نجد کی گھانس اور سب قسم
 کی گھانس تھوڑی تھوڑی کھائی ہو اور او سکو چربی چھا گئی ہو اور او سکے جسم کو بولے تند رستی ملی ہو
 اور گرم تندور میں لٹکا ہو کہ بے آگ جلائے پکا ہو اور تمہارے سامنے لایا گیا ہو کہ او سکی کھال پر سفید چربی
 منڈھی ہوئی ہو ایک خوان میں باریک باریک کپڑوں کے ساتھ میا ہو ہو اور قہوہ مرگا ہو او گھنی
 کپڑو نہیں رکھی ہوئے اور اوسمیں رائی اور الوان نعمت ہوں یہ عرق اور رشور باہکتا ہو تمہارے
 سامنے رکھا جائے قلنا ای واللہ نشتہیہا قال وعلمہ واللہ یرقص لہا فوثب بعفنا الیہ
 بالسیف وقال مایکفہ ما بنا من الجوع الدفہ حتی تسخرینا فالتنا انبہ بطبق علیہا جلفہ
 جلاویۃ وحتالہ ولویۃ واکرمت مثوانا وانصر فزالہا حامدین ولہ ذامین الشرح
 الجوی قرۃ المعنی کیا تم چاہتے ہو ہمیں کہا ہاں چاہتے ہیں کہا تمہارا چچا بھی او سکی تنہا میں
 ناچتا ہے اب ایک شخص تلوار سونٹ کر او سپر گیا اور کہا کہ بھوک کے مارے ہو کہ تو خاک پھا کنا بھی کافی
 نہیں ہے اور تو ہم سے مسخر ہیں کر رہا ہے پھر ایک لڑکی ایک طباق میں حلوی کا نوکی روٹی تندوری
 اور ناقص کھجوریں جو ہمانوں کے لیے بچا رکھتے ہیں لیے ہوئے آئے اور ہماری بہت تعظیم و تکریم
 ہم او س لڑکے کی تعریف کرتے ہوئے اور او س بڑھے کی مذمت کرتے ہوئے او لٹے چلے آئے
 التفسیر قال البدیع الخزقة القصيرة العذوق الذواق النهدية الزبدية الفرق
 القطيم من الغنم الجوة ضرب من التمر الجبار من النخل ما لا يبلغه اليد الربوض العظيمة
 من النخل العجف الاكل الجلاذ الکبار من الابل الهمرية الابل الستوعی الطمر وهو شجر
 من الحمض الربلية التي ترعى الربله وهو نبات ينبت بعد الصیف الدرامک

الحواري الحجرية وضع الشيء على الشيء الرفيف الخفيف الأرجاف افساد الزبد الملاك
 الدلائل اللبث المخلط التمار من اللبن ماكثر مأوه المدق ماقل مأوه التلويت التلطيخ
 الصيداء الحجارة ثم العجين اذا حض الآبراق اليبس قصر الغضاجذمته التخمير
 التغطية قف الشيء وقت اذا يبس الرصف حجارة محلاة يلقى في القدر اذا ارادوا
 اسفانها آوار حر النار الملة الرماد الحار الشن الصب الضرب العسل الرشوة
 العرق جوين وز لكل رجلان اكلوان العلوية التي رعت العلو البرم قس الطلح
 الجسمير النبت التي اذا طال بعض الطول ولم يتم القصيص نبت الشحط الرنيح
 الرمس مغتبطة اي صالحة لا حلة بها الوطيس مكان النار الامتخاش الاحتراق
 الانهاء قبل الانضاج الصلائق الرقاق القباطي ضرب من الثياب البيض المقصر
 المعلم النقرات المنقورات القصاع القصار الصغار من الخشب الصناب
 الخدر الدفء للصوق بالتراب من سوء الحال الجلفة ما التزق بالتور من الخبز
 الحنالة الردي من القمر اللوية ما ادخل للاضياف المشرح الخرقه القصيره بونا آدمي
 القدوق الذواق حكمتا كحانا التبيدة الزبد مسكه الفرق قطع غنم ريور بكرى كالتجوهر ضرب من التمر
 ايك قسم كهور تجبار من النخل ما لا يبلغ اليد جباراوس درخت كوكيت من جسيبرها تهنه بونج سكر الربون
 العظيمة من النخل برب درخت الحفف الاكل كحانا التجلاد الكبار من الابل بربى اوثنى الهرمية الابل
 التي ترعى الهرم وهو شجر من الحمض يهوه اوثنى يركه هرم جرتى هو كحنا درخت هو الربية التي ترعى
 الربية وهو نبات نبت بعد اصيف الربية وه اوثنى يركه ربل جرتى يهوه كحانس هو جو موهم كركه
 بعد اوكتى هو الدرك الحواري چياتى الحجر منه وضع اشي على اشي ركحنا ايك چیز كاكسى چیز الرفيف
 الخفيف كاكسى چیز الأرجاف افساد الزبد مسكه حرجانا بركحانا الملك الدلك ملنا اللث المخلط طلانا
 التمار من اللبن ماكثر مأوه جس دوده من ياني بهت هو المدق ماقل مأوه جس دوده من ياني كم هو
 التلويت التلطيخ التمرنا الصيداء الحجارة ثم العجين اذا حض سماجب كحنا هو جائى الآبراق ليس
 خشك هو ناقصر الغضاجذمته حجاو كى كثر يان التخمير التغطية دهاك دينا قف اشي وقت اذا يبس
 جب خشك هو جائى الرصف حجارة محلاة يلقى في القدر اذا ارادوا اسفانها كرم تهرماندى من

ڈالتے ہیں کہ گرم ہو جائے آلا وحر النار آگ کی گرمی آملہ الرما داحار گرم ریت آشن الصب ڈالنا
 الضرب لعل شہد الرشوح العرق پینا آتا بخون ورنہ شکل نام دشمن کے ہیں جو بہت کھانا کھاتے تھے
 العلویۃ اتی رعت العلو وہ بکری کہ علو چرتی ہو البرم ثم اطلع ریگستان کے ٹٹے دختون کے پھل انجیر
 اتی اذا طال العنبر الطول ولم تہم جو گھانس کہ پوری دراز نہوئی ہو تقصیر گھانس الشطح الريح الرسی وہ ہوا
 نہ نقش قدم کو مٹا دے متعبطۃ ای صحیحہ لاعلمہ ہا ایسے تندرست کہ اوسمیں کچھ علت نہو اطمین کا التار
 آگ کی جگہ یعنی تنور الاستحاش الاحتراق جلنا الانہا قبل الانضاج پکنے سے پہلے الصلاح الرقاق باریک
 القباطی ضرب من الثیاب البیض سفید کپڑا المتصرع علم علامت لگی ہوئی التفات المنقورات ٹھنڈی ہوئی
 القصاع القصار الصغار من الخشب چھوٹی چھوٹی کڑی کڑی کی الصناب اخردل رائی الفیض اللصوق
 بالتراب من سور احوال مٹی میں بد حالی سے لیٹنا الخلفۃ ما الترق بالتور من مخبر جو روٹی کا ٹکڑا تنور میں
 رہ جاتا ہی احتمالہ الردیۃ من التمر ناقص کھجور آلوئیۃ ما دخر لا ضیاف جو مہمانوں کے لیے بچا رکھتی ہیں

المقامة الاربعون

حدثنا عیسیٰ بن ہشام قال لما قفلت من الیمن وھممت بالوطن ضممت الی رفیق
 رحالہ فترافقا ثلثۃ ايام حتی جذبتنی نجد و التقتنی وھد فصدت و صوبت
 و شرقت و غربت و ندمت علی مفارقتہ بعد ان ملکنا الجبل و حزنہ و واسبلت
 الغور و بطنہ و فواللہ لقد کفی فراقہ و انا اشتاقہ و خلقتی بعدہ و اقا سے
 بعدہ و کنت فارقتہ ذائراۃ و جمال و ھیئۃ و کمال و ضرب بنا اللہ ضرر و بھر
 و انا اقمشلہ فی کل وقت و تذکر کل لمحۃ ولا اظن ان اللہ یسعدنی منہ و یشفعنی
 بہ و الشرح رحالہ زائد معلوم ہوتا ہے التصویب پتی میں جانا اشارہ الحسن الضرب خیال پیدا
 ہونا بہتر و الضروب جمع المعنی عیسیٰ کتابہ میں میں سے وطن جائیکہ ارادے پر اولٹا
 پھر راستہ میں ایک شخص رفیق ہو لیا کہ تین دن تک ہم وہ ساتھ رہے سرزمین بلند پر جانا موسر
 پست میں جانا پھر میں زمین بلند پر گیا اور وہ زمین پست میں گیا اور میں شرق گیا اور وہ مغرب
 گیا اور اوسوقت سے کہ میں بھاڑ پر گیا اور وہ نیچے کی دیہات میں رہا اوسکی جدائی پر میں پشیمان
 ہوا اوسکے فراق میں بکواسشتیاق تھا اور اوسکے بعد اوسکے دور ہونے پر رنج تھا اور جب

میں اوس سے جدا ہوا تھا تو وہ صاحب حسن و جمال اور صاحب صورت و کمال تھا اوس کا ہر وقت
 خیال آنے لگا کہ ہر وقت اوس کی مثل بیان کرتا تھا اور ہر وقت اوس کو یاد کرتا تھا اور یہ گمان بھی
 نہ تھا کہ اس زمانے میں میری ایسی سادت مندی ہوگی کہ میں اوس سے ملوگا حتیٰ ایت
 نیسا بور فینا انا یوما فی حجرتی اذ دخل کھل قد غتر فی وجنتیہ الفقر و
 انزف ما عہما اللہم و امال قاتہ السقم و قلم اظفارة العدم و بوجہ اکسف
 من بالہ وزی اوحش من حالہ و لثہ نشفہ و وشفہ قشفہ و ورجل وحلہ و
 وید قحلہ و وانیاب قد فرعنہا الضرب و والعیش المر و وسلم فازدرتہ عینے لکنے اجبتہ
 فقلت اللہم اجعلنا خیرا من یظن بنا فبسطت لہ اسرۃ و جہی و فتقت لہ
 سمعہ و الشکر و کمال ادھیر الغبرۃ سیاہی چھانا انزاف سب پانی سوتنا القناۃ نیزہ بیان قدم ادا
 الکسف بحال ہونا آلتہ الثبات الہامۃ جبرہ انکشف دہوپ وغیرہ سے پھر ہر تغیر ہونا انکشف ہونا
 اول کچھ اول کچھ کچھ میں بھرا ہوا انھل خشک ہونا بدن کا قدر عنہا انظر کے معنی درست نہیں ہو سکتے ہیں
 قدر فہما الضرب مبر معلوم ہوتا ہے اور معنی توصاف ہیں الازدرار حقیر جاننا الاسرۃ وہ خطوط کہ ما کھے پر
 اوسکے ہلانے سے پڑتے ہیں انفسق کھول دینا المعنی اتفاقا میں نیا پورا آیا ایک دن اپنی گوٹھری میں
 بیٹھا تھا کہ ایک ادبیر آدمی آیا کہ فلسفی سے اوسکے گلے سیاہ تھے اور اوپر رونق نہ رہی تھی اور ہمارے
 جھک گیا تھا اور تنگ دستی سے ناخن تدبیر کٹ گئے تھے اور اوسکے حال سے زیادہ برا چہرہ تھا اور وحشت
 لباس تھا اور جبرہ مشا ہوا اور ہونٹ سیاہ تھے اور کچھ پیر میں پائون بھرے ہوئے تھے اور ہاتھ سوکھے
 ہوئے تھے اور کچھ یونین سخی اور تنخی بھری تھی اور سلام کیا میں نے اوس کو بہت حقیر جانا پر جواب دیا اور
 یہ دعا مانگ کر کہ یا اللہ جیسا کہ لو گمان کرتے ہیں اوس سے بہتر ہو کر دے کشادہ پیشانی سے پیش آیا اور
 اوس کا کھانسنے لگا۔ وقلت لہ ایہ فقال قد اضعفک ندی حرمۃ و سارکک عنان
 عصۃ و والمعرفة عنہ الکرا حرمۃ و المودۃ کحہ و فقلت ابلدی انت ام عسیری
 فقال ما یجمعنا الا بلدا الغریۃ و ما یظننا الا رحم القربۃ و فقلت ای الطريق
 شدنا فی قرن قال طریق الیمن قلت انت ابو الفتح الا سکندی فقال انا ذاک
 فقلت اشد ما هنزلت بعدی و حلت عن عہدی و فانفض ال جملۃ حالک و

وسب اختلافك ۞ فقال نكحتك خضراء دمنة ۞ وشقيت فيها بانية فانا منها
 في محنة ۞ وقد اكلت حُرَيْبِي ۞ واراقت ماء شيبتي ۞ فقلت هلا سحرت واسترح
 فاعمى الى عضو ۞ واخذ في شدة ۞ وانشأ يقول **الشرح** احرى به جوال کہ انسان ہی
 زندگی بسر کرنے کے لیے رکھے آشدہ کل شئی انت کے اول ہنرہ استفہام ہو تو بہتر نہ کہ غلط نہ کحت
 صحیح ہر المعنی میںے کہا تو کون ہی کہا میں اور تو پستان حرمت کے دودہ بھائی ہیں اور عصمت
 میں شریک ہیں بزرگوں کے یہاں چچا نہت ہی حرمت ہی اور دوستی ہی قربت ہی میں نے کہا کیا شہر
 ہو یا کنبے والے کہا غربت کی بستیوں میں اور صحبت کی قربت میں ہم تم شامل و شریک رہتی ہیں میںے کہا
 کونسے سفر میں ہم تم ملے تھے کہا سفر میں میں میںے کہا کیا تو ابو الفتح اسکرری ہی کہا ہاں میں وہی ہوں
 میں نے کہا تو میرے بعد اور جب کہ میری ملاقات دور ہو اہی ہست ہی دہلا ہو گیا ہی اپنا سب حال اور سب
 اختلال بیان کرو کہا میںے ایک عورت خضراء دمنہ سے نکاح کیا اور بختی سے ایک بیٹی پیدا ہوئی
 کہ جس سے محنت پڑی ہی میںے کہا تو کیوں نہ نکاح کیا کہ راحت پاتا اپنے عضو کا سر بکر کر اشارہ کیا اور اشیا
 بڑھے۔ لی تحت الذیل سیف ۞ لست اسخو بقراہ ۞ قد حنا ظہرے
 وقد ۞ امطر فی نوء عقابہ ۞ ان یقم یحک لنا ۞ خرطوم فیل فی انتصابہ
الشرح اسخو جابے دادن القرباب میان آنو کو کوب **المعنی** ان شہر و مکان پر کہنا خلاف تہذیب ہی

صورة ما كتب الفاضل جليل العالم الكامل النبيل المحي
 البارع المجد المولوي محمد اسعد مقررنا على هذا الكتاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَحْمَدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَارَتْ أَوَارِكُ الْكَمَالَاتِ فِي حَدَائِقِ الْأَدَهَانِ ۞ وَأَنَّهُ فِي رِايَا الْحَيَاةِ
 أَزْهَارُ الْعِزِّ ۞ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ تَرَاهُ بُشْتَانِ لُجْجَانٍ عَزَّ وَجَلَّ أَفْطَارِ الشُّكْرِ
 وَعَلَى إِلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ نَظَفُوا أَبْصَارَ الْقُلُوبِ عَنْ كَلَامِ الشَّرِّ ۞ إِنَّهُ
 لَسَاجِدَاتُ الْفَرَاحِ مَوْتُولِيَهُ مَضَامِينُ الْبَكَارِ وَخَدَاتُ الطَّبَائِعِ مِنْ اهْتِمَامِ تَحْسِينِ بَنَاتِ

الافكار تغور تكافئ الجهل اقرار العلوم وتكور ظلم التردد شبه الفهم فتوجه
 الاديب الاريب والكامل اللبيب لتخلي عرائس البيان : وترصع حجال خرائد المعاني في كل
 لسان : وهو العالم الفاضل : النحرير الكامل : المتك على اريكة الجلال الفخر في انفة
 الكمال : سابق فرسان البلاغة : مقدم ارباب البراعة الامام المحلل الجهد المنطق
 الذي يحجز عن حصر محامد لسان اليراع ولا يطيق كوكب مرج المعالي ذرة تاج العوالي عثر
 سماء التحقيق قارع اطوار التدقيق مالك ارفة المعاني والبيان لآخرة الاعظم الاكرم في الاقران
 قولنا الحكيم وكيل **حمد** ادام الله شمس قاداته طالعة ما نقاب الملوان الى شرح
 مقامات بلج الزمان الهادي كانه معدن يمان تظه منه **الياقوت الرمان**
 وهو كاف للبيان الاشارات واف لتوضيح الكنايات في فنون الادب ونكاتها وطائف
 الانشاء ومشكلاتها حسن عرائس مضامينه بستان البلاغة : ومناظر مخدرات رموز
 روضة البراعة : ادهقت حياض شجرة شباب الالفاظ كأنهار السلسيل : وازهرت
 رياض عمارته بنسائم الكلام الجميل : تتصوع نفحات تقم بهارة : كذوابب المحبوب :
 وتنطيب شمائم ازهاره في مشام القلوب : ريعان حقائقه كوجبات الاوراد منضرة : وريحان
 حروفه كعرف عذار العذارى معطر فصاحته تظه من الالفاظ كبلغة تجلج من المعاني : وراعتها
 بتدوين الاشارات كمنامتها تمكن من المباني : **نظم** عرائس المعاني في جلايب لفظه

لناظر بالغنم تذهب ابصارا وهل تخرج بطنه البكرة افكارا عذار الروح العيون ازهرت ازهارا	تتأدع مهجة الناظرين برمزه فروعه بفوح المسك تجذب نسمة هو الذي عم الاحسان الى اولي الابواب
---	--

وارباب الاداب بصنع هذا الكتاب : البديع المطبوع فنع المصانع وجدا
 المصنوع **الله** ادمه على الواح الرمان وآبقه على صفحات الاوان

تقرظ كامل لبيح حكيم محمد عبدالقدوس طبيب سبكندي پور

نهی بهار پیرانی که بیک نغمه نشاط ریشة نمال جان در گلده دماغ عالم دو انید۔ ونهی گلستان آرائی که گلشن

ناشناسانی در ضو کله نارسائی و غیر نیرائی و مانیده اما بعد بطوطی کلام نزاکت انجام جامع فنون بی جناب مولانا
حکیم وکیل احمد در بهارستان لاله فاطمه لطافت چندان سرکشیده که نگین فایان گلشنه فصاحت در کلام مغرورانه
 نفس سر بر نیزند و جلای پر دازی فصاحت بیانش آن مرتبه بدخشیده که هم طبعان تابش آفتاب نشین از مطلع گوش
 نیزند کتاب آئینه تابش بخشانست که هزاران لعل آبدار مضایق درو تابیده و معنیست که شتی شتی **یا قوت مانی**
 از آن درخشیده آفتابش اوصیقل معانی تجلی زار است که موسکا کوا توضیح در منبع کلیم شناسد و عطری زری صافی بیانش
 یاسمن زار است که دلغ آفتاب تجلی کثائی سینه اش شک بند و تویش فقیست که از گریانش خورشید بلاغت درخشد
 و تو کجش گستاخست که بر شاخ گلشن نرگش غنای فصاحت بخواند تحقیقش حرم آری عارض گلشن توقیفش شمع افروز
 تجلی امین صفه ماه پاره اش در چهره کثائی از ورق خسار و یان سبق برده و ورق جلای پر دازش در سحر کمال پرورش افروز
 در نگارستان تجلی گسترده خطش بیان زار است که نوری نگاه را از دام نکبتش قفس پر دازست و طوطو طحرفش تار داریست که
 اینچ و مانج از روشنید یرو و جم غنات ارغین پرده ساز **مغنو** از آفتابش بهارستان چمن پوش

محیط از معنی پاکش گهر جوش	معانی یاسمن زار نزاکت	عبارت تبیل شاخ لطافت
حرفش ارغنون شوق داد	معانی نغمه زار ذوق داد	نزاکت الیش گلزار بردوش
فصاحت از بیانش یاسمن پوش	ز فکرش اوستادان آرسائی	تلاشش مایه رنگین ادائی
ذکاوت مایه دار از فطنت او	فطانت را زود از فطرت او	ز رنگینی طبعش گل چمن ساز
چمن از معنیش آئینه ناز	دلش آئینه روشن کل می	تدر و طبع در نازک خرامی
بازار معانی گلشن آرا	خرد را شد دادایش نکته پیرا	بمه دغی ز لفظ روشن اوست
شفق خوانه نوش از گلشن اوست	حرفش نوع و عروس عشوه پرداز	معانی چون پری در حمله ناز
بهار از گلشن لفظش سه و سال	خران را سینه زیر سنگ یا ملل	بجو یار نازک کلامی سی قاستان سطرش

از تحریر است و رو عنائی خمیده و بین بسط و شش که از خورشید زار است که از مطلع گریبان دیو بر کشیده و چهره پر دازی شاه
 بیانش لیلی معنی در محبونی و از لطافت و خورونی بیانش لطافت و لطافت و خورونی در موزونی و تازگی کلاش
 بطبیان از طریقه خوری طوفان تصدائی و از رنگینی سخن و لغزشش دمان گشت نشین شفق سما و فصاحت تقریرش
 نغمه رستان سخن آئینه زار پر زار ادان معانی و از سلاست لفظش جو یار نازک کلامی در مقام روانی مطالعه دیدن از
 تجلی خیزی او از قش خورشید زار بینائی و طالع خواندن از نور افشائی آفتاب صفحش آئینه انهار گویائی معانی در چرخ تالی

حروف برنگ پرزادان از حلقہ ہائے زلف پریشان نمایان و شوخی خراکت شان از گریبان طور الفاظ
بچو تجلی آفتاب درخشان تابان گلشن افروزی پر رویان توضیح آتش آتش رشک درخمن ماہ و خورشید
دید و عشوہ سازی ادای اشار آتش نشتر از غیرت بدیدہ حشیمان بر فن جدید تمیز با آتش عقد است کہ نمان
عقل کل در کشاکش آن نبر ساید و درازی تھمیل آتش زلف رائیست کہ عقل بالادست در تبادلتش بای خود چین ساید

غزل از تازہ عقد گلزار سخن	وز و گل بدامان نگار سخن	گل نغمہ باجای ریحان دمدم
ز رنگینی نو بہار سخن	بین از جلاسی نرم کراو	گھر نیرد ابر بہار سخن
ز نیسان فکرش بچر بیان	چکد گوہر آبدار سخن	ز آئینہ ریزی معنی گھر
کلمہ است آئینہ دار سخن	ز فیضش بچید کلیم گاہ	تجلی ز خورشید زار سخن

ان سیکند طبع اور اطمینان
نغمہ از آبشار سخن

تبع

ہماد و صلیبا جانا چاہی کہ شرافت فن ادب کے لیے صرف اس قدر کہنا کیا کہ ہر کہ قرآن شریف کی ادبیت کو سامنے فصحا عرب نے
پروا دی اقصیٰ سورج جو زمین پسینا پسینا ہو گئی اکثر کو بھی کتاب پر لکھ کر ان کا کلام شہر غرض جب قرآن شریف ایسی
ادبیت سے مالا مال ہو تو اس کے غومض و سالک اعجاز سمجھنے کے لیے فن ادب کا یکھنا چاہی جانتک آدمی
فن ادب میں غام ہو گا وہ وجوہ اعجاز کی ادراک میں بے بھرہ خیال کیا جائیگا علاوہ اسکے زبان عربی نہایت
وسیع ہر جسکی مہارت فن ادب پر مبنی پر موقوف ہر مقامات کا طریقہ اس لیے ادب اور استخراج کیا کہ آدمی مختلف
مضامین کے ادا کرنے پر اور سمجھنے پر چلے قادر ہو جائے علامہ بدیع الزمان ہمدانی فرمائی خدا داد طبیعت کے زور سے
پہلے کتاب مقامات یعنی لکھی جو ہر زمانہ میں نئے طور پر اپنا جو بن کھاتی رہی لیکن سوچے کہ آج تک سلی کوئی شرح
نہیں لکھی گئی یا یون کہیں ہندوستان میں بانی نہیں گئی طالبین کو اس کے سمجھنے میں سخت پریشانی کا سامنا پڑتا
رہا اس لیے ادیب نامی جناب مولوی حکیم وکیل احمد صاحب سکندر پوری نے اسکی شرح مفہم
تحریر فرمائی اور جناب مولوی خادم حسین صاحب عظیم آبادی نے مطبع مصطفائی میں
باہتمام جناب عبد الواحد خان صاحب کے چھپوائی اب کمان میں طالبان فن ادب
تشریف لائیں اور اس کو ہر شب چراغ کو خرید فرمائیں خاکسار حکیم محمد عبدالقدوس سکندر پور عفی عنہ